تاریخ ہندوستان

حصہ اوّل

گوپی ناتھ سنگھ ورمن بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی (الہ آباد) ایم۔ ای۔ ایس بی ٹی (کلکتہ) ایف۔ آر۔ ایس (لندن) وغیرہ

محمود المطابع بریلی

ادم

تاریخ ہندوستان

حصہ اول

ابتدائے قدیم زمانہ سے ۱۲۰۶ع تک

جسمیں

مشنری تعلیم کے درجہ ہشتم و نہم کے تجویزہ کورس کی باتیں نہایت مکمل سلسلہ اور قابل طریقہ سے عام فہم عبارت میں درج کیگئی ہیں اور

جسکو

ٹھاکر گوپی ناتھ سنگھ ورمن صاحب بی-اے-ایل-ایل-بی (الہ آباد) ایم-اے-ایس-بی (کلکتہ) ایف-آر-ایس-ایف-آر-ایچ-ایس (لندن) ایف-آر-ایس-جی-ایس-اڈیٹر-مصنف تاریخ انگلستان-اظہار حقیقت-اصول جغرافیہ-ہندوستان کی حقوق دار تاریخ وغیرہ اسسٹنٹ ماسٹر ڈبلیو آئی ہائی اسکول بریلی نے تالیف کیا

اور باہتمام

منشی [illegible] مطبع [illegible]

میں چھپا

قیمت فی جلد [illegible]　　تعداد [illegible]　　بار اول

مقدمہ

یہ تاریخ اپنے طرز کی بالکل نرالی ہے۔ اسکے تالیف کرنے سے پیشتر مختلف انگریزی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ اردو۔ ہندی وغیرہ تواریخ ہندوستان و واقعات جدید تحقیقات کا مطالعہ کر لیا گیا ہے۔ کوئی ضروری تاریخی بات نظر انداز نہیں کی گئی ہے انگریزی صوبہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے جدید تجویز کردہ کورس کی تمام باتیں درج کتاب کر دی گئی ہیں دوسری جانب طلباء کے [illegible] تمام باتیں ڈالی گئی ہیں جن کا طالب علم کو جاننا [illegible] نیز ملکی بہبودی کیلئے از حد ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ ہر ایک عہد کا طرز حکومت ملکی مذہبی۔ سوشل اور تجارتی حالات علیحدہ علیحدہ نہایت خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں علم تاریخ کا جغرافیہ و دیگر علوم و فنون سے تعلق نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے۔ ہندوستان کی موجودہ حالت کا پتہ مکمل طور سے اسکے جغرافیہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے قدیم جدید جغرافیہ پر ایک طول طویل بحث کی گئی ہے۔ ضمیمہ میں کیا ہندوستان ایک ملک ہے۔ کیا ہندوستان ایک قوم کا مسکن ہے۔ آریہ کہاں سے آئے تھے۔ ہندوستان کا اصلی باشندہ کون تھا۔ کیا موجودہ [illegible] اچھوت سودر تھے۔ یہ کون تھے انکا عہد جنگلی زمانہ کیوں کہا گیا ہے۔ قدیم ہندی علم و ہنر تجارت وغیرہ کی ہندوستان میں کیا کیفیت تھی۔ سنسکرت زبان کی تاریخ ہندی آریوں کا عروج و زوال۔ [illegible] تجربہ جات وغیرہ سیکڑوں ہی مفید مطلب باتیں محققانہ طور پر لکھی گئی ہیں طلباء کی ضروریات کی جملہ باتیں یکجا کر دی گئی ہیں اور اس طرح انکو دیگر تواریخ وغیرہ دیکھنے کا محتاج نہیں رکھا گیا ہے اس تاریخ کی سب سے بڑی دو خوبیاں یہ ہیں اول یہ کہ اسکی عبارت آسان اور [illegible] روزمرہ کی بول چال میں جملہ واقعات کو لکھا گیا ہے دوم آریہ تاریخ کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے انکے پڑھنے سے یہ خیال کہ ہندی آریوں کی تہذیب [illegible] کا فوراً [illegible] چونکہ یہ کتاب بھی [illegible] شائع کی گئی ہے ممکن ہے اس میں غلطیاں رہ گئی ہوں [illegible] اگر ان کو کوئی غلطی نظر پڑے تو از راہ مہربانی ہم کو اطلاع دیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اسکو درست کرنے کی کوشش کی جائے۔

[illegible]

فہرست مضامین

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۴	(سے) بیکار ہے	
۹۷	۷	(ستا) بیکار ہے	
۹۸	۱	(ان) زائد ہے	
۹۹	۹	شایان	شادیان
۱۰۵	۱۱ و ۱۵	پیشیوں	جیشیوں
۱۱۲	۵	خاص ہیں	خاص ہندو ہیں
۱۱۸	۱۳	ذمہ دار خیال کیئے	ذمہ دار بھی خیال کئے
۱۱۹	۷	پریشطہ	پریشدہ
۱۲۱ سے آگے	۱۲۶	۱۲۲	
۱۲۴	۵	ہتور	ہنوز
۱۴۷	۳	برہباکر پیر دھن	پربھاکر وردھن
۲۱۱	۳	ولل	ولال

باب اوّل

علم تاریخ ایک نہایت دلچسپ اور ضروری علم ہے۔ انسانی سوسائٹی
کا جو نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے اس کا
تشریح کے ساتھ واضح کرنا تاریخ کا سب سے بڑا کام ہے۔ انسانی سوسائٹی کی
پیدائش اور اسکی ترقی اور تنزلی کے حال کو تاریخ کہہ سکتے ہیں۔ علم تاریخ کا
اصلی منشا کسی ملک کی تہذیب کا فوٹو کھینچنا ہے۔ تاریخ زمانہ سابق کے
واقعات اور حالات کی سچی تصویر ہے۔ اس سے گذشتہ حکمرانان کا طرز
معاشرت اور طرز حکومت رعایا کی اچھی یا بری حالت۔ تجارت
صنعت وحرفت کی کیفیت اور مذہبی کام واقفیت ہوتی ہے در اصل
ملکی۔ مذہبی۔ تجارتی (مالی) اور لوگوں کی (سماجک) حالت کو دکھانا
تاریخ کا سچا مقصد ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ انسان سوشل مخلوق ہے اسکے لئے
سوسائٹی کا ہونا از حد ضروری ہے۔ دنیا کے اندر ایک انسان دوسرے
کا محتاج ہے۔ بنی نوع کے حالات مسلسل ہیں اور ان کا آپس میں بڑا گہرا

تعلق ہے۔ چونکہ

۱۔ تاریخ اس رشتہ کو بتلاتی ہے پس اسکا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔

۲۔ تاریخ ہمین بتلاتی ہے کہ جن سوسائٹیون مین آرام طلبی۔ گھمنڈ اور دکھلاوا آجاتا ہے وہ جلد گمراہ و برباد ہو جاتی ہین۔

۳۔ تاریخ سے ہمین یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ مادی قوت اور اتفاق کا ہونا سوسائٹی کی بہبودی کے لیے از حد لازمی ہے اصل مین تاریخ قدیم غلطیون اور قوانین قدرت کی خلاف ورزیون کا ایک فوٹو ہے۔

۴۔ سوسائٹی ملکی اور قومی ترقی کے لیے علم تاریخ کا جاننا نہایت ضروری ہے جاہل سے لیکر عالم تک اس علم کے محتاج رہے ہین ایسا کون شخص ہے جس کا جی اس بات کے جاننے کو نہ چاہتا ہو کہ اسکے بزرگون نے کیا کیا کام کیے اُس وقت کے لوگون کے کیا کیا طریقے اور خیالات تھے یا اُس زمانہ کے راجاؤن اور بادشاہون کا کیا دستور انتظام تھا۔

۵۔ زندگی مین ترقی کرنے کے لئے انسان کو رہنما کی ضرورت ہوتی ہے تاریخ ایسے رہنماؤن کا ایک خزانہ ہے زندگی یعنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے تاریخ بتلاتی ہے کہ :۔ مصرعہ

گذرے ہین جو ثابت قدم انکے قدم پر۔ جو جائیگا منزل پہ پہنچ جائیگا بیشک۔

۶۔ تاریخ کے مطالعہ سے ہم کو دانائی کے سبق ملتے ہیں یہ دانائی ہم میں جسقدر بڑھتی جاتی ہے اسی قدر ہم زندگی کے لائق بنتے جاتے ہیں۔ مردم شناسی کے لیئے تاریخ ایک نہایت اچھا منبع ہے۔

۷۔ تاریخ کے پڑھنے سے ہمارا علم و تجربہ بڑھ جاتا ہے۔ بڑی بڑی حیرت انگیز واقعات معلوم ہونے پر غور و خوض کرنے کی قوت آجاتی ہے۔ حب الوطنی اور ہمدردی اسکے لازمی نتائج ہیں۔ نیک لوگ بُری باتوں کو ترک کر کے نیک اور اچھی روش اختیار کر لیتے ہیں جو لوگ مذہبی خیالات کی طرف مائل ہیں وے دنیا کو ہیچ اور بے ثبات سمجھ نیکی کو اپنا معیار بناتے اور فرض کو ادا کرنا اپنا اصول سمجھتے ہیں

۸۔ تاریخی قصوں کا چال چلن پر خاصہ اثر پڑتا ہے نیک و بد پہچاننے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اسکے پڑھنے والوں کی قوت بیانیہ بہت [illegible]

۹۔ تاریخ جاننے سے سنجیدگی اور معاملہ فہمی آجاتی ہے ہر واقعہ کے اسباب معلوم کرنا اور بعد ازاں رائے قائم کرنا ایک ضروری امر ہو جاتا ہے

۱۰۔ تاریخ پڑھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی ملک کی ترقی کے درپے کیا کیا سامان اور کتنی مدت درکار ہوتی ہے اسی طرح تاریخ سے بیشمار فائدے متصور ہیں زندگی اور سوسائٹی کی بہتری کیلئے اس کتاب کا منشا

نہایت ضروری ہے حقیقت میں اس علم سے ہر انسان کسی نہ کسی
صورت میں متاثر ہو رہا ہے۔ خاندانی روایات بزرگوں کے قصے بہادروں
کے کارنامے ہمدردوں کے فسانے بدن میں نئی روح پھونک دیتے
ہیں۔ جسطرح سائنس فاصلہ کو کاٹکر کم کر دیتی ہے اسی طرح تاریخ
پڑھنے یا سننے سے قدیم حالات یہاں محسوس ہونے لگتے ہیں کہ گویا کہ ہم
اس زمانہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اسکے فسانے مذہبی پیرایہ
میں عجیب سہانے معلوم ہوتے ہیں اسکے منظوم واقعات مردہ کو زندہ
کرنے والے ہیں۔ اسی وجہ سے درسگاہوں میں تاریخ کا پڑھانا تعلیم کا
نہایت ضروری جز قرار دیا گیا ہے۔ مگر افسوس ہی زمانہ لوگ اس کو غیر دلچسپ
اور غیر ضروری مضمون سمجھنے لگے ہیں انکو تاریخ کی اصلی باتوں سے قطعی واقفیت
نہیں ہوتی وے اسکی حقیقت سے قطعی ناواقف ہی ہیں ان کو پتہ نہیں کہ
اس وسیع علم کو کس طرح حاصل کرنا چاہیئے وے سمجھ بیٹھے ہیں کہ تمام تاریخ
میں تاریخوں کا یاد رکھنا یا کسی بادشاہ کا حال ذہن نشین کر لینا علم تاریخ
ہے مگر جیسا کہ اوپر تحریر ہو چکا ہے اس طرح کرنا گویا تاریخ کے مقصد کو کالعدم
کرنا ہے۔

حصول تاریخ کے طریقے۔ تاریخ حاصل کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو

دھیان مین رکھنا چاہیئے۔

(۱) ہر زمانہ کی علحدہ علحدہ ملکی مذہبی مالی اور لوگون کی حالت یکجا کر کے ان کا دوسرے زمانون کے ایسے واقعات سے مقابلہ کرنا چاہیئے اور یہ امر معلوم کرنا چاہیئے کہ کن کن باتون مین اختلاف ہے اور کیون؟

(۲) اپنی ٹکسٹ بک یعنی مقررہ تاریخ کی کتاب تھوڑے سے پڑھکر مندرجہ بالا معلومات کو ایک جگہہ لکھ لینا چاہیئے اور بعد ازان اپنے استادونکی مدد سے یا اور کتب تاریخ کا مطالعہ کر کے اپنے جمع کیئے ہوئے حالات کی کمی کو پورا کر لینا چاہیئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ بہتیرے لوگ کسی خاص کتاب مین دیئے ہوئے جوابات پر اکتفا نہین کرتے بلکہ وہ عام ضروری باتون کو دیکھا کرتے ہین جو یا تو استادون یا کتابون کی مدد سے بخوبی ملتی ہین

(۳) ہسٹری مین دی ہوئی تاریخون کو اس رسالہ مین بتائے ہوئے طریقون ڈائم چارٹ۔ لائن آف ٹائم سے یاد رکھنا چاہیئے

کسی بادشاہ کی سلطنت کا اندازہ صرف نقشہ کشی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے پس بادشاہتون کی وسعت کو نقشون مین بناؤ اور ایک سلطنت کا دوسرے سلطنت کے پھیلاؤ سے مقابلہ کر کے فرق کو ذہن نشین کر لو۔ لڑائیون کی فتح و شکست کو میدان جنگ کے خاکہ سے سمجھو۔

(۴) علم تاریخ کو علم جغرافیہ سے علحدہ نہ سمجھو بلکہ ہمیشہ ملکی خیالات وحالات ملک کے جوابات اُس ملک کی قدرتی بناوٹ وغیرہ سے معلوم کرکے دھیان مین رکھلو۔

(۵) تاریخ مین کامیابی اور امتیاز حاصل کرنے کا اصلی گُر طرز تحریر ہے۔ تاریخی سوالات کے جوابات لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتون کا خیال رکھنا چاہیئے۔:۔

(ا) جوابات بہت لمبے نہون اُنکے اندر وہی اُمور آوین جن کا لکھنا سوال کے مطابق ضروری ہو۔

(ب) جوابات مین ترتیب ہو۔ قاعدہ کے ساتھ ایک بات دوسرے سے نکلتی ہو۔ ہر ایک وجہ مدلل ہو۔

(ج) جوابات خوشخط لکھے جاوین۔ بدخطا اور گندہ تحریر سے نقصان پہنچتا ہے۔

(د) شروع مین وہ ہی جوابات لکھے جاوین جو سب سے زیادہ عمدہ اور ٹھیک ہون ممتحن کی رای اول ہی جواب سے قائم ہوجاتی ہے۔

(۵) پرچہ کو نہایت غور سے پڑھکر اُن سوالات کو منتخب کرلینا چاہیے جو اچھی طرح یاد ہون۔ سوالات چننے کے بعد اُنپر دھیان دینا چاہیے اور

معلوم کر لینا چاہیئے کہ انکے جوابات کے اندر کون کون سے واقعات آنا
چاہیئن انکا ایک مدلّل سلسلہ بنا لینا چاہیئے۔ اور وقت مقررہ سے
کم از کم ۵ منٹ پہلے تمام جوابات پر نظر ثانی کرکے تصحیح کرنا چاہیئے تاکہ کوئی
فحش غلطی نہ رہ جائے جس سے ممتحن کا خیال خراب ہو جائے۔

جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے علم تاریخ ایک وسیع علم ہے اسکا تعلق دنیا کی مختلف
علوم سے ہے۔ تمام علوم گوناگون قوانین قدرت کو افشان کرتے ہین منجملہ ازان
چند حسب ذیل ہین:۔

(۱) لٹریچر (زبان) بین تاریخی قصّے کثرت سے بھرے ہوتے ہین بغیر تاریخ
لٹریچر بیکار اور بے سود چیز ہے تاریخی فسانے زبان مین نئی روح پھونک
دیتے ہین۔

(۲) سونین کے حساب کتاب بین علم ریاضی کی ضرورت پڑتی ہی علم ریاضی
خود مختلف اصولون کی ایک تاریخ ہے۔

(۳) سائنس مختلف قوانین قدرت کی تشریح کرتا ہی علم تاریخ دکھلاتا ہی
کہ چند قوانین قدرت کی پابندی نہ کرنے سے قومین اور سوسائیٹیان برباد
ہوگئی ہین۔

(۴) مشاہدات نیچر مین انسانی مشاہدات بھی شامل ہین انسانی تجربہ جس کا ایک

بڑا جز تاریخ سے حاصل ہوتا ہے زندگی کی بہبودی کے لیے ازحد ضروری ہے مگر تاریخ کا سب سے گہرا تعلق جغرافیہ سے ہے بغیر جغرافیہ کے تاریخ بیکار ہے

علم تاریخ سے جغرافیہ کا تعلق

یہ بات مسلمہ ہے کہ انسان کو قدرتی قوانین کی پابندی کرنا پڑتی ہے وہ ہر صورت میں قدرت ہی کا پتلا ہے اس کی شکل وصورت اسکی جسمانی بناوٹ اسکے عادات واطوار اسکی ترقی وتنزلی اور اسکے اچھے یا برے کام اس جگہ کی قدرتی بناوٹ اس کی آب و ہوا پیداوار وغیرہ پر منحصر ہوا کرتے ہیں جہاں اس کو رہنے یا زندگی بسر کرنے کا اتفاق پڑتا ہے۔ پس کسی انسان کی تہذیب یا اس کے خیالات اس کی ملکی ساخت موقع وقوع۔ آب و ہوا ملک وغیرہ کے نتائج ہیں۔ جغرافیہ ان تمام قدرتی باتوں کا جواب دہ ہے۔ علم تاریخ صرف انسانی طرز معاشرت و خیالات وحالات کا فوٹو ہے اگر تاریخ کسی ملک کے حالات و خیالات کو دکھلاتی ہے تو جغرافیہ ایسی تہذیب کے قائم ہونے کی وجوہات کا پتہ دیتا ہے۔ ایک علم دوسرے کا قطعی محتاج ہے بغیر جغرافیہ کے علم تاریخ بیکار اور محض بے سود ہے اور بغیر علم تاریخ کے علم جغرافیہ بھی ادنی اور فضول چیز ہے۔ ہر ایک ملک کے باشندوں پر جغرافیہ کے مندرجہ ذیل اثرات تو صاف دکھلائی پڑتے ہیں۔ وہ

(۱) موقع و مجمع کی بدولت ترقی یا تنزلی ہوا کرتی ہے اگر کوئی ملک شاہراہ عام پر واقع ہوگا تو اس میں ترقی کے آثار زیادہ اور جلد نمودار ہوں گے برخلاف اسکے جس جگہ پر آمد و رفت کے وسائل مسدود ہونگے وہاں پر جہالت اور تنزلی کو زیادہ موقع ملے گا۔

(۲) ملکی بناوٹ کا بہت بڑا اثر ہوا کرتا ہے جو لوگ سمندر کے کنارے بستے ہیں وے عموماً سیاح۔ ماہی گیر۔ چست و چالاک اور عالی حوصلہ ہوا کرتے ہیں۔ جو پہاڑوں پر زندگی بسر کرتے ہیں وے محنتی۔ جفاکش۔ بہادر۔ محب الوطن مگر دقیانوسی خیالات رکھتے ہیں۔ میدانوں کے رہنے والے کاہل کمزور ڈرپوک۔ مگر عالی دماغ ہوتے ہیں۔ جو لوگ ریگستانوں میں بستے ہیں وے عموماً خانہ بدوش اور تہذیب میں گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن ملکوں میں قدرت نے لوہا۔ کوئلہ اور دیگر قیمتی اور کارآمد دھاتوں کو پیدا کیا ہے وہاں کے باشندے دستکار دولتمند اور مغرور ہوتے ہیں۔

(۳) آب و ہوا کا اثر لوگوں کو کالا گورا اور سانولا بنا دیتا ہے۔ گرم ملک کے باشندے عام طور سے سیاہ فام اور سرد خطوں کے رہنے والے خوبصورت اور سرخرو ہوا کرتے ہیں۔ گرمی خون کو کالا کر دیتی ہے۔ گرمی ہی کی بدولت لوگ سرد ملکوں کے باشندوں سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ گرمی ہی کے

باعث لوگ رہنے تن رہنا اختیار کرتے ہین - گرمی کی وجہ سے لوگ سست و کاہل ہوجاتے ہین برخلاف اسکے سردی انسان کو سرخ طاقتور - تہذیب دار اور چست بناتی ہے معتدل آب و ہوا مین خوب ترقی ہو سکتی ہے -

خوراک کا اثر بھی بہت زیادہ ہوتا ہے - چاول کھانے والون سے گندم وغیرہ پر زندگی بسر کرنے والے زیادہ طاقتور اور مہذّب ہوتے ہین - پھلون پر اوقات بسر کرنے والے سرخ اور تندرست ہوتے ہین مچھلی اور گوشت کھانے والے موٹے اور خونخوار ہوتے ہین

۱۵ سمندر ایک نعمت عظمیٰ ہے جس ملک کے چارون طرف سمندر ہوگا وہ ہمیشہ دشمنون سے محفوظ رہیگا - اس کا کنارہ زیادہ شکستہ ہوگا بہت سے بندرگاہ قائم ہونگے تجارت و آمدورفت روزافزون رہے گی بارش و پیداوار کی افراط ہوگی مچھلی اور دیگر سمندری چیزین کثرت سے میسر آئینگی اور لوگ آب و ہوا کے عمدہ ہونے کے باعث خوب کام کرینگے -

ہندوستان مندرجۂ بالا قدرتی اثرات سے مبّرا نہین ہے اس کے باشندگان کی تہذیب اور خصوصیات کا جا بدہ اس ملک کا جغرافیہ ہے

ہند کی موجودہ حالت کا مدلل پتہ صرف علم جغرافیہ سے مل سکتا ہے یعنی یون:-

(۱) ہندوستان کے لوگ مختلف شکل و شباہت کے ہین - طرح طرح کے مذاہب اور عقیدے رکھتے ہین

(۲) مختلف زبانون کو بولتے اور ایک دوسرے سے متنفر ہین

(۳) آپس مین کھان پان بیٹھنے اُٹھنے اور دیگر رسومات مین ایک دوسرے سے مختلف ہین اور ہزارہا فرقہ جات مین منقسم ہین -

(۴) عام طور سے ملکی معاملات مین تجاہل کرتے اور گورنمنٹ کے بڑے فرمانبردار اور وفادار ہوتے چلے آئے ہین

(۵) گائے کو بہت زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین

(۶) تقدیر کے قائل اور ہر بات پر شاکر و صابر ہوتے چلے آئے ہین

(۷) بزرگون کی از حد قدر کرتے تیرتھون کو جاتے اور برہمنون یا عالمونکو عنایت و خیر کی خیرات کرتے رہتے ہین

(۸) سیاحی اور ملاحی کیطرف بہت کم متوجہ اور غیر ملک والون سے نفرت کرتے رہتے ہین

(۹) باہر والون سے شکست کھاتے اور آپس مین خانہ جنگی کرتے ہین

(۱۰) اور باوجود بیجا جور و جفا کے حملہ آور ہندوستان کی قدیم تہذیب کا چراغ گل نہ کر سکے - اسکی تہذیب مین وہ کونسی بات ہے جسکا مٹانا ایک ناممکن ہے جبکہ ہم دیکھتے ہین کیسے یونان و مصر و روما مٹ گئے جہان سے باقی مگر ہے اب تک نام و نشان ہمارا

(مندرجہ بالا کا جوابدہ بیان کا جغرافیہ ہے)

ہندوستان کا جغرافیہ اور اسکا اثر

ہندوستان کا جغرافیہ عجیب طرح کا ہے۔ صانع قدرت نے اس ملک کو ایسا بنایا ہی کہ یہ اور ملکوں سے بالکل ایک جدا ولایت ہی۔ شمال مین (ہمالیہ) (برف) پہاڑ کا بہت لمبا اور اونچا سلسلہ ہے یہ پہاڑ ہندوستان کے لئے ایک حفاظت کی دیوار ہے کیونکہ کوہ ہمالیہ مین کوئی ایسا راستہ نہین جسمین ہوکر دشمن یا اُسکی فوجین آسکین۔ اسکے پورب اور اُتر کی طرف کے ممالک (چین۔ سیام۔ برہما) نہایت سرسبز اور شاداب ہین اور شایستہ قومون کا مسکن ہین۔ علاوہ برین اس جانب سے ہندوستان کے اندر کو کوئی بڑے راستے نہین ہین۔ صرف دریاے برہمپتر کے نزدیک ٹپکوئی کی پہاڑیون کا ایک درہ ہے مگر یہ راستہ دریاے برہمپتر کی تیز رو کیوجہ سے کارآمد نہین ہے۔ البتہ ہندوستان کے شمال و مغرب کی جانب کتان فارس۔ بلوچستان و افغانستان وغیرہ کے ریگستان اور اوجڑ ملک ہین جہانپر کھانا وغیرہ نصیب نہین ہوتا۔ لوگ عموماً خانہ بدوش ہین اور اپنے اپنے مویشیون کے کھانے کی تلاش مین سرگردان گھوما کرتے ہین۔

علاوہ اسکے اسطرف ہمالیہ پہاڑ کے ڈھلوان ہونے کی وجہ سے گھاٹیان بن گئی ہین جن کو درّے کہتے ہین۔ پشاور کے نزدیک درہ خیبر اور کوہاٹ کے

قریب درہ بولن ایسے دو بڑے دروازے ہین جن مین ہوکر بڑی بڑی فوجین گذر سکتی ہین۔ حقیقت مین ان ہی دروازون مین ہوکر ہندوستان پر بے شمار حملے ہوئے ہین۔ ہند کے تین طرف سمندر موجزن ہے اسکو پار کرکے حملہ کرنا ہمیشہ ایک امر محال رہا ہے پس ہند دنیا کے تمام ملکون سے الگ تھلگ ہے اس علیحدگی کا بڑا اثر قوم کے قلوب اور عادات پر پڑا ہے اہل یورپ کا خیال ہے کہ ان ہی وجوہات سے یہان کے باشندے دیگر ملکون کے حالات و رسومات و عادات وغیرہ سے محض ناواقف ہے اس وجہ سے ترقی کے اسباب بہت کچھ بند رہے۔ ہندوستان کے اندر بھی کوئی ایسا بھاری انقلاب واقع نہین ہوا جس سے لوگون کے عادات واطوار مین فرق آجاتا۔ علاوہ برین ہندوستان کے چار بڑے قدرتی حصون مین سے (ہمالیہ کا پہاڑی خطہ۔ گنگا انڈس کا میدان۔ دکھن کا حدبہ او مغربی ومشرقی ساحلی حصص) صرف میدانی حصہ مین تمام آفتین برپا ہوتی رہتین حملہ آورون کا تانتا زیادہ تر اسی میدانی ٹکڑے مین لگا رہا۔ یہان پر زمین کے زرخیز ہونے۔ دریاؤن کے مفید اور آب و ہوا کے مرغوب ملنے پر حملہ آور مستقل طور سے آباد ہوگئے اور قدیم کے باشندون کو جو اس ملک کے زرخیز ہونے اور آب و ہوا کی گرمی کی وجہ سے محنت کے عادی نہ رہے تھے۔

اور کمزور بھی ہوگئے تھے۔ پہاڑی علاقون کی طرف مغلوب کر کے ہٹا دیا اور خود ملک پر قابض ہوگئے۔ سندھ اور راجپوتانہ کے ریگستانون کے حائل ہونے کی وجہ سے حملہ آورون کا اثر مہاراشٹر جیسے ملک پر بہت ہی کم پڑا دریاے نربدا اور کوہ بندھیاچل کو پار کرکے بہت کم لوگ دکھن مین آباد ہوکر رہے۔ مشرقی اور مغربی ساحلون پر اندرونی انقلابات کا کچھ بھی اثر نہ پڑا۔ ہمالیہ کے پہاڑی خطہ کو پار کرنے کی کسی کو جرات نہوئی۔ برہما کی پہاڑیون کو پار کرکے آسام اور برہما مین آباد ہونے کا خیال کسی کے سر مین نہ سمایا۔

نقصہ کوتاہ (۱) آب و ہوا کے گرم ہونے زمین کے زرخیز ہونے اور پیداوار کی افراط کے باعث ہندوستانی لوگ بمقابلہ حملہ آورون کے کمزور۔ آرام طلب اور ایک دوسرے سے علیحدہ رہے۔

(۲) مغربی دروازون (خیبر و بولن) کے باعث اور ملک کے زرخیز ہونے کی وجہ سے ملک ہند پر حملہ ہوتے رہے۔ پہلے حملہ آور بعد کے حملہ آورون سے مغلوب ہوتے رہے اور کم زرخیز حصون۔ خصوصاً ریگستانون۔ پہاڑون اور جدب، مین آباد ہوتے گئے۔ مختلف مذاہب طرح طرح کے عقیدے۔ گوناگون زبانین۔ انوکھی انوکھی رسومات و رواجات اور آپس مین ایک دوسرے سے نفرت کرنا ان ہی یورشون کا ایک نتیجہ ہے۔ گورنمنٹ کی

سرشٹی وفاداری اور آپس مین نااتفاقی رکھنے کا منبع یہی امر ہے۔
مہاراشٹر کے باشندے احاطہ مدراس کے اشخاص اور ہمالیہ کے پہاڑی علاقون کے لوگ ابتک اپنے پرانے عقیدون پر ویسے ہی چل رہے ہین جیسے ہزارہا سال پیشتر انکے آباؤ اجداد چلا کرتے تھے مدراس کیطرف شودرون کی از حد بیعزتی۔ مہاراشٹر مین کھانے پینے کی بیشمار روکاوٹن اور نیپال کمایون وغیرہ کے رسوم قبیحہ صرف اس بات کو واضح طور پر دکھلاتے ہین کہ انکے بزرگون کو پنجاب۔ یو پی اور بہار وغیرہ کے باشندونکی طرح غیر قومون سے ربط وضبط کا کبھی موقع نصیب نہین ہوا برخلاف اسکے باشندگان بنگال وپنجاب نے اہل یورپ ودیگر اقوام سے ملکر سب سے زیادہ ترقی کر دکھائی ہے پنجابی اور بنگالی دنیا کے ہر ایک حصے مین موجود ہین۔
(۳) ہندوستان کا کنارہ سپاٹ ہے۔ یوروپ اور امریکہ کی طرح سے اسمین کثرت سے عمدہ بندرگاہ نہین ہین۔ پس یہان کے باشندے گوشہ نشین اور تقدیر کے قائل اور ہر بات پر قانع رہے ہین۔ دوسرے ملکون کے باشندون کی طرح ملاح وسیاح نہین بنے۔
(۴) مگر قدرتی نعمتون کی کثرت سے اہل ہند نے وصت مین بیٹھکر علم فلسفہ

اور دیگر علوم و فنون مین بہت زیادہ ترقی کر دکھلائی۔ ہندوستانی تہذیب سب سے زیادہ پُرانی اور مستحکم ہے ابتدائے آفرینش سے کروڑون سال بعد تک ہندوستانی لوگ روحانی اور مادّی ترقی کے معراج پر رہے۔ جب کہ دنیا کی دوسری قومین گمنامی کی حالت مین وحشیانہ زندگی بسر کر رہی تھین۔ اہل ہند نے ہی جملہ قومون کو تمام علوم و فنون سکھلائے اور اُن کو مہذب اور شائستہ بنایا۔ اس ملک کے باشندون مین خداشناسون (برہمنون) نے بہت سے علوم ایجاد کئے۔ علم جبر و مقابلہ کا ایجاد ہند سے منسوب ہے۔ علم ہندسہ ہند کی عظمت کو بڑھا رہا ہے۔ فلسفہ مین ہندوستان اب بھی دنیا کا اُستاد مانا جاتا ہے تحصیل علوم کیطرف آج تک ہندوستان کا بہت بڑا حصہ مائل ہی مذہب کے مقابلے مین دنیا کی تمام ثروت اہل ہند کی نظرون مین ہیچ ہے عالمونکی قدر۔ بزرگون کی عزت۔ متبرک جگہون کی زیارت اسی قدیم تہذیب کے کرشمے ہین۔

(۵) ہندوستان مین لوگ زیادہ تر کاشتکاری کا پیشہ کرتے ہین۔ کاشتکاری کیلئے ہندوستان کے اندر بیلون سے مفید اور گائے سے فائدہ مند دوسرے جانور ثابت نہین ہوئے ہین علاوہ برین گائے کا دودھ تو اِمرت

ثابت ہوا ہے۔ اس جانور کا ایک ایک جزو اہل ہند کے لئے اتنا ہی کار آمد ہے جتنا کہ گھوڑا اہل عرب کو اونٹ اہل مصر کو اور بھیڑیں بکریاں اہل ترکستان کو ہیں۔ ان ہی وجوہات سے گاے ہندوستانیوں خصوصاً ہندوؤں کی ماں خیال کی جاتی ہے اور اس کی پرورش اور حفاظت مذہبی طور سے قرار دی گئی ہے پس ہندوستانی تہذیب اس کی قدرتی بناوٹ وغیرہ کا نتیجہ ہے

ہند ہمیشہ سے حملہ آوروں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ مختلف اقوام نے یکے بادیگرے اس پر قبضہ ہی نہ کیا۔ بلکہ بعض بعض نے تو اس کی عظمت و رونق مٹانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اس کے راجگان میں ہمیشہ تبدیلی ہی نہ ہوتی رہی بلکہ مذہبی خیالات میں بھی ایک بڑا فرق ہوتا رہا ہند کی تہذیب زیادہ تر آرین تہذیب ہے غیر آریہ باشندگان کا اثر بہت کم اور مستحکم نہیں ہوا۔ پس تہذیب کے لحاظ سے ہندوستان کی تاریخ غیر آرین اور آرین تہذیب میں منقسم ہو سکتی ہے

باب دوم

غیر آرین تہذیب

زمانہ قبل از تاریخ سے ہے جو بموجب تحقیقات علماء یورپ حضرت عیسیٰ

کی پیدائش سے دو ہزار سال پیشتر بتلائی جاتی ہے اور اسکے ذرائع ہندوستان کے پہلے باشندگان کی شکل و شباہت ان کے چند رسومات اور بہت سے اثرات قدیم (مثل پتھر کے اوزار و غار وغیرہ) دیگر قیاسی و عقلی ثبوت ہیں اس کا کوئی تاریخ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ آریوں سے پہلے کوئی قوم اس قدر شائستہ نہیں تھی جو اپنے حالات کو قلمبند کر سکتی۔

نوٹ
(۱) ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ دنیا کو پیدا ہوئے دو ارب سال ہوئے لکھا ہے کہ سب سے پہلے چار رشی۔ اگنی۔ وایو۔ آدت اور انگرا کو ویدوں کا گیان ہوا۔ انکی اولاد میں سے جو ویدوں پر چلے وہ آریہ کہلائے اور جو ان سے منحرف ہوئے وہ غیر آریہ و سودر اکھشش موسوم ہوئے

زمانہ قبل از تاریخ میں ہندوستان کی حالت

(۱) ملک کی کیفیت لکھا ہے کہ بہت قدیم زمانہ میں دنیا کے اور ملکوں کی طرح یہاں پر بھی جنگل اور بن بھرے پڑے تھے۔ شہر یا گاؤں۔ سڑکیں گھر وغیرہ موجود نہ تھے۔ آبادی بہت کم تھی۔ انسان جانوروں سے بہتر نہ تھے۔ تہذیب کا نام نہ تھا۔ بادشاہتیں عنقا تھیں۔ جیوں جیوں زمانہ گذرتا گیا۔ تہذیب کے آثار نمودار ہوتے گئے۔ لوگ قبیلوں اور بعد کو گاؤں میں آباد ہونے لگے دیہاتوں

کی تعداد روز بروز بڑھنے لگی۔ مکھیا یا مقدم بنانے کا رواج جاری ہو گیا اور ہر گاؤن کا مقدم اور ہر ایک قبیلہ کا مکھیا اپنے بڑے حاکم کو جس کو وے راجہ کہتے تھے اور جو ایک بڑے مقام پر جس کو شہر کہنے لگے تھے رہتا تھا اپنے اپنے گاؤن کی پیداوار کا ایک حصّہ دیا کرتے تھے اسی طرح رفتہ رفتہ کچھ بڑے شہر وجود مین آگئے ان راجگان نے کچھ قلعہ جات بھی تعمیر کر لیئے۔ حکومت کے اصول اور رعایا کے بندوبست کا انتظام کا بار اپنے سر لیا۔ کاشتکاری کا انتظام اور تجارت کا اہتمام قاعدہ سے ہونے لگا جنگل صاف کروائے گئے۔ تجارتی راستے قائم کیئے گئے اور مختلف معمولی دستکاریان وجود مین آگئین۔

(۴) لوگونکی حالت بعض مورخین کی رائے مین ہندوستان کے بہت قدیم باشندے بالکل جنگلی تھے وے پتھرون سے رگڑ رگڑ کر آگ بناتے اور پتھرون ہی سے ہتیارونکا کام لیتے اور شکار ہی پر بسیر کرتے تھے انکی صورت بھونڈی اور رنگ کالے تھے۔ یہ لوگ قد کے چھوٹے اور عادات کے غلیظ تھے۔ ننگے بدن پھرتے اور جنگلی پھل یا کچا گوشت کھاتے تھے ریچھون کی طرح بھٹون مین رہتے تھے یا بندرون کی مانند درختون پر بسیرا لیتے۔ اور قبرین بناتے تھے۔ ان لوگون کو علما نے

پتھر کے زمانہ کے لوگ لکھا ہے (۲) کچھ زمانہ کے گذرنے کے بعد ہندوستان میں ایسے لوگوں کا وجود بتلایا گیا ہے جو مقابلہ مندرجہ بالا اشخاص کے زیادہ شائستہ تھے۔ گوشت اور سبزی پکا کر کھاتے تھے۔ جانوروں کی کھالوں اور درختوں کے پتوں سے اپنے بدن کو ڈھکتے تھے۔ جھونپڑیاں بناتے اور دھات کے ہتھیاروں سے کام لیتے تھے ان لوگوں کو مورخین نے دھات کے زمانہ کا باشندہ قرار دیا ہے ان لوگوں کے قدیم ہتیارات وغیرہ تناولی (واقع دکن) مقام پر بکثرت پائے گئے ہیں ان لوگوں کے علاوہ جن کا بہت کم حال ملتا ہے ابتدائی زمانہ میں دو قومیں ایسی بھی بتلائی جاتی ہیں جو خاص شائستہ تھیں اور جن کی نسل والے لوگ آج تک ہند کے بعض بعض حصص میں موجود ہیں۔ جو لوگ ہندوستان کے شمال و وسط میں آباد تھے کول کہلاتے تھے اور باقی حصوں کے باشندے عام طور سے ڈراوڑ کہے جاتے تھے (۳) کول لوگ قبیلوں میں منقسم تھے۔ ہر ایک قبیلہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتا تھا ان کے سب لوگ برابری کا رتبہ رکھتے تھے۔ زیادہ تر شکار پر بسر کرتے تھے۔ لوہے کے اوزاروں سے کام لیتے اور مٹی کے برتن بناتے تھے۔ مغربی بنگال۔ چھوٹا ناگپور۔ اڑیسہ اور ممالک متوسط کے پہاڑی علاقہ جات میں آج کل کول نسل کے لوگ آباد ہیں

جنکی تعداد تقریباً تین لاکھ ہے بھیل سنتھال ان کے بہت مشہور فرقے ہیں بھیل قوم کے لوگ بڑے جنگجو اور ہوشیار شکاری ہیں۔ رجواڑوں میں انکی بڑی عزت ہوتی ہے۔

کول لوگ راہزنی کرتے تھے انہیں دولہن کو زبردستی ضیافت میں سے پکڑ لانا گویا بیاہ کرنا اور مردوں کو پتھروں کے نیچے دبا دینا تکفین کرنا تھا بعض علماء کا خیال ہے کہ کول لوگ شمال و مشرق کی جانب سے ہندوستان میں آکر آباد ہوئے تھے کیونکہ یہاں اور چین و ہمالیہ وغیرہ کے بہت سے فرقہ جات انسے مشابہت رکھتے ہیں۔

(۲) دراوڑ نسل کے لوگ نہایت شائستہ تھے انکے پاس مویشیوں کے بڑے بڑے گلے تھے۔ یہ لوگ کھیتی کیاری کرتے اور دھاتوں کا استعمال اچھی طرح سے جانتے تھے ان لوگوں نے بڑے بڑے جنگلوں کو صاف کیا کاشتکاری کو وسیع پیمانہ پر جاری کیا۔ گاؤں اور شہروں کو آباد کیا قلعہ جات تعمیر کرائے۔ حکومت کے اصول اور گاؤں کے بندوبست کے قواعد ڈالے گئے۔ انکی بڑی بڑی بادشاہتیں تھیں۔ یہ لوگ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے اور اسکے کچھ علوم و فنون سے بھی ماہر تھے۔ بندھیاچل پہاڑ کے نیچے کا کل ہندوستانی حصہ اب تک انہیں دراوڑ لوگوں کا مسکن ہے جہاں انکی

قدیم تہذیب کے اثرات موجود ہین - انکی تعداد قریب چھ کروڑ کے ہے
اور یہ تامل - تلگو - ملیالم - اور کنٹری وغیرہ چودہ زبانین بولتے ہین - گونڈ اور
کھانڈ انکے مشہور فرقہ جاتے ہین - یہ لوگ لمبے سر چپٹی ناکین - کالا رنگ
اور چھوٹا قد رکھتے ہین - ان لوگون کی بابت عام رائے یہ ہے کہ کسی دوسرے
ملک سے آکر آباد ہوئے تھے - بعض علماء کے خیال مین یہ لوگ آسٹریلیا
کیطرف سے آئے تھے - آسٹریلیا کے اصلی باشندے ان سے مشابہت رکھتے
ہین - چونکہ یہ لوگ آج کل ہندوستان کے دکھنی حصونمین جو آسٹریلیا اور ایشیا
کے جزائر سے ملے ہوئے ہین آباد ہین لہذا ان کا اسطرف سے آنا ممکنات
مین سے ہے - مگر زیادہ تر علماء کی یہ رائے ہے کہ ڈراوڑ لوگ شمال و
مغرب کی طرف سے ہند مین وارد ہوئے تھے - اور بعد کی آنے
والی قومون سے لڑتے جھگڑتے آخرکار جنوبی ہندوستان اور کم زرخیز حصون
مین آباد ہو گئے - بلوچستان کے باشندے اور آسٹریا ہنگری کے چند فرقہ
جات ابتک ڈراوڑ لوگون کی سی شکل و شباہت اور طرز طریق رکھتے ہین

(۲) تورانی یا منگول - مگر بنگال اور آسام کے زیادہ تر لوگون کی شکل و شباہت
اور قد و قامت وغیرہ سے عیان ہے کہ یہ لوگ کسی اور قوم کی اولاد سے ہین
کہا جاتا ہے کہ تورانی یا منگول ملک منگولیا سے بہت قدیم زمانہ مین دریائے

برہمپتر کی وادی میں سے گذر کر ہندوستان کے مشرقی حصوں میں آباد
ہوگئے تھے۔ یہ لوگ پست قد، چوڑے سر، چپٹی ناک، آنکھیں ترچھی اور بیٹھی ہوئی آنکھیں
اور زرد بھورا رنگ رکھتے تھے۔ اور کول لوگوں سے زیادہ شائستہ اور
ہوشیار تھے۔ یہ لوگ کھیتی رکھتے اور کاشتکاری کرتے تھے۔

(۳) مذہبی حالت۔ جہاں تک پتہ لگا ہے پتھر اور دھات کے زمانہ کے لوگ کوئی
مذہب نہیں رکھتے تھے۔ البتہ کول لوگ بھوت پریت وغیرہ پر عقیدہ رکھتے
تھے اور مردوں کی پرستش کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ انکے بزرگوں کی روحیں
مرنے کے بعد جنگلوں میں رہا کرتی تھیں اس طرح پتروں کی پوجا ان کا خاص
عقیدہ تھا۔ دراوڑ لوگ زمین کو دھرتی ماتا کہتے اور پوجتے تھے۔ درختوں
اور سانپوں کی بھی پرستش کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے دیوتاؤں سے از حد ڈرتے
تھے اور ان کو خوش کرنے کے لیے مرغوں، بکروں اور بھینسوں کی قربانیاں
کرتے تھے۔ منگول قوم کا بھی کوئی خاص مذہب نہ تھا۔ درختوں اور سانپوں
کا پوجنا اس قدیم زمانہ کے لوگوں کا عام عقیدہ تھا۔

(۴) تجارتی و مالی حالت۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ پتھر و دھات کے زمانہ کے
لوگ تجارت سے قطعی ناواقف تھے۔ کول نسل کے لوگ ہتھیاروں اور برتنوں
کی معمولی تبدیل بدل کر لیا کرتے تھے۔ یہ لوگ زیادہ تر شکار پر بسر کرتے تھے۔

کہین کہین اناج بھی پیدا کرتے اور فروخت کرتے تھے۔ قدیم زمانہ کی سب سے
پہلی قوم جسنے تجارت کو قائم کیا اور رونق دی ڈراوڑ تھی ڈراوڑ لوگون نے
سڑکین بنوائین۔ تجارت کے راستے صاف کئے۔ انکے پاس کچھ جہاز بھی
تھے جن سے یہ لوگ صندل۔ ساگون کی لکڑی۔ چاول۔ ہاتھی دانت اور
مور وغیرہ کی تجارت کرتے تھے۔ یہ لوگ لوہے کانسے کے ہتیار اور
چاندی سونے اور پیتل اور تانبے کے عمدہ سے عمدہ برتن اور زیورات بناتے
تھے۔ بڑھئی۔ لوہار۔ جلاہے کے پیشے بھی خوب اچھی طرح جانتے تھے اور مختلف
بنی ہوئی چیزون سے آپس مین اور دوسرے ملکون کے ساتھ تجارت کرتے
تھے اس وقت مالی حالت اچھی تھی ہندوستان دولت کی کان خیال
کیا جاتا تھا

غیر آریون کا ہندوستان پر اثر

علماء کا خیال ہے کہ ہندوؤن کے ادنے طبقے کے لوگون کا غلیظ رہنا گوشت
کھانا اپنے بدن کے زیادہ تر حصون کو برہنہ رکھنا اور دھات اور پتھر وغیرہ کے
اوزارون سے زیادہ دلچسپی رکھنا۔ ہندوستان کے بہت قدیم باشندون سے
چلا آیا ہے۔ ہندوؤن کی پتر پوجا۔ بزرگون کی عزت اور قبیلون کی تقسیم

غالباً کول لوگون کی میراث ہین ان کے خیال مین اہل ہنود کی سانپون اور درختون کی پرستش اور بکرون وغیرہ کی قربانیان ڈراوڑ لوگون سے حاصل کی ہوئی ہین۔ دیہاتون کا انتظام اور زیورات کا استعمال ان ہی لوگونکی تہذیب کی ایک یادگار ہے۔

باب سوم

آریون کا عہد

۲۰۰۰ ہزار سال قبل مسیح سے ۱۴۰۵ء تک

اس عہد کی تہذیب کو آریون کی شائستگی کا زمانہ کہا جاتا ہے اس زمانہ مین انڈو آرین یعنی ہندوستانی آریہ برسر عروج تھے انکی عظمت وشہرت کا رعب کم وبیش چہاردانگ عالم پر طاری رہا۔ مگر اس عہد کے حالات بہت کم اور ناکافی ملتے ہین۔ یورپ کے مؤرخین کی رائے مین آریہ لوگ علم تاریخ سے یا تو ناواقف تھے یا اتنے لاپرواہ تھے کہ انھون نے کبھی اسطرف توجہ نہین دی۔ آج کل صدہا سوسائٹیان ہند کے قدیم حالات کی تفتیش مین لگی ہوئی ہین انکی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ ہندی آریہ جہان اور علوم وفنون مین یکتائے دوران تھے ویسے ہی وے علم تاریخ پر بھی عبور

حاصل کر چکے تھے لیکن بد قسمتی سے قدیم تاریخی کتب قریب قریب معدوم ہین لکھا ہے کہ باہر کے حملہ آوروں خصوصاً چند مسلمان ظالموں مثل بختیار خلجی محمد تغلق۔ اورنگ زیب وغیرہ نے ایسے نایاب خزانوں کو برباد کر دیا تھا پہاڑی مقامات کی چند قدیم تصانیف سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ گذشتہ زمانوں مین باقاعدہ کتب تاریخ موجود تھین مؤلف راج ترنگنی نے جو کہ ملک کشمیر کی قدیم مستند تاریخ ہے ہزارہا کتب تاریخ کا اپنی کتاب مین حوالہ دیا ہے ان نسخون مین سے آج ایک بھی ہاتھ نہین لگتا ایسی صورت مین

اس زمانہ کے تاریخی ذرائع مندرجہ ذیل قرار دیے گئے ہین :-

(۱) دیگر مشرقی اقوام کیطرح آریون مین بھی مذہب ہمارے تمدن کی جڑ ہے اور ہند کی تاریخ مین تو مذہب کا اتنا بڑا حصہ ہے کہ ہم اس کی مدد سے بہت کچھ حالات معلوم کر سکتے ہین۔ قدیم زمانہ کی مذہبی کتب مثل رگوید منو شاستر راماین۔ مہابھارت بدھ اور جین مذاہب کا علم ادب پوران وغیرہ سے ہندو عہد کے بہت سے حالات اخذ کیے گئے ہین (۲) غیر قومون کے سیاحون مثل میگاستھنیز فاہیان ہیون سانگ۔ البیرونی وغیرہ کے قدیم سفرنامے اس کمی کو ایک بڑی حد تک پورا کرتے ہین (۳) عمارت۔ تھرین۔ مورتین

وغیرہ جو ہندوستان مین جابجا پھیلی ہوئی ہین اور اشارے وکنارہ جو لاٹون
چٹانون ۔ سکون وغیرہ پر کندہ ہین قدیم زمانہ کی تاریخ مہیا کرنے مین بڑی
کارآمد ثابت ہوئی ہین برہت اور سانچی کی سُتپ کا رتصاویر اور مختلف
جگہون کے زمین دوز مندرون وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ اُس وقت آریون
کے تمدن نے کہان تک ترقی کی تھی اس زمانہ کی رسوم وعادات و اعتقادات
وحرفت کس حالت مین تھی ۔

(۴) قدیم زمانہ کی متعدد چند باقاعدہ تاریخون اور سوانح عمریون ۔ مثلاً ہرش چرتر
بکرم چرتر ۔ ہرش چرتر ۔ راج ترنگنی وغیرہ سے گذشتہ تاریخ پر بہت کچھ روشنی
پڑتی ہے ۔

(۵) بھاٹون کے قلمبند کردہ قصے سنسکرت و پالی زبان کی غیر مذہبی تصانیف
اور سورونی روایات نے تاریخی چھان بین کرنے والون کو اس طرح بہت کچھ مدد
پہونچائی ہے ۔

آرین تہذیب آریون سے شروع ہوتی ہے اس کا زمانہ بموجب مغربی ماہرین
حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے دو ہزار سال پیشتر سے لیکر ابتک کسی نہ کسی صورت
مین موجود ہے آرین تہذیب کے دو پہلو ہین ایک اندرونی اور دوسرا بیرونی ۔
اندرونی تہذیب کا قصہ بموجب مہاتما گوراول سے آخر تک برہمنون کی

تنگ خیالی اور چھتریوں کی کشادہ پیشانی میں افشاں ہے اس کا خاص مرکز برہمنوں اور چھتریوں کا باہمی جھگڑا ہے جس کی وجہ سے مذہبی خیالات میں برابر ردوبدل ہوتا رہا ہے - اس ردوبدل کے لحاظ سے یوروپین محققین نے آرین تہذیب کو مندرجہ ذیل زمانوں[۱] میں تقسیم کیا ہے
(۱) ویدوں کا زمانہ (۲) بہادری کا عہد (۳) عہد برہمنی (۴) بدھ مت کا دور (۵) پورانک عہد -

آخر الذکر زمانہ سنہ ۱۲ء تک رہا اسکے بعد بیرونی تہذیب کا دور دورہ شروع ہوا - آریوں کی بیرونی تہذیب میں ان تمام حملہ جات کا اثر ہے جو وقتاً فوقتاً ہندوستان پر ہوئے - ان باہری اثرات نے نہ صرف ملک میں بڑی بڑی تبدیلیاں پیدا کیں - بلکہ مذہبی اور سماجک لوگوں کے حالات میں بہت کچھ فرق واقع کر دیئے - اہل فارس - اہل یونان - شاک یا سیتھین - ہن وغیرہ - نے آریوں میں پیوست ہو کر نئے خیالات اور عقائد پیدا کر دیئے اور اہل عرب - افغان یا پٹھان - ترک مغل اور اہل یورپ نے آرین تہذیب کو بہت کچھ رنگ دیکر اپنے خیالات

[۱] ہندوستانیوں کے عقیدہ کے مطابق کل زمانہ چار حصوں میں منقسم ہے (۱) ست جگ یا سچائی کا زمانہ جو ۱۷ لاکھ ۱۸ ہزار برس کا تھا (۲) دواپر جو ۱۲ لاکھ ۹۶ ہزار سال تک رہا (۳) تریتا جو آٹھ لاکھ ۶۴ ہزار برس کا ہوا - اور (۴) کلجگ یعنی موجودہ زمانہ جو ۴ لاکھ ۳۲ ہزار برس کا قائم ہوا کہتے ہیں کہ یہ زمانہ

اور طرز و طریق کا خول چڑھا دیا۔ اثرات بیرونی کے حالات دو حصوں
یعنی مسلمانوں اور انگریزوں کے زمانوں میں تقسیم کیے گئے ہیں۔

ویدونکا زمانہ

۲ ہزار سے ۱۵۰۰ قبل مسیح تک کے تاریخی حالات زیادہ تر رگوید اور اسکی تفسیروں میں ہیں پائیگئے۔

ملکی حالت یوروپین محققین کی رائے میں اب سے چار ہزار برس سے پہلے ہندوستان میں دراوڑ اور کول کثرت سے آباد تھے دراوڑ لوگوں کی بڑی بڑی بادشاہتیں تھیں۔ شمالی ہندوستان خصوصًا پنجاب کے آریوں سے انکی سخت لڑائیاں ہوا کرتی تھیں۔ گو یہ لوگ کھلم کھلا آریوں کے مقابل نہیں آتے تھے تاہم پوشیدہ طریقوں سے دراوڑ لوگ ان کو سخت پریشان کرتے تھے۔ اکثر پہاڑوں اور جنگلوں سے نکلکر آریوں کے مویشیوں اور دیگر مال کو لے بھاگتے تھے۔ رگوید میں ان لوگوں کو دسو یعنی چور اور راکشش کے نام سے موسوم کیا ہے اس عہد کے چار بڑے سرداران کریا کرشن کمتسا اور سوداس کے اسما رگوید میں بہت جگہ آئے ہیں۔ آریوں کے سب سے بڑے سردار کتسا اور سوداس تھے جو اس زمانہ میں نگاہ شمار ہوتے تھے دریائے سندھ کی وادی میں اکشواکو سورج ونشی چھتریوں کی حکومت دکھلائی گئی ہے مالوہ میں چھپدی لوگوں کا حق دستوری لکھا ہے راج تھا۔ دریائے گھگر

اور سرسوتی (ریاست پٹیالہ) کے درمیان کا زرخیز حصّہ کا نام برہماورت یعنی دیوتاؤں کا وطن قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ آریوں کی رائے میں اس خطہ کی رسم و رواج نہایت اعلےٰ اور پاک تھے۔ اس ملک کو برہم آورت دیش بھی لکھا ہے اور اس پر مہاراجہ چترگپت سوریہ کی حکومت کہلائی گئی ہے۔ گو آریہ لوگوں کا دخل۔ گنگا۔ جمنا کے دو آبہ اور یو پی میں بھی ہو چکا تھا تاہم اُن کے کوئی خاص نام تجویز نہیں ہوئے تھے ہندوستان کی دیگر بادشاہتوں کا جو دڑاوڑ لوگوں کی زیر حکومت تھیں کوئی پتہ نہیں لگتا صرف اسقدر روشن ہے کہ ۲۰۰۰ ہزار قبل مسیح سے ۱۵۰۰ قبل مسیح تک آریہ لوگ پنجاب اور کچھ حصّہ یو پی کے مالک ہو چکے تھے۔ اہل یورپ کی رائے میں یہ ۵۰۰ برس کا زمانہ ویدک زمانہ تھا کیونکہ اُس وقت ویدک زبان اور ویدوں کا دور دورہ تھا۔

ویدوں کے زمانہ کا طرز حکومت ابتداً آریوں کی حکومت کسی راجہ یا حاکم خاص سے متعلق نہ تھی بلکہ ہر ایک گھرانے یا قبیلہ کا بزرگ سردار اور امور دینی میں پیشوا کا کام کرتا تھا۔ رگوید میں راجہ کیلئے تین مجلسیں جنہیں بتلائی [illegible]

(۱) آریہ دھرم سبھا (یعنی دھرم اور اخلاق پھیلانے والی تعلیم یافتہ لوگوں کی

[۱] مہاراجہ چترتھی نے یم لوک کو فتح کیا تھا اور بموجب مہابھارت ملک موجودہ [illegible] گجرات کی [illegible]

مجلس کا کام مذہبی چرچا کا جاری رکھنا۔ لیکچروں اور دیگر وسیلوں سے لوگوں کو مذہبی اصولوں سے واقف کرنا۔ اُن کو بُرائیوں سے بچانا اور اُن کے مذہبی رسمیات وغیرہ کا ادا کرانا اس مجلس کے خاص کام تھے

(۲) وِدّیا سبھا یعنی (تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) کا فرض تھا کہ مختلف علوم و فنون کی اشاعت کیجاوے۔ نئی نئی باتیں نکالی جاویں اور اسکولوں اور مدرسوں کو قائم کیا جاوے تاکہ کوئی شخص بے علم نہ رہ جاوے۔

(۳) راج سبھا یعنی انتظام سلطنت کے متعلق تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) کا میر مجلس راجہ ہوتا تھا۔ اس کا کام ہر طرح سے لوگوں کو تکلیف سے بچانا اور آرام کو دینا تھا۔ عالم لوگ ملکی قوانین کو بناتے اور مشتہر کرتے تھے اگر کوئی راجہ حکومت کے قابل نہ سمجھا جاتا تھا تو اس کی بجائے دوسرا بادشاہ بنایا جاتا تھا۔

یہ سب کونسلیں راجہ کے ماتحت ہوتی تھیں جو جاسوسوں کی مدد سے ہر قسم کی خبر رکھتا اور انصاف کرتا اور ملک میں امن و امان قائم رکھتا تھا۔

لوگوں کی حالت ہندوستان کے مغربی اور کچھ شمالی حصوں میں آریہ لوگ آباد تھے اور باقی حصص میں دراوڑا اور کول لوگوں کی سکونت تھی آریہ لوگ خوبصورت رنگ کے گورے۔ قدآور۔ اور طاقتور تھے انکی پیشانیاں اچھی

اور بیضاوی ناکین عمدہ اور چہرے سڈول تھے یہ لوگ معزز اور رشیونکی اولاد اور اچھے مذہب رکھنے والے کہے جاتے تھے اور یہ سب ایک زبان سنسکرت بولتے تھے۔

کرنل اسکاٹ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اب سے ۸ ہزار برس پہلے ہندوستان کے آریون کے ایک گروہ نے مصر مین داخل ہو اپنی شائستگی اور علم و ہنر کو مروج کیا انہون نے جاوا۔ سماترا۔ چین۔ اسکنڈینیویا۔ جزائر برٹانیہ امریکہ مین نو آبادیان قائم کین۔ جزائر برطانیہ کے ڈرویڈس ہندوستانی تھے۔ مسٹر کولمین صاحب فرماتے ہین کہ امریکہ مین آج تک ہندوؤنکی تہذ یب کے نشانات موجود ہین اب سے ۶۰۰۰ ہزار برس پہلے فارس۔ جودیا۔ یونان روم مین اُنکی بادشاہتین تھین۔ چیپ صاحب لکھتے ہین کہ اس زمانہ مین سنسکرت تمام دنیا مین بولی جاتی تھی اسی سے تمام یورپ کی زبانین نکلی ہین آریہ ایک ہی دیوتا (خدا) کی پرستش کرتے تھے چونکہ سوم رس اور قربانیون سے کچھ آریہ متنفر تھے لہذا کچھ آریہ مغرب کیطرف جاکر فارس اور یورپ مین آباد ہوگئے انہون نے اسپارٹا۔ روم ایتھنز۔ انگلستان۔ وغیرہ کی سلطنتین قائم کین۔

لفظ آریہ کے معنے دوست کے ہین۔ حقیقت مین آریہ لوگ نہ صرف

آپس مین اتفاق سے رہتے تھے بلکہ دوسری اقوام دنیا کے بھی دوست تھے موجودہ زمانہ کی قریب قریب تمام اقوام آریون کی اولاد سے بتلائی جاتی ہین - آریہ لوگ نہایت ہی شایستہ تھے - دنیا کی اسوقت کی تمام اقوام کو تہذیب سکھانیوالے یہ ہی اشخاص تھے - ان کے اصلی وطن کی بابت ہنوز ایک بڑا جھگڑا ہے - اہل یورپ کی راے مین انکا قدیمی مسکن وسط ایشیا مین بحیرہ کاسپین کے نزدیک تھا - جہان سے نکلکر یہ لوگ تمام دنیا مین جا بسے تھے - یورپ کی طرف جانیوالی شاخ سے انگریز - فرانسیسی - اہل جرمنی - یونانی وغیرہ تمام اقوام یورپ پیدا ہوئی ہین - اہل یورپ اور ایشیا کی بہت سی قومون کی جو آریون سے پیدا ہین روایتین - مذہبی باتین - زبانون کی بناوٹ - اسمار وغیرہ اس بات کی شاہد ہین کہ آریہ لوگ ان کے آباؤ اجداد تھے - اہل یورپ کی راے مین آریہ مختلف حصص کرۂ زمین پر اس لیئے پھیلے :-

لہ ہندؤن کا عقیدہ ہے اور ان کے پاس کافی ثبوت بھی موجود ہین کہ آریہ لوگ اب سے چار ہزار برس پہلے ہندوستان سے نکلکر دنیا کے مختلف حصص مین آباد ہوے تھے - ان کی نوآبادیان یورپ - ترکستان - فارس - اسٹریلیا - امریکہ و نیز ایشیا، کوچک اور چین وغیرہ

(۱) ان کے قدیم مسکن میں کھانا کافی نہیں ملتا تھا - اب وہ ہوا بھی
مرغوب نہیں تھی (۲) انکے وطن میں بہت گنجان آبادی ہوگئی تھی
ہر شخص آسانی سے نہیں رہ سکتا تھا (۳) انکے مسکن میں چین کیطرف سے
کچھ حملہ آوروں کا تانتا لگ رہا تھا جن سے یہ لوگ بہت پریشان تھے -

آریون کے مسکن کیطرح اُن کے زمانہ بود و باش کے بارے میں بھی
بڑا جھگڑا ہے - اہل یورپ کی رائے میں یہ لوگ مسیح کی پیدایش سے
دو ہزار برس قبل یورپ اور ایشیا میں پھیلے تھے اور موجودہ سو قبل مسیح
میں پنجاب سے نکلکر کچھ تو گجرات ہوتے ہوئے ساحل مالابار تک جا
پہونچے اور کچھ کشمیر ہوتے ہوئے بہار اور بنگال تک جا بسے تھے مگر
یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اسوقت کے آریون میں کوئی ذات پات نہ تھی -
قانون قدرت کے مطابق ہر آدمی اپنی طبیعت کی رغبت کے بموجب
ہر ایک کام کر سکتا تھا - چھوت چھات کا جھگڑا نہ تھا - آپس میں جھگڑے
میں قائم ہوگئیں تھیں - مہابھارت کے مطابق آریون کا دیولوک یا اندرلوک ملک تاتاریا میں تھا
جہان پر جیرہ کاسپین ابتک ان کے ایک رشی کاشپ کی یادگار میں موجود ہو - کشمیر جسکے معنی کاشپ جی
کے پہاڑ کے ہیں - انہین رشی کی ایک سکونت بتلائی جاتی ہے گجرات کا جام نگر آریون کا جنم نگر یا جیسوہ یا
قرار دیا گیا ہو - آریون کا پاتال لوک موجودہ امریکہ سمجھا گیا ہے آج کل قریب قریب تمام ہندوستانی

بکھیڑے سے بالکل معدوم تھے یہ لوگ نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے
اور آپس میں بڑا اعتبار رکھتے تھے۔ مرد و عورت مساوی طور پر گھر کے مالک
تھے۔ سب لوگ اپنے اپنے بزرگ کے کہنے پر چلتے اور عمل کرتے تھے۔ گھر کا
بزرگ اپنے خاندان کے لیئے دعا کرتا اور لڑائی کے وقت سپہ سالار بنتا
تھا۔ سب لوگ اتفاق سے رہتے تھے۔

عورت کی پوزیشن۔ عورتوں کی بڑی عزت ہوتی تھی۔ ان کو اردھنگنی
یعنی آدمی کا آدھا جسم قرار دیا گیا ہے۔ بغیر ان کے کوئی دنیاوی کام پورا
نہیں ہو سکتا تھا۔ عورتیں دیوی اور لکشمی کہی جاتی تھیں۔ ان کو پردہ
میں بند نہیں رکھا جاتا تھا۔ اور یہ مردوں سے برابری کا رتبہ رکھتی
تھیں۔ باقاعدہ تعلیم پاتیں اور یگیوں اور جلسوں میں شریک ہو کر منتر
وغیرہ پڑھا کرتی تھیں گھر کا تمام انتظام عورتوں ہی کے تعلق تھا۔ اور یہ
بڑی پارسا اور ہمدرد ہوتی تھیں۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کا کام انکو ہی

علماء اور کچھہ یورپین ماہرین کی یہ رائے ہو چلی ہو کہ آریوں کا اصلی مسکن گنگا و سندھ کا میدان تھا
کیونکہ (۱) آریوں کی کتب وغیرہ سے قطعی پتہ نہیں لگتا کہ ان کا وطن ترکستان رہا ہو (۲) آریہ ورت۔
برہماورت اور برہم رشی ویش وغیرہ۔ ہندوستان اور اسکے کچھہ حصص ہی کے نام ہیں۔ ایسے اسماء دیگر
حصص ایشیا میں نہیں پائے جاتے (۳) ترکستان اور وسط ایشیا کی تاریخ میں آریوں یا ان کے پھیلنے کی

سپرد تھا - آریون مین لڑکون کی شادی پچیس سال کے بعد اور لڑکیون کی ۱۶ برس سے قبل نہوتی تھی لڑکیون کو اپنی حسب لیاقت خاوند پسند کرنے کی اجازت تھی - شادی کی رسمیات ایک کھلے میدان مین سب کے روبرو ادا ہوتے تھے - بیواون کی شادی بھی جاری تھی اور عورتین بھی مثل مردون کے بلا شادی کے رہ سکتی تھین - ستی کا نام کوئی جانتا بھی نہ تھا غلامی نام کو نہ تھی - مردے عام طور پر گھی اور خوشبو کے ساتھ جلا دیے جاتے تھے - علاوہ گیہون اور جَو کے کچھ آریہ لوگ گوشت بھی کھاتے تھے اور ایک قسم کی شراب جس کو سوم رس کہتے تھے پی جاتی تھی - آریہ لوگ ناچنے اور گانے مین بڑے اُستاد تھے - کشتیان اور گھوڑے - رتھ وغیرہ رکھنے کا بڑا رواج تھا - اس زمانہ کو ست یگ یعنی سچائی کا زمانہ کہا گیا ہے کیونکہ اسوقت نہ کوئی جھوٹ بولتا تھا اور نہ کوئی چوری کرتا تھا - بدمعاشی کا نام و نشان نہ تھا - ڈاکٹر دگپتا دلی بابن لکھتے ہین کہ آریہ فن شاعری مین

نہ کوئی روایت ہے اور نہ کوئی ثبوت (۴) آریہ سی جہذب قوم ترکستان سے ویران ملک مین نشو و نما نہین پا سکتی - وسط ایشیا کی قومین آج تک گمنامی کی حالت مین زندگی بسر کر رہی ہین اور خانہ بدوش اور نا مہذب ہین (۵) ہندؤن کا عام عقیدہ ہے کہ بہت قدیم زمانہ مین جبکہ آریہ لوگ معراج پر تھے انکی نو آبادیان تمام دنیا مین قائم ہوگئی تھین یہ ... ۲ ہزار برس پہلے اور اسکے بعد

مالی اور تجارتی حالت اچھی تھی - اس زمانہ کے لحاظ سے آریہ لوگ ترقی پر تھے - کاشتکاری سے ان کو بہت شوق تھا جنگلوں کو صاف کروا کر انہوں نے فن زراعت کو بہت رونق دی - آبپاشی کے لیئے نہریں کھدوائیں - مویشیوں کے لیے چراہ گاہ قائم کیئے - اور گائے - بیل - گھوڑے - بکرے - بھینسے اور بھیڑوں کے پالنے کا رواج اعلےٰ پیمانہ پر جاری کیا - تجارت و صنعت و حرفت کو رواج دیا اس زمانہ میں روئی کی کاشت - سوت کا کاتنا اور سوتی اور اونی کپڑے تیار کرانے کے کام کا بڑا رواج تھا - لکڑی یا کاٹھ کے مکانات اور عمدہ عمدہ چیزیں بنائی جاتی تھیں - بڑھئی - لوہار اور کمہار کے پیشوں میں آریہ لوگ تمام دنیا سے گوئے سبقت لیئے ہوئے تھے - معمولی تیار کردہ اشیاء نہ صرف آپس ہی میں تبدیل کیجاتی تھیں بلکہ ارد گرد کے ملکوں سے بھی ان سے تجارت ہوا کرتی تھی ڈاکٹر تھرایے نے رگوید کے کئی اشلوکوں کا حوالہ دے کر یہ دکھلانے کی کوشش کی ہے کہ ویدک زمانہ میں آریہ لوگ غیر ممالک کے ساتھ تجارتی تعلق رکھکر بیشمار روپیہ کمایا کرتے تھے -

وطن مالوفہ کو واپس آئے تھے - دیکھو ہندوستان قدیم از بابو پیارے لال ایم - آر - اے - ایس - دو یاڈ پو علیگڈھ - ہندوستان قدیم از آرسی - دت صفحہ ۵ لغایت ۱۶ اور صفحہ ۲ تمدن ہند از شمس العلماء ڈاکٹر مولوی سید علی بلگرامی ایم اے صفحہ ۱۰۶ - رگوید کی انڈیا از بابو ابناش چندر داس خیرد

آریون کے ایک فرقہ نے جس کو پنی کہتے تھے اور جو پنجاب میں آباد تھا اور جس کا خاص کام سمندر کے ذریعے تجارت کرنا تھا آریہ تہذیب کو دکن اور دکن سے بے بی لونیا (بابل) اور مصر میں پھیلایا تھا۔ کشتیاں اور جہاز عمدہ اور مضبوط ہوتے تھے۔ کئی غیر ملک کے باشندوں کی تصنیفوں میں ہندوستانیوں کی چاروں طرف پھیلی ہوئی تجارت ان کی بے اندازہ دولت و حشمت اور ان کے وسیع پیمانے پر ہونے والی صنعت و حرفت کا ذکر آتا ہے۔

مذہبی حالت بہت قدیم زمانہ کے آریہ نورانی دیوتاؤں مثل آگ اندر۔ آسمان۔ سورج۔ بجلی۔ اوشا۔ ہوا وغیرہ کے یاد میں منتر پڑھا کرتے تھے اور ان کے خوش کرنے کے لیے یگیہ کیا کرتے تھے۔ یہ لوگ کھانا پکانے اور اپنے کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لیے اگنی یعنی آگ کے دیوتا کو پوجنے لگے تھے۔ کھیتی باڑی کے لیے بارش کی ضرورت دیکھ کر آریہ لوگ مینہ کے دیوتا یعنی اندر کی حمد و ثنا کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کا مذہبی عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد روح آکاش (بہشت) میں جاتی تھی جس کا حاکم یم کہلاتا تھا جو سب لوگوں کے کرموں کے مطابق پھل دیتا تھا اس بہشت میں گن وان پہنچتے اور سکھ و چین سے رہتے تھے۔

آریون کے یہان کوئی پجاری نہین ہوتا تھا بلکہ ہر ایک گھر کا بزرگ ہی پجاری اور سپہ سالار موقع موقع پر بنجاتا تھا - اس زمانہ مین مندر یا شوالے ٹھاکر دوارے نہین ہوتے تھے - اور نہ آریہ لوگ کسی بُت کو پوجتے اور بھوت پریت کو مانتے تھے - جیون جیون زمانہ گذرتا گیا آریہ لوگ خدا اور دنیا کی چیزون کی اصلیت سے واقف ہوتے گئے - ویدون کے زمانہ مین آریہ لوگ ایک خدا کا علم رکھتے اور ایک ہی ایشور کو مانتے تھے - رگوید مین لکھا ہے کہ یہ لوگ نہایت ہی پاکیزگی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے - سچائی کے پابند تھے اور ہمیشہ مستقبل کو اچھا بنانے اور دنیا اور عقبیٰ مین راحت حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور بُرے کامون سے بچتے تھے یہ لوگ مرنے کے بعد کی رسم کو نہایت دھوم دھام سے انجام دیتے تھے - مُردون کو جلاتے اور اُن کی ہڈیان پاک مقام پر پھینکتے تھے مگر ان کو لکھنے کا ہنر اس وقت نہین معلوم تھا - منترون کو ازبر کر لیتے اور نسلاً بعد نسلاً باپ بیٹے کو یاد کرا دیتے تھے - لکھنے کا ہنر معلوم ہونے پر یہ تمام منتر جمع کر کے چار کتب مین درج کر لیے گئے - ان کتب کو وید یا علم کی کتاب کہتے ہین - یہ چار ہین منجملہ ازان رگوید جس مین ۱۰ منڈل اور ۱۰۲۸ منتر ہین دنیا کی سب سے زیادہ پُرانی کتاب ہے -

باب چہارم

بہادری کا زمانہ (۱۵۰۰ قبل مسیح سے ۵۰۰ قبل مسیح تک)

اس زمانہ کے تاریخی حالات زیادہ تر رامائن - مہابھارت اور دیگر کتب سنسکرت سے اخذ کیے گئے ہیں۔

یورپین علماء کی رائے میں یہ زمانہ سنہ ۱۴۰۰ سے سنہ ۱۰۰۰ قبل مسیح تک رہا۔

اس عہد میں آریہ لوگ اپنی بہادری سے نہ صرف تمام شمالی اور مغربی ہندوستان میں پھیل گئے تھے بلکہ دنیا کے بہت سے حصص بھی اُنکی زیر حکومت آ چکے تھے۔ انہیں کا ہی ہر طرف دور دورہ تھا۔

اس عہد میں دو بڑی لڑائیاں مہابھارت اور رام و راون کی ہوئی تھیں۔ ان دونوں لڑائیوں کے حالات دو کتب میں یعنی مہابھارت جس کو رشی ویاس نے سنہ ۱۴۰۰ میں مسیح تصنیف کیا تھا اور رامائن جس کو والمیکی جی نے اس سے پیشتر لکھا تھا موجود ہیں ان میں چھتریوں کے دو مشہور فرقوں یعنی چندر ونش اور سورج ونش کا تذکرہ ہے ہندوؤں کے عقیدہ و روایات کے مطابق مذکورہ بالا کتب سن عیسوی سے پانچ ہزار برس پہلے تصنیف ہوئیں مہابھارت کا واقعہ اب سے چار ہزار نو سو ترانوے برس پہلے ہوا

رامائن کا قصہ

لکھا ہی کہ بہت قدیم زمانہ مین ۲۵ آریون کے فرقے پنجاب مین آباد تھے ان مین سے ایک
ویوسوت کے نام سے موسوم تھا اسکی ایک شاخ اجودھیا مین آباد تھی راجہ راگھو اسی دودمان مین
پیدا ہوا تھا۔ مہاراجہ دسرتھ اسی کی اولاد مین سے تھا۔ دسرتھ کی پہلی رانی کوشلیا سے رامچندر
دوسری سومترا سے لکشمن اور شتروگھن تیسری کیکئی سے بھرت نام کے لڑکے پیدا ہوئے لکشمن
کو رامچندر سے اور شتروگھن کو بھرت سے خاص الفت تھی۔ ایکمرتبہ رامچندر جو فنون جنگ
مین کامل ہوچکے تھے رشی وشوامتر کے ساتھ انکی عبادت گاہ کی نگہبانی کے لئے آئے ہوئے
تھے کہ اسی زمانہ مین راجہ جنک والی متھلا نے اپنی لڑکی سیتا کے سویمبر کا اشتہار دے رکھا
تھا چنانچہ وشوامتر دونون بھائیون کو متھلا پوری لیگئے یہان شرط یہ تھی کہ جو کوئی ایک
بڑی کمان کو چڑھا دیگا اسکے ساتھ سیتا کی شادی ہوجاویگی۔ اس سویمبر مین بہت سے
راجگان ہند زور آزمائی کی غرض سے گئے مگر ان سے کمان بل تک نہ سکی آخر رامچندر نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے
کرڈالا اسپر پرسرام جی برہمن نے جو خاندان بھرگو مین ممتاز تھے بہت کچھ ڈانٹ ڈپٹ
بتائی لیکن حقیقت سے آگاہ ہوکر رامچندر جی کی قدرت کا اعتراف کیا اب سیتا کی
شادی رامچندر سے ہوگئی اور باقی تین بھائیون کو بھی اُسی ریاست کی شہزادیان منسوب
ہوگئین شادی کے کچھ عرصہ بعد مہاراجہ دسرتھ نے بمشورہ ارکان دولت رامچندر کو جو
خلعت اکبر اور علم و فضل قدرت و کمال مین بہتر تھا ولی عہد بنانا چاہا تقریب افروزی کی خبر
سے گھر گھر خوشی کے شادیانے بجنے لگے مگر کیکئی کی کنیز منتھرا نے فتنہ افروزی کی ٹھانی

بالون سے کہی کیکیی اپنے بیٹے کو اجودھیا مین غیر حاضر دیکھ کر ایسے جشن ہونے پر مشکوک
ہوئی حسد کی آگ سے جل اٹھی اور اسکے دماغ مین یہ ہوا سمائی کہ ولیعہدی اسکے
بیٹے بھرت کو ہو چنانچہ مہاراجہ رات کو کیکیی کے محل مین گیا اس کو خاک پر پریشان اور بیقرار
دیکھا ہر چند تفتیش حال کی لیکن کچھ جواب باصواب نہ پایا آخر بعد قول و قرار کے رانی
کیکیی جگر خراشش سے گویا ہوئی کہ مہاراجہ دسرتھ کو سخت صدمہ ہوا اہل دارس کی جنگ
مین مہاراجہ موصوف نے کیکیی سے جسنے میدان جنگ مین اسکی تیمارداری کی تھی دو
اقرار پورے کرنے کا وعدہ کیا تھا چنانچہ اس نے موقع کو غنیمت جان اپنے قلب سیاہ
کے پھپھولے یون توڑے کہ ولیعہدی میرے لڑکے بھرت کو دیجاوے اور رامچندر ۱۴ برس کے
لیے جنگلون مین جلاوطن رہین مہاراجہ یہ سنکر بیتاب ہو کر گر پڑا کیونکہ خلاف عہد کرنا خلاف
شان خسروی روایات خاندانی تھا اور رامچندر سے علیحدہ ہونا گویا موت سے بغلگیر ہونا
تھا تمام شب آہ وزاری مین بسر کی صبح کو جب یہ خبر عام ہوئی شری رامچندر اپنے باپ
کی خدمت مین آئے اور نہایت ادب سے کھڑے ہو کر ماجرا پوچھا مہاراجہ کچھ بول نہ سکا
لیکن کیکیی نے جو رامچندر کی سعادت اور لیاقت سے واقف تھی مہاراجہ کا فتوی کہہ
سنایا۔ رامچندر نے بلا اظہار آثار ملال انکی تعمیل سعادت دارین سمجھی اور تمام اپنے
خاندان سے رخصت ہو کر جلاوطنی پر آمادہ ہوئے انکی بی بی سیتا نے ساتھ چلنے کے
لیے انتہا اصرار کیا کہ جنگل کے آلام و مصائب کو شاہی آرام پر ترجیح دی چھال کی پوشاک

ریشمی لباس سے عزیز اور کند مول کا کھانا ایوان نعمت سے زیادہ تر لذیذ تھی اسیطرح
لکشمن کو بھی بغیر رامچندر کے اجودھیا مین رہنا ناگوار ہوا۔ غرضکہ سومنت وزیر رامچندر
کو معہ سیتا و لکشمن کے رتھ پر سوار کرا کے دریا گنگا پار اتار آیا۔ ادھر وہ گرفتار غم و
حسرت یعنی راجہ دسرتھ گرداب غم مین ایسا مبتلا ہوا کہ جان بری دشوار ہو گئی۔ بھرت
نے ناہنال سے آکر باپ کی موت کے رسوم کو ادا کیا اور پھر معہ کل خاندان کے رامچندر
کے واپس لانے کے لیے روانہ ہوا۔ مگر شری رامچندر نے بدلائل معقول اُن کی استدعا
کو رد کر اپنی واپسی تک راج کرنے کو اجازت دی۔

الغصہ رامچندر اول پریاگ کے حوالی مین عابدوں اور مرتاضوں کی عبادت گاہوں پر
پھرتے رہے پھر ڈنڈک بن مین جہان اب باندہ کا ضلع ہے ایک مقام پر جسکو چترکوٹ کہتے
ہین رہنے لگے۔ اس مقام سے انہوں نے بہت سے دیوان خونخوار اور ظالموں کو
جو عابدوں کو ستاتے اور انکی عبادتوں مین خلل ڈالتے تھے اکرامن قائم کیا۔ لنکا کے
راجہ راون کی بہن شورپنکھا اپنی سرکشی کے باعث ناک و کان سے محروم کر دی گئی راون
کے بھائی کھر و دوشن اسکا انتقام لینے مین مارے گئے آخر راون بصورت برہمن
آکر ایک روز فریب سے سیتا کو ہوائی جہاز پر بٹھا کر لے گیا راستہ مین مہاراجہ دسرتھ کے
دوست راجہ جٹایو نے سیتا کو ظالم سے چھڑانا چاہا مگر ناکامیاب رہا اور راون کے
ہاتھ جان بحق ہوا۔ اب رامچندر اور لکشمن سیتا کی تلاش مین صحرانوردی کرنے لگے کہ

اتفاق سے ان کی ملاقات لنگا ند کے راجہ ہنومان سے ہوئی یہ راجہ مہاراجہ
سگریو والئی پمپاپور (کشکنگر) کا سپہ سالار تھا ہنومان کی مدد سے سری رامچندر کو ایک
بڑی فوج بھی مل گئی اور اس کی مدد سے سیتا کا پتہ بھی لگ گیا اور تمام دکن کی مجموعی
فوج نے راون کے ملک پر جس کے ظلموں سے لوگ عاجز آ گئے تھے حملہ کیا اور انگد ولیعہد
پمپاپور بطور ایلچی راون کے پاس بھیجا گیا مگر راون نے جو کہ نخوت غرور سے مغرور تھا
سیتا کو واپس نہ دیا ہر چند اسکے بھائی بھبیشن نے انہیں نیک مشورہ دیا آخر جنگ
کی ٹھہری بھبیشن رامچندر سے آ ملا۔ راون معہ تمام لواحقین اور متعلقین کے مقتول
ہوا سیتا رہا ہوئیں لنکا کا راج بھبیشن کو بخشا گیا اور رامچندر، لچھمن اور سیتا
اودھ میں لوٹے یہاں پر بھرت نے ان کو سلطنت سپرد کر دی مدت تک رامچندر نے
حکومت کی مگر رعایا کی بدظنی دور کرنے کے لیے ان کو اپنی پیاری سیتا اور بھائی لچھمن کو
جلاوطن کرنا پڑا آخر انہوں نے دریائے سرجو میں ڈوب کر جان دی رامچندر کے
بعد ان کے لڑکے لو اور کش یادگار رہے۔

مہابھارت کا قصہ

مہابھارت میں لکھا ہے کہ چندر بنسی مہاراجہ بھرت نے جو راجہ دشینت کا بیٹا شکنتلا کے
بطن سے پیدا ہوا تھا کل ہندوستان کو فتح کر اس کا نام بھرت کھنڈ رکھا تھا اسکی
اولاد میں سے راجہ ہستنا نے شہر ہستناپور کو بسایا اسکے جانشینوں میں سے ایک راجہ

سنتنو نے راجہ بنارس کی لڑکی سے شادی کرنا چاہی لیکن چونکہ پہلی بی بی سے
بھیشم نامی لڑکا موجود تھا لڑکی کے باپ نے شادی کرنے سے یہ کہکر انکار کیا کہ اسکی
لڑکی کا لڑکا بوجودگی خلف اکبر راج پانے کا مستحق نہوگا یہ خبر سنکر بھیشم نے بمقتضائے
سعادت پسری اپنا استحقاق ترک کر دیا اور یہ عہد کیا کہ اپنی شادی نکرے گا تاکہ آیندہ
بھی جانشینی کا کوئی رخنہ پیدا نہو۔ اس طرح مہاراجہ سنتنو اپنی خواہش مین کامیاب
ہوا اور نئی عروس ستیہ ونتی سے ایک لڑکا وچتر ویریہ پیدا ہوا جو دو اولاد چھوڑ کر
مر گیا پہلے لڑکے کا نام پانڈو تھا اور انکی کنتی و مادری سے پانچ بیٹے تھے جن مین یدہشٹر
(عادل) بھیم (توانا) اور ارجن (شجاع) نامور ہوئے۔ دوسرے کا نام دہرت
راشٹر تھا یہ مادرزاد اندھا تھا اسکی شادی ملک گندھار کے راجہ کی بیٹی سے ہوئی
جس سے ایکسو ایک بیٹے ہوئے یہ سب اپنے بزرگ کرو کے نام پر کورو مشہور ہوئے ان مین دریودھن
اور دشاسن بہت مشہور تھے پانڈو کچھ روز بادشاہی کرکے اس جہان سے انتقال
کر گیا اور دہرت راشٹر حاکم مقرر ہوا اس وقت پانڈو کے بیٹے نابالغ تھے۔ اب دونون
بھائیون کے بیٹے ایک ہی جگہ پرورش پانے لگے اور درون کی تربیت مین
رکھے گئے یہ درون شاہی خاندان قنوج کا رشتہ دار تھا جو وہان سے کسی بات
پر بیزار ہوکر ہستناپور چلا آیا تھا یہ فن جنگ اور اسلحہ مین استاد کامل تھا۔
بالخصوص کمانداری مین اس کو ایسی دستگاہ تھی کہ دور دور کے شہزادے اسکی

شادی کرنے آئے تھے بعد فراغت تعلیم دہرتراشٹر نے یدھشٹر کو جو سب سے بڑا اور نیک اختر تھا ولیعہد بنانا چاہا یہ بات کوروں کو ناگوار ہوئی اور اونھوں نے شورش مچانا شروع کی۔ ایک چاندماری کے موقع پر جبکہ اور شجاع اپنے کرتب دکھا رہے تھے کوروں نے کھیلتے کھیلتے سچ مچ لڑائی مچادی اور اگر دروان بیچ بچاؤ نکرتا تو خونریزی کی نوبت آگئی تھی۔ جب دھرت راشٹر نے یہ حالت دیکھی تو آخر پانڈو کو ۱۴ برس کے لئے جلاوطن کردیا اور دریودھن کو ولیعہد بنایا۔ جلاوطنی کی حالت میں ارجن پانڈو نے راجہ دروپد والی پانچال کی لڑکی سے اپنی شادی کرلی اور بعد انقضائے مدت جلاوطنی معہ دروپدی اپنے وطن کو واپس آئے اور طالب حق ہوئے کوروں نے ایسے زبردست سلسلہ سے ڈرکر پانڈو کو کھانڈو کا جنگل جہاں اب صوبہ دہلی ہے دے دیا۔ پانڈوؤں نے اس جنگل کو صاف کرکے وہانکے باشندوں ناگوں کو مار بھگایا اور شہر اندرپرستھ کو آباد کر اس جگہ پر حکومت کرنے لگے پانڈوں کے عدل و داد کا ایسا آوازہ بلند ہوا کہ تھوڑے ہی عرصے میں وہ جنگل گلزار ارم کا نمونہ بن گیا کوروں نے یہ ترقی دیکھ کر خار کھایا اور جب پانڈوں نے راجسوئی یگ انجام دیا تو انکی آتش حسد اور بھی مشتعل ہوئی کیونکہ یہ یگ (جلسہ) وہی کرسکتا تھا جسکے شوکت و اقتدار کو تمام راجگان زمین تسلیم کرلیوین۔ غرضکہ کوروں پانڈوں کی تخریب کی فکر

مین ہوئے انہون نے اپنے ماموں شکنی والی کے مدد سے گھڑ کر کچھ جعلی پانسے
تیار کیے اور یدھشٹر کو چوپڑ کھیلنے کے لیے مدعو کیا اسموقع پر کرشن نے قمار بازی
کے خلاف بہت کچھ بیان کرکے فریقین کو متنبہ کیا لیکن شدنی کے باعث ذرا بھی
اثر نہوا۔ دریودھن کی طرف سے شکنی کھیلنے بیٹھا۔ یدھشٹر کل راج پاٹ اپنے تئین نیز
دروپدی کو بھی ہار گیا۔ اب دریودھن کے چھوٹے بھائی دشاشن نے دروپدی کو بے پردہ
لانا چاہا لیکن مہاراج کرشن کی سفارش سے دھرتراشٹر نے یون فیصلہ کیا
کہ جسقدر مال و ملک یدھشٹر ہار گیا ہے وہ دریودھن کا ہے مگر یدھشٹر اور دروپدی
کی ذات پر قبضہ نہین ہو سکتا اور یہ سوچکر کہ آپس مین جنگ نہو دھرتراشٹر
نے پانڈو کو پھر ۱۳ برس کے لیے جلاوطن کر دیا۔ پانڈو میعاد جلاوطنی گزران کر واپس
آئے اور دھرتراشٹر سے اندرپرستھ واپس جانے کے لیے قاصد روانہ کیا۔ بنفس نفیس
اور دوران نے وکالت کی اور خود سری کرشن نے بھی بہت کچھ سمجھایا مگر کوروون
نے نہ مانا آخر لڑائی کی ٹھیری فریقین کی فوجین کروکشیتر کے مقام پر جمع ہوئین
۱۱ اکشونی کوروون کا اور ۷ اکشونی پانڈون کی فوج کا شمار تھا۔ ۱۸ روز تک
ہنگامہ جدال و قتال گرم رہا۔ انجام کار یدھشٹر مظفر و منصور ہوا۔ دھرتراشٹر
نے حالت سوگواری مین صحرا نشینی اختیار کی اور یدھشٹر ہستناپور و اندرپرستھ
کا مہاراجہ ہوا اسنے اپنے چارون بھائیون کو چارون طرف عالمگیری کو روانہ

کیا انہون نے بہت سے اقطاع وجزائر فتح کیے۔ سب سے زیادہ فتوحات ارجن نے کین۔ اسکے بعد مہاراجہ یدھشٹر نے اشومیدہ یگ کیا اور اپنی مہاراجگی تمام دنیا سے تسلیم کروائی اسکے مرنے پر اسکے بھائی ارجن کا پوتا پریکشت گدی پر بیٹھا اس کو ناگون کے راجہ تکشک نے مار ڈالا مگر اسکے بیٹے جنمیجے نے ناگون کو شکست فاش دی اس خاندان کے ۲۶ راجہ کشمیک کو اسکے وزیر نے مار کر نئے خاندان کی بنیاد ڈالی رامائن اور مہابھارت سے اس زمانہ کے مندرجہ ذیل تاریخی حالات معلوم ہوتے ہین۔

رامائن سے

(۱) شہر اجودھیا ایک خوبصورت اور وسیع مقام تھا

(۲) غیر ملکون کے ایلچی دربار مین رہتے تھے

(۳) ملک مین برہمنون کا زور زیادہ ہوا تھا

(۴) جاسوسون کا رواج بہت تھا۔

(۵) راجہ لوگ بہت سی رانیان رکھتے تھے

(۶) رعایا کی خوب دیکھ بھال کیجاتی تھی

(۷) ستی کا رسم نہ تھا۔

(۸) دراوڑ لوگ ہندوستان کے دکھنی حصّون مین آباد تھے۔

مہابھارت سے

(۱) شہر ہستناپور اور پانچال بہت خوبصورت تھے آریون کی آبادی بہت زیادہ تھی

(۲) برہمنون کے اختیارات بڑھے ہوئے تھے

(۳) سوئمبر کا رسم جاری تھا اور شادیان زیادہ عمر پر ہوتی تھین۔

(۴) شہزادے چھوٹی عمر مین فنون جنگ سے واقف ہوجاتے تھے اور مویشی چرانے سے نفرت نکرتے تھے۔

(۵) دغا۔ فریب۔ بدکاری بددیانتی

رامائن سے

(۹) بیواؤں کی شادی کی ممانعت تھی
(۱۰) عورتیں پردہ میں نہ رکھی جاتی تھیں
(۱۱) لڑکیوں کی شادی زیادہ عمر میں بذریعہ سویمبر ہوتی تھی۔
(۱۲) راجہ لوگ راجسوی اور اشومیدھ یگ کرتے تھے اور اپنے قول کی پابندی کا خیال رکھتے تھے
(۱۳) خاوند بی بی بھائی بھائی اور باپ و بیٹوں میں سچی محبت اور وفاداری تھی مگر سوتیلی ماؤں میں اکثر جھگڑے کراتی تھیں مگر اس زمانہ میں شہزادی چھوٹی عمر میں تمام فنون جنگ سیکھ لیا کرتے تھے۔
(۵) شراب و گوشت کھانیکا بھی رواج تھا جہاں رانی میں رہتے تھے سیتا کی شادی کے وقت ان باتوں کا ذکر آیا ہے

مہابھارت سے

کثرت سے تھی۔ جوئے کا رواج پھیلا ہوا تھا۔
(۶) بھائی بھائیوں میں بغض وحسد پھیلا ہوا تھا
(۷) شراب اور گوشت کا رواج تھا۔ عورتیں نہایت وفادار ہوتی تھیں
(۸) جو شخص لڑائی مانگتے ان سے انکار کرنا بڑی ذلت خیال کیجاتی تھی۔
(۹) آریوں کا دخل تمام ہندوستان بلکہ دنیا میں ہو گیا تھا (۱۰) راجہ لوگ بہت سی رانیاں رکھتے تھے (۱۱) ستی کا رسم جاری ہو گیا تھا (۱۲) تیر اندازی بڑے زوروں پر تھی (۱۳) سب لوگ یکجا ہو کر ایک بزرگی کی سرپرستی میں رہتے تھے (۱۴) سادگی جاتی رہی تھی اور عیاشی کے آثار نمودار ہو گئے تھے (۱۵) پردہ کا رواج ہنوز نہ تھا

گیتا مہابھارت کا وہ حصہ ہے جس میں سری کرشن نے ارجن کو میدان جنگ میں کوروں کے خلاف لڑنے کو نصیحت کی تھی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کہ دنیا میں لاثانی مانی جاتی ہے خاص خاص تعلیمیں یہ ہیں کہ (۱) فرض کو ادا کرنا چاہئیے چاہے جان ہی کیوں نہ جاتی رہے (۲) روح کبھی نہیں مرتی مرنے سے نہیں ڈرنا چاہئیے (۳) اپنے کو درست کرکے دال

ملکی حالت بھاگوت مین درج ہے کہ سوایم بھومنو کے لڑکے راجہ پریہ ورت نے کل دنیا کا چکر لگایا اور زمین وسمندر کے سات حصے نام کئے اسی دودمان کے ایک راجہ اگنی اندر کے ۹ لڑکون نے ہندوستان کے مختلف صوبے اپنے نام پر بسائے۔ اس خاندان کے ایک مہاراجہ پرتھو نے کل دنیا کو فتح کیا۔ لکھا ہے کہ اسی کی یاد مین دنیا کا نام اپنتک پرتھوی چلا آتا ہے۔ بیوست منو کے فرزند اکشواکو کی اولاد نے شمالی و مغربی ہندوستان مین پھیلکر مختلف بادشاہتین قائم کین راجہ شمشاعت اجودھ نے شہر اجودھیا کی بنیاد ڈالی اور اپنا راج وہانپر قائم کیا۔ مہاراجگان بھاگیرتھ۔ ساگر۔ رگھو۔ دسرتھ۔ اور رامچندر وغیرہ اسی دودمان کے رتن تھے۔ مہاراجہ رامچندر کے وقت سے اس شہر کا نام انکی مان مہارانی کوشلیا کی یاد مین کوشلپوریا کوشل مشہور ہوا مادھو بدیہ نے بدیہ دیش (بہار) کو فتح کیا۔ اس خاندان کے مہاراجہ متھال نے متھلادیش کو آباد کیا جو یہان کے مہاراجہ وشل کی یادگار مین وشیلی مشہور ہوا۔ شہر سرادستی اور کپل وستو کو اسی خاندان سورج ونشی کے مہاراجگان سرادست اور کپل وستو نے آباد کیا اسی دودمان کی ایک شاخ نے اپنی حکومت اُجین۔ گجرات۔ اور ملابار تک پھیلائی راجہ سگر نے

ایک سورج ونشی بتلایا گیا ہی

مہاراجہ رامچندر پسر مہاراجہ دسرتھ نے لنکا کو فتح کرکے آریون کا تسلط تمام دیگر ممالک پر جمالیا تھا۔ رامائن کا سارا قصہ اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ آریون کی فتوحات لنکا اور دیگر ممالک مین پھیل گئی تھین۔

مہابھارت کے زمانہ مین چندر ونشی چھتریون کو بہت ہی عروج ہوا۔ مہابھارت کے ہشتم پرب مین اسوقت کی بادشاہتون کا مجمل حال درج ہے اسمین لکھاہے کہ آریہ ورت مین ۱۹۷ قبیلے آباد تھے یہ لوگ بھارت کے نام نام سے موسوم تھے اور بعد کو کورو کہلائے گئے۔ مہاراجہ ہستی نے ہستناپور اور یدہشٹر نے اندر پرستھ کی بادشاہتون کی بنیاد ڈالی مہاراجہ جراسندھ والئے مگدھ نے تمام اسٹریلیا۔ عرب۔ وغیرہ ملکون کو فتح کیا لکھا ہے کہ اس کی قید مین ۱۰۲۸ بڑے بڑے راجگان تھے۔ مہاراجہ کرشن نے گجرات کو آباد کیا اور ارجن بھیم وغیرہ نے آسام اڑیسہ چین وغیرہ ممالک کو زیر کیا۔ مہاراجگان ششپال اور شنکھ کامروپ کے حاکم تھے۔ مہاراجہ پانچال کے قبضہ مین پنجاب اور مغربی یوپی شامل تھے انہون نے شہر کامپلہ (قنوج) آباد کیا مہاراجہ سہسر باہو نے تمام ناگ لوک و چین وغیرہ کو زیر کیا۔ راجگان چین جاپان وغیرہ اپنے کو آچنا

سے ہے ونشی خاندان سہنسر باہو سے تسلیم کرتے ہین - پنجاب کی دوسری قومون مین سے سورسین متھرا مین یادو دوارکا مین جابسے - خاندان چندر ونشی کے مہاراجہ ایل نے الہ آباد کی بادشاہت قائم کی اور اس کی اولاد مین سے مہاراجہ آنو کے تین فرزندون نے اپنے اپنے نام پر انگ بنگ اور کلنگ آباد کیئے مہاراجہ کرو چندر ونشی نے کروچھیتر بسایا - مہاراجہ دریودھن اور مہاراجہ یدہشٹر اسی چندر ونشی خاندان کے شہزادے تھے - انکی لڑائی مہابھارت نامی کتاب مین درج ہے -

قصہ کوتاہ اس زمانہ مین ہر طرف سورج ونشی اور چندر ونشی چھتریون کی حکومت تھی آریہ لوگ معراج پر پہونچ چکے تھے - آریون کی نو آبادیان تمام دنیا مین قائم ہوگئین تھین - مگر ان مین کہین کہین خانہ جنگی بھی ہونے لگی تھی -

اس زمانہ کا طرز حکومت

اس زمانہ مین طرز حکومت قریب قریب ویدون کے زمانہ کا تھا مگر ہر بات تکمیل کو پہونچ چکی تھی مہابھارت مین مختلف جگہون پر طرز حکومت اور راجاؤن کے فرائض کا ذکر آیا ہے اس کتاب کے پانچوین باب مین لکھا ہے کہ راجہ کو اپنے وقت کو تین حصون مین تقسیم کرنا چاہیے سویرے اٹھتے ہی اس کو اپنی رعایا کی بہتری کا خیال کرنا چاہیے ، دوپہر کو دنیاوی کاروبار اور شام کو اپنی

خواہشات کیطرف متوجہ ہونا چاہیے۔ راجہ کو عالمون کو تحفہ تحائف دیکر
خوش رکھنا اور بہادرون کی کبھی بے عزتی نہ کرنا چاہیے۔ اپنی رعایا کو
ملنے کا موقع دینا اور اُن کی شکایات کو بغور سننا لازم ہے۔ بیکسون
اور غریبون کی مدد کرے اور اپنی پرجا کی بہبودی کے لیے اپنی تمام
خوشیان و آرام قربان کر دینا چاہیین۔ جھونٹھ۔ غصہ۔ بے احتیاطی
سستی۔ عیش۔ لالچ۔ وغیرہ کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دینا چاہیے راجہ
فرض ادا کرنے مین کبھی پہلو تہی نہ کرے۔ عالمون سے دوستی رکھتے اور انکے مشورے سے ملک پر
حکومت کرے راجہ کے منتری ۱۸ بتلائے گئے ہین ان سب کے اوپر تین تین
جاسوس ایسے مقرر ہون جو ایک دوسرے کو نہ جانتے ہون اور جو راجہ کو ہر معاملہ
کی خبر پہونچا دین۔ راجہ محکمہ خفیہ۔ محکمہ مال اور عدالت کی خود دیکھ بھال کرے
مہابھارت کے شانتی پرب مین آیا ہے کہ مقدمات سننے کے لیے ایک
کونسل ہونا چاہیے جس مین چار برہمن عالم - ۸ بہادر چھتری ۲۱ دولتمند
ویش اور ۳ صاف شودر ہون انہین سے آٹھ ممبرون کے ساتھ راجہ ہر ایک
مقدمہ کو سنے جرم کے مطابق معقول سزا دے اس زمانہ مین چورون کو مار دیا
جاتا تھا یا ان کا دایان ہاتھ قلم کر دیا جاتا تھا اس عہد مین راجہ کی قلم آگاہی
اسقدر ہوتی تھی کہ گواہ اسکے سامنے جھوٹ نہین بول سکتے تھے جرائم پیشہ لوگ

عنقا تھے لوگ خوش تھے اور عموماً راجہ کے دربار میں جانے کی بجائے اپنے
جھگڑے آپس میں ہی فیصل کر لیتے تھے۔ ہر ایک گانوں کا بڑا آدمی ہانکی
آمدنی وغیرہ کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ ہر ۱۰۔ سو اور ہزار گانوں پر علحدہ علحدہ
افسر مقرر تھے چھوٹا افسر بڑے حاکم کے پاس اپنی رپورٹ بھیجا کرتا تھا۔
زمین کی پیداوار پر ۱/۶ اور مویشی پر ۱/۵۰ محصول وصول ہوتا تھا مگر ٹیکس
نہایت ملائم تھے۔ جنگلوں میں مویشی چرانے۔ لکڑی کاٹنے یا شکار کھیلنے
کی عام اجازت تھی۔ مہابھارت کے شانتی پرب میں دیا ہوا ہے
کہ راجہ مختلف طریقوں سے اپنے دشمنوں کو زیر کرے اس زمانہ میں فوج میں پیدل
سوار۔ ہاتھی اور رتھ ہوتے تھے ہر ایک سپاہی کو کچھ نقدی اور کچھ غلہ
بطور تنخواہ کے دیئے جاتے تھے ہر ایک فوج میں دس سپاہیوں پر
ایک سو پر دوسرا اور ہزار پر تیسرا بڑا افسر مقرر ہوتا تھا تمام فوج کا افسر سپہ سالار
یا کمانڈر انچیف کہلایا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں اس فوج کے علاوہ کشتیاں
اور جہاز بھی ہوتے تھے جن میں اکثر جنگی سپاہی تعلیم پا کر ملک کی حفاظت
کرتے تھے۔ پیدل فوج کے پاس تلوار۔ بگل۔ کلہاڑا اور ہاتھیوں کی فوج
میں کھڑک اور لٹھا ہوتے تھے سواروں کے پاس تلوار اور بھالا ہوتے
تھے۔ زرہ بکتر ہر ایک سپاہی پہنتا تھا مگر رتھ کا بہادر سب سے بڑا لڑنے والا

سمجھا جاتا تھا۔ ہندوستانی تیر اندازی مین شہرۂ آفاق تھے انکی کمانین آدم قد کے برابر ہوتین اور تیر موٹے لوہے کی چادر ون کو چھید سکتے تھے علاوہ برین آگ۔ بارش یا آندھی پیدا کر کے دشمن کو تباہ و برباد کرنے مین یہ لوگ مشّاق تھے لڑائی مین سنکھ بجانا معمولی بات تھی۔ غرضکہ اس زمانہ مین فوج کی آرگنیزیشن مکمّل تھی۔ جنگ کے قواعد اور جنگ کا اخلاق کمال پہ پہونچ چکا تھا بھیشم پتامہ نے جنگ کے اخلاق کے متعلق بتلایا ہے کہ دشمن جسنے ہتھیار ڈال دیئے ہون۔ یا جسکا ہتھیار ٹوٹ گیا ہو جو گر پڑے جو میدان سے بھاگ نکلے جو اطاعت قبول کرے یا جسکا بیٹا مارا جاوے جو پیاسا سویا ہو یا پانی پیتا ہوا پایا جاوے اسپر کبھی حملہ نہ کرنا چاہیئے۔

ذات کی ابتدا اس وقت آریون مین چار ذاتین (ورن) نمایان ہو گئین تھین اس سے پیشتر لوگون کا زیادہ تر وقت جنگ و جدل مین صرف ہوتا تھا سوائے پڑھنے والون اور بہادرون کے دوسرے لوگون کا چرچا نہ تھا۔ مذہبی رسمیات اور کاشتکاری بھی ہر شخص کر سکتا تھا جنگی لیڈران اور حکمرانان کی بڑی عزت ہوتی تھی۔ یہ سرداران مذہبی پیشوا ہوتے تھے اور درجہ مین اوّل خیال کیے جاتے تھے۔ جب آریہ لوگون کی بڑھی بڑی

ریاستین قائم ہوگئین اور امن وامان کا تسلط ہوگیا تو دنیا کے قاعدے
کے مطابق حکمرانان اور لیڈران ملک اپنے فرائض منصبی سے تجاہل
کرنے لگے عیش و عشرت کے دلدادہ ہوگئے۔ شان و شوکت سے زندگی
بسر کرنے لگے۔ انہون نے مذہبی کامون کو اُن لوگون پر چھوڑ دیا جو اسطرف
دلچسپی رکھتے اور ان مین طاق ہو گئے تھے۔ جن لوگون کی توجہ کھیتی
کرنے اور تجارت کیطرف تھی وے اب بے خوفی سے اناج پیدا کرنے
لگے اور مختلف اشیاء سے تجارت کرنے لگے۔ مگر جو لوگ نہ علم سے بہرہ ور
ہوئے اور نہ ملکی انتظام مین کام کرنے کے لائق سمجھے گئے۔ جن مین کھیتی
و تجارت کرنے کا بھی مادہ نہ پیدا ہوا یہ سب کے سب حکمرانان ملک بزرگان
دین اور تجاران ملک کی خدمت کرنے لگے اُن تمام غیر آریون کو جو مغلوب
ہو چکے تھے بستیون سے باہر رکھا گیا اور انکا نام چنڈال قائم ہوا۔
اس طرح قانون قدرت کے مطابق آریہ چار حصون حکمرانان۔ مذہبی
پیشوایان۔ تجاران و کاشتکاران اور خدمتگاران مین منقسم ہو گئے
(۱) حکمرانان ملک کا نام چھتری جسکے معنے ملک کے رکھنے والے اور خطرہ
سے بچانے والے کے ہین قائم ہوا۔ ویدون کے زمانہ مین ان کا نام
راجنیہ یعنی خوش کرنے والا اور راج کرنے والا تھا۔ اس زمانہ مین چھتری

درجہ اول مین شمار کیئے جاتے تھے ان کا فرض پڑھنا۔ (علوم خصوصًا سیاست یا راج ودیا) پڑھانا (فنون جنگ و پالٹکس) اگیہ کرنا۔ دان دینا (خیرات) اور رعایا کی حفاظت کرنا تھا۔ انکے اوصاف طمع نفسانی سے بچنا۔ استقلال کا پتلا بننا۔ ہمدردی کا مجسم اوتار ہونا۔ عالی حوصلہ اور شاندار ہونا۔ ہوشیاری مین طاق ہونا۔ منبع فیض بننا۔ شجاعت مین یکتا ہونا اور البشوزنا یعنی قیافہ شناس یا صورت دیکھ کر دلکی بات معلوم کر لینا بتلائے گئے ہین۔ منوسمرتی مین تحریر ہے کہ جو چھتری راجہ نہ ہوسکے وہ اپنا ذریعہ معاش مندرجہ ذیل ذرائع سے پیدا کرے۔ راج کی فوج اور راجہ کے دربار اور راج کے کامون مین مختلف طریقون سے نوکری کرے اور چھتریون کو علم سیاست سکھلائے۔

(۲) برہمن کے معنے برہم یعنی خداشناس کے ہین ویدون کے عہد مین ان کا نام وپر تھا ان کا دھرم وید پڑھنا۔ وید پڑھانا۔ یگیہ کرنا۔ یگیہ کرانا۔ دان لینا۔ دوسرون کے لیئے دعا کرنا اور پروہت یا پوجاری بننا بتلایا گیا ہی چونکہ بمقابلہ دوسرے فرقون کے یہ لوگ زیادہ ودیاوان ہوتے تھے اسلیئے ان کو پنڈت کہتے تھے مگر ان کا درجہ چھتریون سے نیچا تھا۔ انکے اوصاف۔ پاکیزگی مین یکتا ہونا۔ مذہب مین پختہ بننا۔ ریاضت مین طاق

ہونا بُغض و حسد وغیرہ تمام بُرائیوں سے مبرّا ہونا اور نیکی اور بھلائی مین دل و جان سے مصروف رہنا دکھلائے گئے ہین دوسرون کو دان دینا اور دیکر اور اُن کی مذہبی رسمیات ادا کراکے اور چھتریون ویشیون اور شودرون سے دان لیکر اپنی گذر اوقات کرنا ان کا ذریعہ معاش بتلایا گیا ہے چنانچہ آج تک اس قدیم قاعدہ کے مطابق ہر شخص دیگر فرقہ جات ہنود برہمنوں کو دان دینا اپنا فرض ادا کئے سمجھتے ہین

(۳) ویش کے معنے زمین جوتنے والے کے ہین یہ بھی ایک لفظ ویدونکے زمانہ سے ابتک بدستور چلا آیا ہے ویشون کے لئے پڑھنا (مذہب خصوصاً علم تجارت) پڑھانا (علوم کاشتکاری و تجارت) دان دینا اور یگیہ کرنا لکھا ہے۔ ویشون کے لئے دنیا کی مختلف زبانون کا جاننا اور علم تجارت کے متعلق تمام علوم و فنون مثل حساب جغرافیہ وغیرہ کا تحصیل کر لینا نہایت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ان کو مجسم نیکی کا اوتار اور صفات حمیدہ کا مخزن ہونا بتلایا ہے ویشون کو کھیتی تجارت اور سود لیکر زندگی بسر کرنا اور مویشی پالکر گذر اوقات کرنا قرار دیا گیا ہے۔

(۴) شودرونکی بابت مقدس کتب مین لکھا ہے کہ جو آریہ باوجود سخت جدوجہد کے

علم سے بے بہرہ رہیں جھوٹ بولنا اور دوسروں کو نقصان پہونچانے اور ناپاک رہنے کا شیوہ اختیار کریں اور جنکے پاس چھتریوں کی سی ہوشیاری اور جسمانی طاقت بھی نہو وے برہمنوں - چھتریوں اور ویشوں کی خدمت میں لگے رہیں اگر کسی شودر کو تینوں ذاتوں والے کے یہاں نوکری نہ ملے تو وہ معماری - مصوری وغیرہ اختیار کر اوقات بسری کرے قدیم قاعدہ کے مطابق خدمت کرنا آج تک شودروں میں چلا آتا ہے اب بھی بہت سے مقامات پر پرانے اصولوں کے مطابق ان کو تنخواہیں نہیں دیجاتیں بلکہ محض کھانا اور کپڑا دیا جاتا ہے اور یہ لوگ بطور غلام کے سمجھے جاتے ہیں -

اسطرح آریوں کی سوسائٹی کے چار قدرتی حصے حکومت - مذہب - دولت اور خدمت کے لحاظ سے قائم ہو گئے مگر پہلے تین فرقہ جات وید پڑھتے اور قربانیاں وغیرہ کرتے تھے - بڑے بڑے فرقہ جات کے لڑکے گروکلوں میں استادوں کے پاس ۲۵ برس تک رہ کر علوم و فنون کو سیکھتے تھے ان کو اپنے استادوں کی اسقدر عزت ملحوظ خاطر تھی کہ وے اپنے گروؤں کے نام جن کو گوتر کہتے ہیں نسلاً بعد نسلاً خاندانوں میں قائم رکھتے تھے ایک گرو کے شاگرد آپس میں شادیاں نہیں کرتے تھے علاوہ ان گوروکلوں اور کالجوں کے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں یونیورسٹیاں بھی تھیں

جن کو پریشد کہتے تھے اور جن میں اعلیٰ مدارج علوم سکھلائے جاتے
تھے تعلیم سے فارغ ہو کر طلبا دنیاوی کاموں میں حصہ لیتے تھے بیواؤں کی
شادیاں ہوا کرتی تھیں مگر ستی کا رسم ہنوز رائج نہ تھا۔ برہمنوں میں
لڑکی کے دان کا رواج تھا مگر کشتری سوئمبر کیا کرتے تھے سوئمبر دو طرح کا
ہوتا تھا یا تو لڑکی خود خاوند کا انتخاب کر لیتی تھی اور یا شادی کے لئے کوئی
شرط رکھی جاتی تھی دشینت اور شکنتلا کی شادی پہلی قسم کی تھی مگر دوسری شادی کا
رواج چھتریوں میں عام تھا۔ عورتوں کی اب بھی کافی عزت تھی اور وہ پردہ
میں نہیں رکھی جاتی تھیں۔ عیاشی کی بہت سی چیزیں موجود ہو گئی
تھیں اور شہزادگان بڑی شان و شوکت کے ساتھ زندگی بسر کرتے
تھے لوگ زیادہ تر اناج پر اوقات بسر کرتے تھے مگر گوشت کھانے کی
ممانعت نہ تھی۔ غلامی کا رواج جاری تھا مگر غلاموں کے ساتھ سخت
برتاؤ نہ ہوتا تھا۔

ذات کے فائدے یہ امر مسلمہ ہے کہ تمام اشخاص ایک سی خاصیت اور عادات
کے نہیں ہوتے۔ ایک ہی خاندان کے چار بھائی مختلف
اوصاف رکھتے ہوئے پائے گئے ہیں قانون قدرت کے مطابق کچھ لوگ
مذہبی خیالات کی طرف رغبت رکھتے اور دنیا کو ہیچ سمجھتے ہوئے خالق حقیقی

کی عبادت اور اسکے بندون کو راہِ راست پر لانا اپنا فرض اولیٰ تصور کرتے ہین۔ کچھ اشخاص ہر ایک سوسائٹی مین ایسے بھی ہوتے ہین جو ملکی خدمت کو اچھا خیال کرتے اور دوسرون کو تکلیف سے بچاتے ہین کچھ لوگ دنیاوی دولت و ثروت کو جمع کرنا معیار زندگی سمجھتے ہین اور کچھ ایسے بھی عام طور سے پائے گئے ہین جو مندرجۂ بالا کامون مین سے کسی کام کے قابل نہین ہوتے اور جو اپنا وقت جہالت وغیرہ مین گذارتے ہین ایسے لوگون کے لئے سوسائٹی مین متذکرۂ بالا بزرگان ملک وغیرہ کی خدمت مین رہنا ضروری اور لابدی سمجھا جاتا ہے پس متذکرۂ بالا تقسیم کام بالکل اصول قدرت کے مطابق ہے اسمین سوائے فائدے کے نقصان بالکل نہین ہوتا۔

(۱) ایسے تقسیم کام سے ایک دوسرے کی عزت برقرار رہتی ہے (۲) اندرونی پاکیزگی مین فرق نہین آتا (۳) کام نہایت خوبی سے انجام پاتے ہین (۴) تہذیب بڑھتی اور برائیان کم پھیلنے پاتی ہین (۵) ہر ایک شخص بے خوفی سے کام کرتا ہوا اپنے ترقی کے راستے معلوم کرتا ہے۔

ذات کے نقصانات — ایسے انسٹی ٹیوشن سے نقصانات صرف اسوقت متصور ہو سکتے ہین جبکہ بلا اوصاف جبلّی کسی شخص کو اسکے بزرگان کا پیشہ مجبوراً کرنا پڑے۔ اور مختلف پیشہ جات موروثی طور سے ان ہی چند خاندانون مین جاری

رکھتی جاوین جنہون کی کبھی ایج کیے گئے تھے ہیروآک ایج یعنی بہادری کے زمانہ کے
آخری حصہ مین چھتری صاحبان عیاش اور سست ہوگئے تھے اور برائے
نام اپنے فرائض کو انجام دیتے تھے - تمام لوگون سے ملنا اور رعایا کی پورے
طور سے حفاظت کرنا فراموش کر چکے تھے بہت سی رانیون کو رکھنا اور آپس مین
لڑنا ان کا شیوہ ہوچکا تھا - ویش صاحبان بھی دولت دنیا سے مغرور ہوکر
شودرون سے علیحدگی اختیار کر رہے تھے - اور بہت سی دستکارون کو
حقیر سمجھکر چھوڑنے لگے تھے - اس طرح پر ایک قدرتی حصہ اپنے کو دوسرون
سے جدا اور بالکل علیحدہ خیال کرنے لگا تھا اور مختلف کام بلا تخصیص
رغبت طبیعت موروثی طور سے نسلاً بعد نسلاً ان ہی خاندانون کی میراث ہوچکے
تھے جن مین وے پہلے اختیار کیے گئے تھے ایسے موروثی فرقجات سے
بجز نقصان کے کوئی فائدہ تصور نہین ہوسکتا ایسی حالت مین ایک طرف:-
(۱) اتفاق قومی مفقود ہوجاتا ہے آپس مین چھوٹی چھوٹی باتون پر جنگ وجدل
ہونے لگتی ہے (۲) ہمدردی عنقا ہوجاتی ہے اور قومی جوش برائے نام
رہجاتا ہے (۳) دماغی اور روحانی تہذیب تنزل کرتی اور ملکی ترقی کا
راستہ بند ہوجاتا ہے (۴) کچھ لوگ بے حد مغرور ہوکر اپنے دوسرے
بھائیون کو جانورون سے بدتر خیال کرنے لگتے ہین (۵) ظاہری بناوٹ

اور مذہبی دکھلاوا بہت بڑھ جاتا ہے (۶) قوم پر افلاس و کمزوری کا
دور دورہ شروع ہو جاتا ہے (۷) اشوبل ریناردم کے رستہ میں ایک زبردست

[illegible]

(۳) مذہبی حالت لوگوں کے خیالات میں بڑی تبدیلی ہو گئی تھی۔ اگرچہ
ویدوں کے زمانہ کے بہت سے رسوم اب بھی جاری تھے تاہم طرزِ عبادت
بہت کچھ بدل چکا تھا۔ قربانیاں بہت ہونے لگی تھیں اور مذہبی رسمیات
وغیرہ پر بہت کچھ توجہ دی جانے لگی تھی۔ ویدوں کے ساتھ جو چار حصوں
میں تقسیم تھے بڑی بڑی تفسیریں جن کو برہمن کہتے ہیں لگا دی گئی تھیں
اُپنشد جس کے معنے بھید کے ہیں اور جن میں اسرار مخفی یعنی بھید پرمیشور
کی ذات کا گیان ہے لکھے جا چکے تھے اُپ وید اور ویدانگ وجود میں آ چکے
تھے لوگ شاعری میں کمال کو پہونچ چکے تھے۔ مہابھارت اور رامائن سی
کتب لکھی جا چکی تھیں آریہ لوگ علم نجوم کی تہ کو پہونچ چکے تھے۔ لوگ ایک
خدا کو مانتے اور علم و ہنر کی طرف متوجہ تھے۔ وید۔ برہمن۔ اور اُپنشد
انکی پاک کتب سمجھی جاتی تھیں اور ان ہی پر لوگ چلتے اور عمل کرتے تھے

وید چار ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل تذکرہ ہے:۔

ویدک لٹریچر (۱) رگ وید (یعنی گانے کا وید) سب سے کتاب قدیم ہے اس میں
۱۰۲۸ منتر ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں نہ پروہت تھے اور نہ قربانیاں

ہوتی تھیں دیوتاؤں کی پوجا اناج اور سوم رس سے ہوتی تھی۔

(۲) یجروید (قربانی کا وید) سے عیاں ہے کہ پروہتائی قائم ہوگئی تھی چھتری لوگ برہمنوں کو اس کام کے لیے رکھنے لگے تھے یگیہ کے قواعد بھی بنگئے تھے اور پجاری منتروں کو پڑھتے تھے۔

(۳) سام وید (حمد و ثنا کا وید) میں وہ منتر ہیں جو دونوں طرف کے پجاری بطور دعا کے گایا کرتے تھے اس کو آریوں کی حمد و ثنا کی کتاب کہتے ہیں۔

(۴) اتھروید میں وہ منتر ہیں جن کے پڑھنے سے ہر قسم کی بلا و مصیبت سے انسان بچ سکتا ہے۔

چونکہ برہمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہو رہی تھی ان کا ایک علیحدہ فرقہ بن چکا تھا اور ان کا رعب غالب آگیا تھا لہذا انھوں نے ہر ایک وید منتروں کی کتاب کے ساتھ (وید سنہتا) ایک ایک برہمن یعنی منتروں کی تفسیر لگادی ایسی تفسیریں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) رگوید کے برہمن دو ہیں (ایتریی۔ کوشیتکی) انہیں یگیہ کرانے والے برہمنوں کے فرائض درج ہیں اور منتروں کے پڑھنے کا طریقہ بھی لکھا ہے۔

(۲) یجروید کے برہمن دو ہیں (شت پتھ۔ میتریی) انہیں ان پجاریوں کے فرائض کا ذکر ہے جو خود یگیہ دھوم کرتے تھے۔

(۳) سام وید کی تین تفسیرین ہین (تانڈیہ برہمن - چہاندوگیہ) انمین منترونکے
گانے کی بابت قواعد درج ہین

(۴) اتھروید برہمن ہین اس وید کے منترونکی تشریح ہی

مندرجہ بالا کتابونکے علاوہ نیچے لکہی ہوئی کتابین بھی موجود ہین انہین

(۱) آرنیک - ویدون مین اتار دیئے ہوئے حصے کو آرنیک کہتے ہین - آرنیک
دو ہین - ایک رگوید آرنیک اور دوسرا یجروید آرنیک انمین ان لوگون کے واسطے
ہدایات درج ہین جو دنیا کو ہیچ سمجھکر جنگلون مین جاتے اور گھربار کو چھوڑکر
کٹیون مین رہتے تھے

(۲) اپنشد ہین ایسے سوالات کے جوابات موجود ہین کہ دنیا کیا ہی کیسے پیدا
ہوئی - اس کا بنانے والا کون ہی - ہم کیا ہین کہان سے آئے اور کہان جاوینگے
اپنشد بہت ہین مثلاً منڈک، ماندوکیہ - ایتریہ - چہاندوگیہ وغیرہ ان کو
زیادہ تر چہتریون نے لکہا تہا ان کو یوروپین عالمون خصوصاً جرمنی کے فاضلون نے
بہت پسند کیا ہے -

(۳) اپوید - چار ہین یعنی (۱) دہنر وید یعنی فن جنگ (۲) گاندہرو وید یعنی
فن حرب مین اس زمانہ کے آریہ یکتا تھے - ایک تیر سے ہزارہا آدمیون کا خاتمہ کرنا - پہینکے ہوئے
تیرون کو واپس بلانا دمون مین اندہیرا کردینا - میدان جنگ مین سامنے بچہو وغیرہ زہریلے جانورونکو

علم موسیقی (۳) ارتھ وید یعنی فن صنعت وحرفت (۴) آیور وید یعنی علم طب
ویدک لٹریچر کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل شاخون کو جن کو
ویدانگ کہتے ہین جاننا ضروری ہی - ویدانگ مندرجہ ذیل ہین (۱) شکشا
یعنی علم تلفظ (۲) چھند یعنی علم عروض (۳) ویاکرن یعنی علم صرف ونحو (۴)
نروکت یعنی تشریح الفاظ وغیرہ (۵) جیوتش اور (۶) کلپ یعنی دہرم شاستر
وغیرہ انمین منوسمرتی بہت مشہور ہی یہ کتاب اس زمانہ کے آخری حصہ مین لکھی گئی
تھی

تجارتی ومالی حالت

چونکہ آریہ لوگ عروج پر تھے لہذا انکی تجارت کو بھی عروج پر سمجھنا بیجا نہوگا - مہا
بھارت مین ذکر ہی کہ انکے پاس بڑے بڑے جہاز تھے جنکے ذریعہ سے یہ لوگ دور
دراز تک سفر کرتے تھے اور خرید وفروخت مین مشغول رہتے تھے - ہندوستان مختلف
پیداکرتا وغیرہ وغیرہ [illegible] آریہ لوگ تیراندازی مین ایسے مشہور تھے کہ تیر کو تیر سے کاٹتے تھے
اپنے ترکش بناتے تھے کہ جو کبھی تیرون سے خالی ہی نہون ایک تیر مین سو آدمیون کو مارنے والے
[illegible] نشانہ [illegible] اور آگ برسانے والے [illegible] سے [illegible] رکھ دیتے تھے لڑائی
مین آندھی چلاتا [illegible] اسے دشمن کی فوج کو بیہوش [illegible] وغیرہ ایسی باتین ہین
جن کا [illegible] لوگ [illegible] ہوسکے ہین - اس زمانہ مین ہوائی جہاز اسقدر بڑے اور تیز
رو تھے کہ [illegible] فوجین لیکر [illegible] ایک [illegible] گھنٹہ مین پہونچتے تھے - آلہ دوربین
بھی ہندوستانیون کو معلوم تھا - چنانچہ مہابھارت مین کئی کوس کے فاصلہ پر بیٹھا ہوا [illegible]

تجارتی اشیاء کو مشہور تھا۔ ریشمی اور اونی کپڑے۔ جواہرات۔ گاڑیان اور مختلف
قسم کے اوزار اور ہتھیار یہان تیار ہوا کرتے تھے فن مصوری اور سنگ تراشی
مین ہندوستانی لوگ طاق تھے عیش و عشرت کی بیشمار اشیاء بنائی جاتی
تھین اور ہندوستان ہی دوسرے ملکون کو مختلف صنعت و حرفت کی چیزین
مہیا کرتا تھا۔ ویش لوگ دنیا کے ہر ایک حصہ مین جہان جہان آریون کا راج
تھا گھوما کرتے تھے مالی حالت نہایت اچھی تھی ہندوستان اپنی دولت
کو دنیا مین مشہور تھا پروفیسر ہال نے اپنی کتاب مین دکھلایا ہے کہ مسیح سے
۱۵۰۰ سال پہلے دولت و حشمت کے لحاظ سے ہندوستان دنیا کے سب
ملکون سے بڑھ چڑھ کر تھا۔ دور دراز ممالک کے ساتھ اسکے تجارتی تعلقات تھے

باب پنجم

برہمنون کے عہد مین ہندوستان کیحالت

اس زمانہ کے تاریخی حالات کے ذرائع بہت ہین منجملہ ازان (۱) منو سمرتی

دہر سنگتراش جنگی کیفیت دکھایا کرتا تھا اس عہد مین ایسے کاریگر بھی موجود تھے کہ جو خشکی مین پانی دکھلاتے اور
پانی مین خشکی کا سین نمایان کرتے تھے ایسی ایک عمارت سے جرجودہن کو دھوکا دیا گیا تھا

کوئی علم طب مین بھی اس زمانہ کے آریون نے کمال حاصل کر لیا تھا۔ درختون کی بیماریون کی شناخت اور علاج
کی کئی کتابین سنسکرت مین موجود ہین۔ علم موسیقی کے ذریعہ تمام بیماریان دور کیجاتی تھین۔ بیشک بعض
جگہ مردون کو بھی زندہ کرنا بتایا گیا ہے [illegible] بھیم راج کو ایک بوٹی سونگھا کر زندگی بخشی
[illegible] دشمنون کو منٹون مین بیہوش کر دیتے تھے۔ مہابھارت مین جرجودہن کے محض ایک حوض مین غوطہ

ودیگر کتب دہرم (۲) یونانیون اور اہل فارس اہل روم وغیرہ کے قلمبند کردہ حالات (۳) چانکیہ کا ارتھ شاستر وغیرہ (۴) دیگر کتب قواعد و کتب جین و بدھ مذاہب وغیرہ (۵) مگاستھنیز کی تحریرات بہت مشہور ہین جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی کہ پچھلے زمانہ سے برہمنون کا زور دم بدم بڑھ رہا تھا [illegible] قبل مسیح کے بعد برہمن لوگ بہت زیادہ طاقت پکڑ گئے ہر طرف اُن کا ہی ڈنکا بجنے لگا اور جگہ بجگہ برہمنون نے اپنے کو چھتریون سے برتر مشتہر کرنا شروع کر دیا [illegible] برس کے زمانہ مین یعنی [illegible] سے [illegible] قبل مسیح تک برہمن لوگ آریونکی سوسائیٹی مین اول درجہ مین شمار ہو گئے اور چھتری دوسرے درجہ پر گنے جانے لگے کیونکہ مہابھارت کی جنگ کے بعد سے چھتری کمزور ہو گئے تھے

ملکی حالت

اس زمانہ مین جگہ بجگہ برہمنون اور چھتریون سے فوقیت کے لئے جنگ دکھلائی گئی ہی لکھا ہی کہ برہمن عام طور سے فتح پا چکے تھے اور ملکی معاملات مین دخل دینے لگے تھے۔ یہ بات طے ہو چکی تھی کہ چھتری برہمنون سے نیچے ہین اور انکو برہمنون کی مدد سے حکومت کرنا چاہیئے۔ ہر بادشاہت مین

لگانے سے تمام زخم اچھے کر دیئے گئے تھے۔ سانپون کے کاٹے ہوئے [illegible] سے زندہ ہو جاتے تھے علم جراحی مین بھی ترقی کی تھی سرکا اپریشن کرنا اور مصنوعی ناک کان وغیرہ بنانا ایک معمولی کام تھا انکے پاس [illegible] اوزار بھی [illegible]

برہمن کا وزیر ہونا لازمی قرار دیا جا چکا تھا۔ ملکی قوانین کا بنانا برہمنوں کے ہی حصہ مین جا پہونچا تھا اور چھتری لوگ ہر ایک ملکی معاملات مین برہمنوں سے مشورہ لیکر کام کرنے لگے تھے۔ جہان جہان چھتری مخالف تھے ان کو زک دیکر نیچا دکھایا گیا تھا۔ پرسرام اور سہسر باہو کی جنگ۔ تکشک ناگ کا پریکشت پر ایک برہمن کے ابہارسے حملہ کرنا۔ بشسٹ اور وشوامتر کا جھگڑا۔ چانکیہ اور راجہ نند کے قصے صاف الفاظ مین بتلا رہے ہین کہ برہمن بہت زور آور ہو گئے تھے اور چھتری نہایت کمزور سمجھے جانے لگے تھے۔

اسی زمانہ مین پہلی مرتبہ باہر سے حملہ آور آنا شروع ہو گئے مصر کے ایک بادشاہ سی آسٹرس نے پنجاب پر دھاوا کیا اسکے بعد ۹ ق۔م۔ مین اسیریا کی ملکہ سیمی رامس نے پنجاب پر حملہ کیا بقول اہل ہنود اس کو شکست ہوئی۔ مگر بموجب اہل یورپ اس ملکہ کو فتح ہوئی اسی طرح ۷۵۰ قبل مسیح ایران کے فریدون بادشاہ نے قنوج پر اور ۵۲۰ ق۔م مین دارا اول کے ایک جرنیل نے سندھ پر چڑہائی کی۔

اس عہد مین مندرجۂ ذیل بادشاہتین تھین

(۱) سلطنت پاٹلی پتر کی بنیاد جو سب سے بڑی بادشاہت تھی مہاراجہ جراسندھ
ایک چندر ونشی چھتری نے مہابھارت کے زمانہ مین ڈالی تھی اس راجہ کے بھیم
پانڈو کے ہاتھ سے مارے جانے پر اس کا فرزند راسندھ ملک بہار کا حاکم ہوا
اس خاندان نے یکے بادیگرے ۲۲ پشتون تک راج کیا اسکے بعد اسکے وزیر
سونک کا خاندان تخت پر قابض ہوگیا۔ خاندان وزیر نے پانچ پشتون تک
حکومت کی سنہ ۶۰۰ ق-م کے قریب ششناگ نامی ایک سردار نے بنارس سے
آکر سلطنت پر قبضہ جمالیا۔ مہاراجگان بمبسار اور اجات شترو اسی ناگ
خاندان کے رتن تھے سنہ ۳۷۱ ق-م کے قریب اس خاندان ناگ کے آخری
راجہ مہانند دین کے مرنے پر نند خاندان کا دور دورہ شروع ہوا۔ یہ نند دودمان
بھی ناگ ونشی چھتری تھا۔ ناگون کی بابت رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے جرنل
راے صاحب پنڈت نگیندر ناتھ وسو) مین یون درج ہے کہ ان ناگون کو دنیا مین
ہر ایک جانتا ہے انکی عظمت و شہرت کی تعریف کرنا امر محال ہے رشی
ویاس مؤلفہ مہابھارت نے ان ناگون کا پورا حال لکھا ہے یہ سب ناگ مہاراج
چترگپت کی اولاد سے ہین اور ناگ یعنی سانپون کو پوجنے کے باعث ناگ
مشہور ہوئے ہین" سنہ ۳۲۲ ق-م کے قریب اس نند کا خاندان کی بادشاہت

چندر گپت موریہ کے دودمان مین جو کہ اس خاندان کی ایک شاخ تھی منتقل
ہو گئی۔ موریہ خاندان کا دورِ دورہ تمام ہندوستان پر ۱۸۴ ق م تک رہا

(۲) سلطنت اندھیر کی بنیاد ایک سورج ونشی شہزادے نے جس کا نام اندھر
تھا اور جو شیشا ولپسر اکشواکو کی اولاد سے تھا ڈالی تھی شروع مین دریائے
نربدا اور کرشنا کے درمیان کا تمام حصہ اس بادشاہت کے قبضہ مین تھا
اسکی راجدھانی سریجی کا کولم تھی۔ مہاراجہ اشوک کے زمانہ مین یہ سلطنت
موریہ بادشاہت کے ماتحت ہو گئی تھی مگر بعد ازان ۱۸۴ ق م مین اسکے
ایک راجہ سمیک نے تمام ہندوستان کو اپنے زیر حکومت کر لیا تھا یہ سلطنت
سنہ ۴۳۶ء تک قائم رہی۔

(۳) سلطنت دہلی کو اندرپرستھ کہتے تھے اسکی بنیاد راجہ یدھشٹر نے ڈالی تھی
مہابھارت کی جنگ کے بعد ارجن کا پوتا پرکشت یہان کا راجہ تھا مگر یہ آخر تکشک
ناگ کے ہاتھ سے مارا گیا اسپر جنمیجا لپسر پرکشت نے ناگوں سے اپنے باپ کا انتقام
لیکر ملک سے نکال دیا مگر اس دودمان کے آخری راجہ کشمیک کو مار کر اسکے وزیر
وشرو نے سلطنت پر قبضہ کر لیا مگر کچھ دنون بعد یہ خاندان اپنے وزیر دیر بھاؤ
کے ہاتھ سے ختم ہو گیا۔ خاندان دھن دھر نے اسطرح بہت دنون تک
حکومت کا ڈنکا بجایا ۵۰ ق م کے پہلے یہ بادشاہت مہاراجہ بکرماجیت

والئی اُجین کی سلطنت میں شامل ہوگیا اسکے بعد خاندان سمندر پال جوگی کا دور دورہ شروع ہوگیا اس وقت راجپوتانہ میں جنگلی قومیں آباد تھیں۔

سندھ پر مہابھارت کے زمانہ میں شودر اور ابھیر لوگوں کی بتلائی گئی ہے شودر سے مراد ایک خاص قوم ہے ہندوؤں کے شودر فرقہ سے مطلب نہیں ہے ابھیر لوگ غالباً موجودہ اہیروں کے بزرگ تھے عہد ریختی میں بھی ان ہی فرقہ جات کا دخل رہا۔ اسی طرح

گجرات پر جس کا نام دوارکا پوری تھا اور جس کو بموجب مہابھارت مہاراج کرشن نے آباد کیا تھا مہاراجہ کرشن کی اولاد حکمران تھی۔ عہد موریہ میں یہ حصہ سلطنت مگدھ کا ایک جزو قرار پایا۔

پنجاب بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا۔ مالی کیتھی ناگ۔ اشٹ وغیرہ فرقہ جات کی بادشاہتیں بہت مشہور تھیں۔ راجہ پورو کو پورس کے نام سے پکارا ہے۔

کشمیر کے بیٹے کاشپ جی کے باج کے ہیں جو ناگ تو سب کے مورث اعلیٰ بتلائے گئے ہیں یہ ناگ لوگ سورج ونشی چھتری تھے۔ ملک کشمیر میں قدیم ناگوں کی بہت سی یادگاریں موجود ہیں۔ مہابھارت کی جنگ کے

زمانہ میں ملک کشمیر کا حاکم گونند ونشی چھتری بتلائے گئے ہیں ان کا ایک
راجہ جوکہ مہاراجہ جراسندھ والیئے مگدھ کا معاون تھا کرشن کے ہاتھ سے
مارا گیا تھا۔ عہد برہمنی میں اس ملک پر ارجن پانڈو کی اولاد حکمران تھی۔
آسام و بنگال پر مہابھارت کی جنگ کے زمانہ میں مہاراجہ بھگدت
جس کو اسر اور ملیچھ لکھا ہے حکومت کرتا تھا یہ ایک بڑی فوج کے ساتھ جنگ
مہابھارت میں جانبدار کوروں ہوا آخر میدان میں ارجن کے ہاتھ سے مارا
گیا اسکے مارے جانے پر سلطنت بنگال و آسام پر اسکے خاندان نے تین پشتوں
تک حکومت کی جب آخری راجہ سبھادت تارک الدنیا ہو گیا ارکین سلطنت
نے بھوج نامی گوڑ کائستھ کو سریر آرائے سلطنت کیا۔ عہد برہمنی میں یہ
ہر دو صوبے گوڑ خاندان کے زیر حکومت تھے۔

اڑیسہ کو کالنگ دیش کے نام سے یاد کیا ہے کیونکہ اسکو مہاراجہ
اندر چندر ونشی کے تیسرے بیٹے کالنگ نے آباد کیا تھا عہد برہمنی میں
اس سر زمین کا ایک مہاراجہ مہا میگھ واہن کھتری فرمانروا بتلایا گیا ہے
چتر ونشی راجہ بڑا زبردست تھا عہد بودھ میں یہ سلطنت مگدھ کا صوبہ
قرار پایا

---

۱ از آئین اکبری وغیرہ

دکن کی بادشاہتین

یہ امر یقینی ہے کہ دکن کی تاریخ کو شمالی ہند کی تاریخ سے بہت کم تعلق ہے۔ بدھ مذہب کا اثر اس خطہ پر بہت ہی کم پڑا اور اگر کچھ پڑا بھی تو وہ بہت جلد جاتا رہا۔ اسی طرح مذہب اسلام کو بھی دکن مین زیادہ کامیابی نہوئی۔ البتہ جینی مذہب کا ضرور کچھ دخل رہا مگر سب سے زیادہ زور ہندو مذہب کا پڑا۔ چنانچہ آج تک یہان کی ساری خلقت برہمنی مذہب قائم ہے۔ یہان کے ہندوؤن مین وشنو اور شیو کے دو فرقے ہین۔ گو یہان کے باشندے سیاہ فام ہین اور بقول یوروپین محققین ڈراوڑ تورانی اور کچھ آریون کی نسل سے ہین تاہم یہ لوگ عام تہذیب مین آریون کے ہم پلہ رہے لکھا ہے کہ یہان غلامی کا نام و نشان نہ تھا انکے طرز حکومت اور طرز معاشرت نہایت اعلیٰ تھے۔ انکے بادشاہون کے مشورہ کے لئے پوجاریون۔ نجومیون حکیمون اور وزیرون کی پنچایتی مجالس تھین جو وقت ضرورت شاہان کی تادیب و تخریب کر سکتی تھین۔ دکن دولت کے لئے مشہور تھا انکی تجارت روم مصر اور یورپ وغیرہ سے تھی۔ دکن سے لال مرچ۔ موتی۔ جواہرات کثرت

سے کھینچے جاتے تھے۔ یہاں کے بادشاہوں کے پاس بڑے بڑے جہازی
بیڑے بھی تھے اور انکی نوآبادیاں دنیا کے بہت سے حصوں میں
تھیں۔ شاعری۔ موسیقی۔ ودّیا۔ مصوری۔ سنگتراشی وغیرہ میں دکن کے
باشندے دنیا میں مشہور تھے۔ مہابھارت۔ اشوک کے کتبہ جات۔ سکہ جات
اور غیر ملکوں کے سیاحوں کی تحریرات سے عیاں ہے کہ دکن کے حصہ میں
بہت قدیم زمانہ سے پانڈیا۔ چولا۔ چیرا اور اندھر کی بادشاہتیں بڑی
زبردست ہوئی ہیں۔

پانڈیا سلطنت کی بنیاد مہابھارت کی جنگ کے بعد پانڈو خاندان
کے ایک شہزادے نے ڈالی تھی۔ یہ پانچ ریاستوں میں منقسم تھی اور اسکے
حکمران پانڈو کہلاتے تھے۔ اس جگہ پر واقع تھی جہاں پر اب کرناٹک
واقع ہے اس کا دار الحکومت مدورا تھا۔ رومی سکہ جات سے جو یہاں
کثرت سے پائے گئے ہیں پتہ لگتا ہے کہ سلطنت پانڈیا کا تجارتی
تعلق ملک روم سے بڑا زبردست تھا۔ احاطہ مدراس کے چنگل پت
ڈسٹرکٹ کی تاریخ میں لکھا ہے کہ عہد برہمنی میں یہاں کے راجہ ویرا
سنگ راج کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف ۸ لڑکیاں تھیں ان لڑکیوں کو
راجہ جنوب نے کرنام فرقہ کے آٹھ شہزادگان کو منسوب کر اول پانچ کو

سلطنت سپرد کی۔ اس چتیر ونشی دودمان کے پانچون یعنی بھارن کے خاندان نے بڑے جاہ و جلال سے تین صدیون تک حکومت کی۔ دسوین صدی کے آغاز مین یہ سلطنت کمزور پڑگئی سنہ ۹۹۷ء مین چولا بادشاہت کے مہاراج راج راج اعظم سلطنت پانڈیا کو اپنا باجگذار بنالیا۔ چونکہ چولا راجگان شیو کے اپاسک تھے لہذا سلطنت پانڈیا کی رعایا پر جو زیادہ تر جین مت رکھتی تھی بڑے ظلم و ستم کیے گئے۔

چولا سلطنت کی بنیاد بھی آریون سے منسوب ہے یہ بادشاہت بھی قدامت کے لحاظ سے پانڈیا سے کم نہین۔ احاطہ مدراس کا شمالی و مشرقی حصہ جس مین آج کل ریاست حیدرآباد کا بھی کچھ خطہ شامل ہو سکتا ہے اس بادشاہت کے زیر حکومت تھا۔ مہابھارت کے کیتابُن اور اشوک کے کتبون و تحریرات مین اس سلطنت کا ذکر کئی جگہ آیا ہے اس کا قدیم دارالسلطنت پوری اور یعنی تریچنا پلی مین تھا مگر دوسری صدی عیسوی سے یہان کے بادشاہ اُردیور۔ کمبا کونم اور تنجور مین رہنے لگے تھے۔ لکھا ہے کہ ۵۰ قبل مسیح سے اس بادشاہت نے بڑا عروج پکڑا دوسری صدی عیسوی مین اسکے ایک راجہ کاریکال نے سیلون کو فتح کیا۔ چونکہ

تاریخ مین آیا ہے کہ انھون نے بنگال اور اودھ کو بھی فتح کر لیا تھا۔
مشہور سیاح ہوان سانگ لکھتا ہے کہ ساتوین صدی عیسوی مین اس
بادشاہت مین جین مذہب کا بڑا زور تھا مگر پلوون کے عروج پکڑنے پر
یہ سلطنت کمزور پڑ گئی البتہ آٹھوین صدی کے آغاز مین چالکیہ اور پلوون
کی باہمی جنگ وجدل کے باعث سلطنت چولا کو بڑا نفع پہونچا سنہ ۸۵۰ء
کے بعد اس بادشاہت کا دوبارہ عروج ہوا۔ اس دودمان کے
راج راج اعظم کے عہد حکومت مین اس سلطنت مین نہ صرف تمام ملک دکن
بلکہ لنکا بھی شامل ہو گیا تھا۔ جزائر مالدیپ اور لکادیپ بھی اسکے
زیر حکومت آ گئے اس راجہ نے تنجور مین ایک بڑا مندر تعمیر کروایا جو بطور
یادگار موجود ہی۔ اس خاندان کے راجہ گنگا کنڈ کے زمانہ مین سلطنت پیگو
(برہما) اور جزائر انڈمان اور نکوبار سلطنت چولا کے جز قرار پائے۔ اس
راجہ نے شمالی ہند پر بھی حملہ کیا اور قنوج کے راجہ مہی پال کو شکست دی
اس خاندان کے راجندر چول دوم نے جس نے سنہ ۱۰۷۰ء سے سنہ ۱۱۱۸ء تک
حکومت کی کالنگ (اڑیسہ) کے راجہ اننت ورمن کو شکست دی اسکی
بادشاہت اپنی سلطنت مین شامل کر لی۔ مگر سنہ ۱۲۷۰ء کے بعد اس بادشاہت
مین خانہ جنگی چھڑ گئی اور سنہ ۱۳۱۰ء کے قریب ملک کافور نے اس بادشاہت

کو تخت و تاراج کر دیا

چیری - یا کیرالا کی بنیاد بھی قبل مسیح پڑی تھی - بودھ جب یہنی اس کا نام ستیہ پتر تھا - اشوک کے کتبوں میں اس کو کیرالا پتر کے نام سے یاد کیا گیا ہے - لفظ کیرالا کے معنی ناہموار خطہ کے ہیں حقیقت میں یہ نام مغربی گھاٹ کے اس حصے کو جو دریائے چندر گیری کے جنوب میں واقع ہے دیا گیا تھا شروع میں اس بادشاہت کا دارالحکومت ونجی یا ونچی اور کرور رہا لیکن آخری زمانہ میں یہاں کے حکمران ترونجی کلم میں سکونت پذیر رہے - ۱۰ صدی عیسوی میں یہاں کا راجہ اتھم اول بڑا نامور ہوا ہے اسکے زمانہ میں اس ملک کی تجارت مصر اور یورپ سے جاری تھی پانچویں صدی عیسوی میں یہاں کے راجہ گوگانی سوم نے نربدا تک کے کل ملک کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تھا - یہ سلطنت کسی نہ کسی صورت میں ۸۲۵ء تک قائم رہی اسکے بعد ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے - کالی کٹ کے راجہ زمورن اور موجودہ راجگان ٹراونکور قدیم خاندان چیرے سے منسوب کیے گئے ہیں

پلوان - پلوا لوگ جدید تحقیقات کے مطابق ناگ بنشی چھتری ثابت ہوئے ہیں اعاظم مدراس کا زوال فرقہ آج تک اس دودمان سے نسبت رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے - ریاست پدوکوٹی کا راجہ اس قدیم خاندان کی یاد

ہے۔ سنہ ۳۵۰ء مین اس سلطنت کے راجہ وشنوگوپ کو مہاراجہ سمندر گپت نے شکست دی تھی سنہ ۵۷۵ء مین اس دودمان کے راجہ سنگھ وشنو نے پانڈیا چولا۔ کیرلا اور لنکا کے بادشاہون کو شکست دی اسکے جانشین مہندر ورمن اول نے جسنے سنہ ۶۰۰ء سے سنہ ۶۲۵ء تک حکومت کی ترچناپلی چنگل پٹ اور ارکاٹ مین بہت سے مندر تعمیر کرائے۔ مہابلی پور کا مشہور مندر اسی راجہ کی ایک یادگار ہے۔ اسکے بیٹے نرسنگھ ورمن اول کے عہد مین سلطنت عروج پر پہونچ گئی اس بادشاہ نے سنہ ۶۴۲ء مین چالوکیہ خاندان کے پل کیشن دوم کو جو کل دکن کا شاہنشاہ تسلیم کیا جاتا تھا اور جس سے ہرش وردھن والئ قنوج نے بھی زک پائی تھی شکست دی پل کیشن مارا گیا مگر یہ حالت زیادہ دنون تک نہ رہی سنہ ۶۵۵ء مین پل کیشن کے جانشین بکرماجیت اول نے پلوا خاندان کے راجہ پرمیشر ورمن کو شکست دی اور اپنی قدیم حشمت کو از سر نو قائم کردیا۔ سنہ ۷۴۰ء مین بکرماجیت اول کے بیٹے بکرماجیت دوم نے کانچی کو جو اس وقت دراوڑ کہلاتا تھا فتح کرلیا سنہ ۷۶۰ء مین دکن کے راشٹر کوٹون نے پلووں کی سلطنت پر حملہ کر کے اس کو اپنی زیر حکومت کرلیا۔ سنہ ۹۰۰ء مین چول راج چول نے اس بادشاہت کا قلع قمع کردیا۔ اسکی رہی سہی عظمت کو سنہ ۱۰۰۰ء مین الغ بیگ کے لنگا خاندان

نے خاک مین ملا دیا۔ یہ لوگ بڑے کٹر ہندو تھے یہ شوجی او وشنو کی پرستش کرتے
نگر ان کا راجہ سنگھ ورمن بدھ مت کا پیرو تھا۔ امراوتی کی بدھ کی مورت
اسی بادشاہ کی نصب کرائی ہوئی ہے۔ ہوان سانگ لکھتا ہے کہ
ساتوین صدی عیسوی اس ملک مین بدھ مذہب کا عروج تھا بدھ مت کی
سیکڑون خانقاہین جگہ بہ جگہ موجود تھین۔

عہد برہمنی کا طرز حکومت

اس زمانہ کا طرز حکومت شخصی تھا۔ راجہ کو پورے پورے اختیارات ہوتے
تھے۔ منوشاستر کے مطابق اسکی اطاعت اسطرح واجب تھی جیسے خدا کی
راجہ خدا تعالیٰ کا قائم مقام سمجھا جاتا تھا اسکی مدد کے لیے ۸ ممبرون
کی ایک کونسل ہوتی تھی بموجب شکرنیتی اس کونسل مین سومنتر یا وزیر مال
پنڈت یا وزیر قانون منتری یا ہوم منسٹر۔ پردھان یا میر مجلس۔ سندھی
وگرہ یا وزیر صلح و جنگ۔ امتیہ یا وزیر زراعت و مالگذاری۔ وزیر انصاف
پرتندھی یا وائسرائے۔ پروہت یا وزیر مذہب اور دوت یعنی قاصد
ہوتے تھے مگر برہمنون کا رتبہ راجہ سے برتر تھا۔ بادشاہ کو حکم تھا کہ وہ
ہر امور مین برہمنون سے مشورہ لے۔ ان کو دان (خیرات) دے اور انکی

دعا کے ذریعہ اپنی حکومت کو سرسبز رکھے۔

راجہ کی ماتحتی مین ہزارہا فوجی اور مالی آفیسر ہوتے تھے جو عموماً اہلکار کہلاتے تھے ایک پرگنہ کے زمیندار سے لیکر ہزارہا گاؤن تک کے تعلقہ دار ہوتے تھے مالگذاری ادا کرنے کے علاوہ یہ زمیندار اور تعلقہ دار گاؤن والون کے نیک چال چلن وغیرہ کے جوابدہ ہوتے تھے تمام دیہاتی جھگڑون کا فیصل کرنا ان کا ایک بڑا فرض تھا۔ ہر قسم کی پیداوار مین راجہ کا چھٹا حصہ مقرر تھا۔ کل صوبہ جات بڑے شہرون اور قصبون مین سرکاری عہدہ دار رہتے تھے جن کا کام پیداوار کی جانچ کرنا۔ تجارت کا بندوبست اور اشیاء کی قیمتون کا مقرر کرنا تھا۔ راجہ جو دیا اس کا وزیر عموماً ان سب آفیسرونکی دیکھ بھال رکھتا تھا۔ جاسوسونکی ذریعہ سے راجہ کو تمام باتون کی کماحقہ خبر ملجاتی تھی۔ شہرونمین چونگی کا انتظام تھا۔ ہر ایک شہر مین پانچ ممبرون (پنچایت) کی علیحدہ علیحدہ چھ کمیٹیان ہوتی تھین انمین سے ہر ایک کے ذمہ ایک ایک انتظام کا صیغہ سپرد تھا۔ صنعت و حرفت کی دیکھ بھال و بہبودی۔ باہر والون کی خبر گیری لینا۔ محاصل کا جمع کرانا۔ تجارت کو ترقی دینا۔ دستکاریون کو فروغ پہنچانا اور اشیاء فروخت شدہ پر محصول قائم کرنا ان پنچایتون کے خاص کام تھے۔ شہرونکی طرح صوبونمین پانچ پانچ

ممبرون کے چھ محکمے (زراعت۔ جنگلات۔ آبپاشی۔ پیمائش۔ اراضیات وصولی مالگذاری۔ دستکاری۔ تعمیرات وغیرہ) تھے۔ سینا (فوج) بھی چھ حصون (بحری پیادہ۔ ہاتھی۔ سوار۔ بیل گاڑی۔ رسالہ) مین منقسم تھی۔ قصہ کوتاہ ملک کی حکومت کا انتظام بڑی قاعدے سے ہوتا تھا۔ ہر ایک گانون اور شہر مین علحدہ علحدہ کارپرداز ہوتے تھے جو حلقہ کے کارپردازون کے ماتحت ہوتے تھے اسی طرح حلقون کے کارپرداز صوبہ دارون کے ماتحت ہوتے اور صوبہ دار براہ راست وزرار کے جو لایق اور عالم برہمن ہوا کرتے تھے ماتحت ہوتے تھے اسی طرح فوج مین بھی افسرون کا سلسلہ تھا۔ منوسمرتی کے مطابق برہمن اور راجہ لوگ بھی انصاف کرتے تھے۔ اس زمانہ مین موجودہ عہد کی طرح مقدمہ بازی کا زور نہ تھا۔ آپس مین جھگڑے بہت کم ہوتے تھے اور عدالتون مین شاذونادر آتے تھے۔ جرائم کی تحقیقات نہایت غور کے ساتھ کیجاتی تھی۔ جھوٹی شہادت دینا بہت بڑا جرم خیال کیا جاتا تھا۔ سزائین سخت دیجاتی تھین

لوگون کی حالت آریہ لوگ۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر چار فرقون مین منقسم تھے۔ ان مین برہمن باقیون کے سردار اور اولی درجہ مین شمار

کیئے جاتے تھے منوشاستر مین لکھا ہے کہ برہمن دنیا مین سب سے اعلےٰ مخلوق ہے - وہ کل مخلوقات کا بادشاہ ہے - برہمن لوگ آریون کے دنیاوی خدا سمجھے جانے لگے تھے - منوسمرتی سے جو بموجب یورپین علما سنہ۱ قبل مسیح تصنیف ہوئی پتہ چلتا ہے کہ اسوقت کے قوانین ملک مین برہمنون کے ساتھ بڑی رعایت اور بخلاف ان کے شودرون پر بڑا ظلم کیا جاتا تھا - مذہب و رسومات وغیرہ مین بھی برہمنون کی بہت زیادہ رعایت کی جاتی تھی - ذات اور غلامی یہان تک بڑھ گئی تھی کہ صنّاعون اور دستکارون وغیرہ کا شمار شودرون مین ہونے لگا تھا - برہمنون - چھتریون اور ویشون مین ایک دوسرے کے یہان شادی کرنا بند کردیا گیا تھا - جو لوگ اسکے خلاف ورزی کرتے تھے وے برادری سے خارج کر شنکر ورن کہے جاتے تھے - بیواؤنکی شادیان بند ہوگئی تھین ستی کا رسم جاری ہوگیا تھا - بی بی کو اپنے خاوند

۱ چنانچہ کے ارتھ شاستر مین آیا ہو کہ اگر برہمن سے کوئی ایسا جرم بھی ہوجاوے جسکی سزا موت ہو تو اس کا سر منڈوا کر معہ اسکے خاندان اور مال کے جلاوطن کردیا جاوے - جو شودر کسی دوسری ذات کے آدمی کو گالی دے تو اسکی زبان کاٹ لی جاوے اگر وہ برہمن کے ساتھ ایک ہی نشست پر بیٹھ جاوے تو اسکے جسم کے اتنے حصے پر گہرا گھاؤ کردینا چاہیئے - اور اگر وہ کسی مذہبی امور مین برہمن کو مشورہ دے یا لوگون کو پڑھا ئیکی جرأت کرے تو گرم تیل اسکے منہ اور کانون مین ڈالدیا جاوے اگر کوئی شخص برہمن کا روپیہ

کی اعلیٰ عفت اور عصمت برقرار رکھنے کی سخت تاکید تھی۔ بموجب منو عورتوں کو
ہمیشہ مردوں کی نگرانی میں رہنا چاہیے۔ اگرچہ دھرم شاستروں میں عورت کی
عفت اور اسکے چال چلن کی مضبوطی کے متعلق خیالات فاسد ظاہر کیے
گئے ہیں ان کو کمزور اور حقیر دکھلایا گیا ہے تاہم انتظام خانگی اور معاشرت
میں ان کا بہت بڑا حصہ دکھلایا گیا ہے انکی عزت کم نہ ہوتی تھی
اس زمانہ کے لوگ سادہ مزاج۔ اور کفایت شعار تھے۔ بڑے بہادر
اور سپہ گری کا بھی شوق رکھتے تھے آپس میں جھگڑا کرنے یا مقدمہ بازی میں
مشغول ہونے کے شایق نہ تھے اناج خصوصاً چاول کھانے
کا زیادہ رواج تھا۔ قربانیاں بہت کثرت سے ہوتی تھیں مختلف
سنسکار بڑے پیچیدہ ہو گئے تھے۔ کہیں کہیں لوگ شراب کے
بھی دلدادہ بن گئے تھے۔ یگیہ۔ ہون۔ بیاہ۔ شادی۔ غمی اور
خانہ داری کے تمام قواعد بڑے لمبے و پیچیدہ تھے۔ منو کے قانون
کے مطابق برہمنوں کی زندگی چار حصوں میں تقسیم ہونا چاہیے۔
(۱) برہمچریہ یعنی ۲۵ برس کی عمر تک کا زمانہ۔ اس میں ہر ایک
برہمن کو اپنے استاد کے پاس رہکر علوم خصوصاً مذہبی [illegible]
[illegible] کے لئے [illegible] دی [illegible] اگر برہمن [illegible]

واقفیت حاصل کرنا چاہیئے۔ (۲) گرہست آشرم یعنی دنیاوی زندگی کا زمانہ۔ اس وقت اس کو شادی کر کے بطور ایک دنیاوی آدمی کے زندگی بسر کرنا چاہیئے اور پنڈتائی وغیرہ کے کام کرانا چاہیئے (۳) بان پرست آشرم یعنی ریاضت کا زمانہ۔ اس میعاد میں اس کو گھر بار چھوڑ کر کتب مذہبی وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور اپنے کو جنگلوں میں رکھ کر محنت و ریاضت کا عادی بنانا چاہیئے (۴) سنیاس آشرم یعنی اپنے تجربہ وغیرہ سے لوگوں کو فائدہ پہونچانے کا زمانہ اس وقت اس کو اپنے تمام پچھلے تجربہ کے ذریعہ جگہ بہ جگہ گھوم کر لوگوں کو تبلیغ کرنا اور راہ راست پر لانا چاہیئے

تجارتی و مالی حالت اچھی تھی مختلف دستکاریاں جاری تھیں۔ باہر ملکوں سے تجارت ہوتی تھی۔ ہندوستان دولت کے لیے مشہور تھا یونانیوں اور چانکیہ کی تحریرات سے افشاں ہے کہ اس زمانہ کے لوگ نہ صرف ہندوستان کے مختلف حصص سے تجارت کرتے تھے بلکہ دنیا کی دوسری قوموں سے اپنے بڑے گہرے تجارتی تعلقات تھے لکھا ہے کہ انگ۔ کلنگ اور گجرات کے ہاتھی نہایت نفیس ہوتے تھے۔ دکن سے شمالی ہندوستان میں سونا۔ ہیرا۔ موتی۔ گھونگا۔

اور دیگر جواہرات آتے تھے اور شمالی ہندوستان سے کمبل۔ململ۔
گھوڑے اور کھالیں جاتی تھیں۔ بنارس۔ مدورا اور کوکن کے کپڑے
ہر جگہ مشہور تھے۔ چین سے ریشمی کپڑے بہت آتے تھے۔ ارتھ شاستر
میں ملکی تجارت اور تجارتوں کے متعلق کافی ہدایتیں موجود ہیں ان سے ظاہر
ہوتا ہے کہ اس عہد میں تجارت بہت فروغ پر تھی اور ہندوستان دنیا میں
ایک بڑا مالدار ملک خیال کیا جاتا تھا۔ غیر ملک کے سیاحوں کی تحریرات
میں آیا ہے کہ اس زمانہ میں ہندوستان کی خاص تجارت مصر
ایشیا۔ یونان۔ روم۔ وسط ایشیا۔ چین۔ انڈو چین اور جزائر الہند
سے تھی ۔۰۰ ۹ ق م میں ہندوستان سے چاول۔ مور اور صندل
کی لکڑی کثرت سے غیر ملکوں میں جاتی تھی۔ ۰۰ لاکھ روپیہ کا مال
ملک مصر میں پہونچتا تھا۔

مذہبی حالت سوائے برہمنوں۔ چھتریوں اور ویشوں کے شودروں کو
کوئی مذہبی ادھکار نہ تھا۔ شودروں کے کانوں تک مذہبی آواز کا
پہونچانا گویا گناہ کبیرہ کرنا تھا۔ شودروں پر بڑا ظلم تھا۔ مذہب کا سارا
کام بجز برہمنوں کے دوسرے فرقہ والا ادا نہیں کرا سکتا تھا۔ یدوں
کے دیوتا بت بنگئے تھے۔ ویدوں کی فصیح اور شاندار رچاؤں کی جگہ

بوچ لچر قصے کہانیاں جاری ہوگئے تھے - آریون کے قدیم دیوتا اندر
اگنی وغیرہ فراموش ہوچکے تھے انکی جگہ وشنو اور شیو کی پرستش جاری
ہوگئی تھی شیو کے ساتھ شکتی یعنی درگا کی پوجا بھی شروع ہوگئی تھی
اس زمانہ مین مخلوق آنکھ بند کیئے ہوئے حیوانات کی طرح بلا آرام و
چین بلا کسی مہلت کے شدید مصیبت مین مبتلا تھی - انسانی زندگی کا ہر فعل
اسطرح باندہ دیا گیا تھا اور اسکے نتائج ایسے شدید بتلائے گئے تھے کہ قوت
تخیل حیران تھی - اس زمانہ مین برہمن لوگ عام طور سے علم سے بہرہ ور ہوتے
تھے اور سنسکرت زبان کو بولتے تھے - عام لوگ پراکرت بولا کرتے تھے
اسوقت کے برہمن اپنا تمام وقت پڑھنے لکھنے مین لگاتے تھے کیونکہ
انکے لئے کھانے پینے کو دوسرے فرقہ جات ہنود مہیا کر دیا کرتے تھے
کافی وقت ملنے پر برہمنون نے طرح طرح کی ایجادین کین - ہر فن مین کمال
حاصل کیا - ویدون کو حفظ یاد کرکے سنسکرت زبان کے قواعد مرتب کیا
پانینی رشی کی سنسکرت گرامر مکمل قواعد تصور کیجاتی تھی - اسی طرح انہون نے
چاند - سورج - اور سیارون کی گردش کا حساب لگا گھڑی - پل - تت
ماس اور برس کا حساب اتنا صحیح اور کامل بنایا کہ جس سے دنیا انگشت
بدندان ہے - علم ریاضی مین کمال حاصل کر علم اقلیدس اور پیمایش کے

اصولون پر حاوی ہو علم ہندسہ کو ایجاد کیا۔ دہائی کی گنتی کا حساب ان ہی
سے منسوب ہے۔ علمِ الجبرا اور جیومیٹری کی ابتدا اسی زمانہ کی یادگار ہے۔
مختلف عالمون نے پیدایش اور موت۔ خدا۔ انسان۔ حال گذشتہ
اور مستقبل تمام باتون پر غور کر کے چھ درشن یعنی کتب فلسفہ کو تصنیف
کیا۔ آریون کے متذکرہ بالا چھ درشن یورپین فلاسفی کی بنیاد ہین فی الحقیقت
فیثاغورث سے لیکر افلاطون تک کے ہندسہ یا فلسفہ مین ایک بھی
ایسا مسئلہ نہین ہے جس کی اصلیت ہندی لوبا مین نہو۔ اسی زمانہ مین
مختلف سوتر اور شاستر لکھے گئے لفظ سوتر کے معنے بند کے ہین۔
انمین خانہ داری کے فرائض۔ سلطنتون کے قوانین۔ مجرمون اور گنہگارون
کو سزا یا جزا دینے کے قواعد اور راجاؤن کے فرائض سوترون مین
درج ہین۔ ان سوترون مین درشن سوتر آریونکی عظمت کو ظاہر کرتے
ہین اور دھرم سوتر (سمرتیون) سے خانگی رسومات وغیرہ کا پتہ لگتا ہے
دھرم سوتر تین حصون مین منقسم ہین (۱) شروت سوتر یعنی وہ قواعد
جو مذہبی رسومات اور یگیہ کرم سے تعلق رکھتے ہین (۲) دھرم سوتر جنمین
قانون وراثت وغیرہ اور پولیٹیکل قواعد درج ہین انہین منو سمرتی سب زیادہ
مشہور ہے (۳) گریہہ سوتر مین خانگی تعلقات کا تذکرہ اور خاندانی فرائض

کا ذکر ہے چھ شاستر یا فلسفہ کی کتب حسب ذیل ہیں۔

(۱) سانکھ شاستر کو کپل رشی نے لکھا تھا۔ یہ سب سے پرانی فلسفہ کی کتاب ہے اسمین لکھا ہے کہ روح اور مادہ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہینگی۔ مادہ مختلف حالتوں کے بہت مختلف شکل و صورت میں تبدیل ہوا کرتا ہے۔ روح اپنے کرموں کی وجہ سے مختلف جسموں میں آتی ہے۔ جب روح گناہ سے پاک ہووے گی تب تکلیف دوکھ اور جنم لینے سے رہائی پاکر مکت ہو جاویگی

(۲) یوگ شاستر کو پتنجلی رشی نے پیدائش مسیح سے دو سو برس پہلے تصنیف کیا تھا اسمین تحریر ہے کہ خدا نے دنیا کو پیدا کیا وہ ہی اس کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے لوگ ابھیاس کے ذریعہ دنیاوی سکھ دوکھ سے لاپروا ہونا گویا نجات پاتا ہے۔

(۳) ویشیشک کو کناد رشی نے قبل مسیح میں لکھا تھا اسمین آیا ہے کہ روح ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی دنیا نہایت ہی چھوٹے چھوٹے ذروں سے بنی ہے جو ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ تک رہینگے آتما کرموں کے مطابق آواگون میں رہتی ہے جب یہ گناہ سے پاک ہووے گی تب اسکو مکتی مل جاوے گی۔

(۴) نیائے کو گوتم رشی نے تصنیف کیا تھا گوتم رشی فرماتے ہیں کہ پرماتما

اور آتما ہمیشہ سے ہین اور ہمیشہ تک رہینگے مادہ کو پرم آتمانے پیدا کیا۔ آتما پرم آتما کا گیان حاصل کرنے پر جنم لینے کی قید سے چھوٹ جاوے گی اور بغیر جسم کے رہے گی۔

(۵) پورب میمانسا کو جیمنی رشی نے تصنیف کیا تھا ان کا اپدیش ہو کہ وید منترون کو پڑھنا۔ یگیہ و ہون کرنا اور ویدک اصولون پر چلنا ہی مکتی کو پاتا ہے۔

(۶) اتر میمانسا کو باورآین بیاس نے لکھا تھا ان کا خیال ہو کہ پرماتما ہے اگیان (جہالت) کی وجہ سے آتما پرماتما سے علحدہ معلوم ہوتی ہو لیکن گیان ہونے پر اصلیت روشن ہو جاوے گی۔ نمبر ۵ اور نمبر ۶ رشیون کی تعلیم کو ویدانت کا نام دیا گیا ہے اسکے مطابق ویدون پر چلنا ہی نجات کا راستہ ہے

باب ششم

بدھ مذہب کا زمانہ سنہ ۶۰۰ ق م سے سنہ ۲۰۰ء تک

جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے بدھ مذہب کی بنیاد عہد برہمنی مین پڑ چکی تھی اسوقت کی عام حالت ناگفتہ بہ تھی بدھ۔ جین اور پارسی مذاہب ضرورت زمانہ کے مطابق اس عہد مین وجود مین آ گئے۔ یہ ہر سہ مذاہب چھتریون کے نکالے

ہوئے ہیں جو برہمنوں کے مظالم سے سخت نالاں تھے

مشہور فرانسیسی سیاح گستاولی بان اپنی کتاب (تمدن ہند صفحہ ۲۵۵ لغایت ۲۶۳) میں ان مذاہب کے جاری ہونے سے پیشتر کی حالت کو یوں بتلاتے ہیں کہ اس زمانہ میں ہندو سخت زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ویدی زمانہ کی آریہ آزادی مفقود ہو گئی تھی - وہ قدیم اور چونچال مخلوق مر چکی تھی اور اس کی جگہ ایک ایسی مخلوق نے لے لی تھی جو آنکھ بند کئے ہوئے حیوانات کی طرح بلا ارادہ چلتے ہیں - بلا کسی مہلت کے شدید مصیبت کی بادیہ نوردی میں مبتلا تھی - اس قدیم برہمنی مذہب کی سخت بندشوں نے انسان کو اس درجہ جکڑ بند کر دیا تھا کہ وہ دن آنے والا تھا جب اس کی زنجیریں خود بخود ٹوٹ جائیں - برہمنوں کی مذہبی سختی نے مخلوق کے دلوں میں نجات کی تمنا اس شدت سے پیدا کر دی تھی کہ آخر وہ نجات مل ہی گئی - وہ کروڑوں مخلوق جو ذات کے عذاب میں صدیوں سے پس رہی تھی جس کو مذہبی اعتقادات اور مذہبی قانون کی زنجیروں نے ایک دائمی مصیبت میں جکڑ رکھا تھا دفعۃً جاگ اٹھی اور اُسے یہ محسوس ہوا کہ مایوسیوں کی جلانے والی باد سموم کی جگہ رحمت و امید کی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی یہ نجات کا لانے والا یہ ہند کا مسیح شاکیہ منی تھا جو مذہب بدھ کی خوشخبری

کو عام عالم مین پھیلانے والا ہوا - اس پیغمبر نے جسکے معتقد پچاس کروڑ
تھے نوع انسان مین محبت اور ہمدردی اور خیر و خیرات کی کامون کو
دنیا مین پھیلایا ہے" - اسی طرح مسٹر رمیش چندر دت نے پرکاش دیو سوالحمری
بدھ دیو (حصہ دوم صفحہ ۱۵۲) مین یون رقمطراز ہین کہ :-
بھارت کی بدقسمتی سے برہمنون نے پھر زور پکڑا - اس وقت کشتری ویش
اور شودر تینون ہی پورے ان کے مطیع ہوگئے پوجاریون کی طاقت کی
زیادتی کے ساتھ ساتھ نئے دیوتاؤن کی سرشٹی ہونے لگی طرح طرح کی
توہمات زیادہ ہونے لگے - برہمنون نے دہرم کے کام کے علاوہ سلطنت
کے کاروبار انصاف کرنے اور وزارت کے کام اور منصب پر بھی ادھکار
حاصل کرلیا - ویدودھی (طریق رسوم) اور سماج پر تینون انھی کے
ماتحت ہوگئے اب انہون نے برہمن قوم کے لیئے ایک قانون اور دوسری
قومون کے لیئے دوسرا قانون بنایا جس کے مطابق دیگر اقوام کے
لوگ دنیا سے اور معمولی قصور کرنے پر بھی سخت سزا پاتے لیکن برہمن
سخت سے سخت اور بڑے سے بڑا جرم کرنے پر بھی بے گناہ اور بے قصور
خیال کیئے جاتے اگر کوئی شخص پاپ کرتا تو اسکے عوض مین برہمن کو دکشنا
دیناہی پاپ کا پرایشچت سمجھا جاتا تھا - برہمنون کے حکم سے ہون - جگ وغیرہ

کی رسم زیادہ ہوگئین - نرامیدہ - اشومیدہ - گومیدہ - وغیرہ جگون
کے باعث زمین جانداروں کے خون سے گلگلت ہونے لگی - لوگ
سرل دہرم بہاؤ سے گمراہ ہوکر براہمنوں کی سیوا - جاپ اور بیرونی
آڈمبروں مین گرفتار ہوگئے - ویدک سرل دہرم گم ہوگیا اور برہمنوں کا
دوسرا نام دیوتا بن گیا - اب برہمنوں نے منتر - تنتر - جادو - گرہ
نکشترون کی طاقت اور خواب کی تعبیر پیشگوئی اور بھلی بری علامتون
کی تشریح کرکے لوگوں کے غور وفکر کا راستہ بند کر دیا اور سب کو اپنے
قابو مین لے آئے اب لوگ برہمنوں کے داس ہوگئے - یہ حالت دیکھکر
مختلف لوگ مختلف طریقوں پر چلنے لگے - کچھ لوگ برہمنوں کے خلاف
کھڑے ہوگئے "

غرضکہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ برہمن لوگ دنیاوی دیوتا اور چھتریوں کے
افسر بن گئے تھے - ان کا ہی ہر طرف ڈنکا بجتا تھا - بجز اسکے علم کی
میراث دوسری قوموں کے پاس سے جاتی رہی تھی - مذہبی رسمیات
بہت پیچیدہ ہوگئی تھین - ہر جگہ چھتریون کو زک تھی جو جو چھتری مقابلہ
پر آتے تھے ان کو یا تو نیست و نابود کر دیا جاتا تھا یا وہ حکومت سے
برطرف کر دیئے جاتے تھے - پرسرام نے ۲۱ مرتبہ چھتریون کے نام

کو مٹایا تھا کیونکہ چھتری لوگ ان کی برابری کرنے لگے تھے۔ چانکیہ نے
چشم زدن میں خاندان نند کا خاتمہ کر کے مگدھ کی سلطنت دوسرے کو دیدی تھی
اس زمانہ میں جن چھتریوں نے ذرا بھی آنکھ ملائی اُنہوں نے برہمنوں سے
ہر طرح کا نقصان اُٹھایا ویشوں اور شودروں کی اسوقت کیا گنتی تھی۔
جبکہ بڑے بڑے راجگان برہمنوں کے آگے سر جھکانے لگے تھے اور
ہر طرف برہمن لوگ یا انکے مددگاروں کا راج تھا۔ اسوقت شودروں)
اور چنڈالوں پر بڑا ظلم ہو رہا تھا جینیوں کی کتاب میں آیا ہے کہ ایک
مرتبہ ایک برہمن اور ویش کی عورتیں باہر نکلیں ان کو کچھ چنڈال نظر آگئے
پس انہوں نے فوراً گھر واپس آکر اپنی آنکھوں کو دھویا اور چنڈالوں کو
بُری طرح سے پِٹوایا اسی طرح دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی
شودر برہمن کے پاٹھ کے سمے اسکے الفاظ کو سن لے تو اسکے کانوں
میں لوہے کی کیلیں ٹھکوادی جاتی تھیں اس وقت آریہ سوسائٹی بڑی
مصیبت میں تھی ذات پات کا بھوت سر پر اس حد تک سوار تھا کہ ایک
ذات کا آدمی دوسری ذات کے آدمی کے ساتھ نہ کھا پی سکتا تھا
اور نہ شادی بیاہ کر سکتا تھا۔ سوائے برہمنوں کے کسی کو مذہبی باتوں میں
دخل دینے کا اختیار نہ تھا۔ لوگ برائے نام ویدوں کے معتقد تھے۔ بترتیم

کی پُرانی یتان ویدون کے نام سے کی جاتی تھین۔ ترقی کے راستے
مسدود تھے اور ہر طرف سے ظلم کے نعرے بلند ہو رہے تھے ہندوستان
سیکڑون چھوٹی چھوٹی ریاستون مین منقسم تھا۔ مغرب کی ریاستون
مین برہمنون کا بڑا زور تھا۔ جب کہ ملک کی حالت اس درجہ کو پہونچ
گئی تھی ملک بہار مین ایک روشنی نمودار ہوئی۔ وشیلی کے سورج
ونشی خاندان مین بھگوان مہابیر وردہ مان نے جنم لیکر سوروتی توہمیت
کے جال کو توڑ رحم اور ہمدردی کی تلقین دی اور ایک نئے مذہب
کو جس کو جین یا سندھ کہا گیا ہے جاری کیا۔ کچھ عرصہ بعد اسی سورج
ونشی دودمان کے شاکیہ فرقہ سے بھگوان گوتم بدھ پیدا ہوے جنہون
نے آریہ قوم کو راہ راست دکھلا کر انہین آزادی اور ہمدردی کا
تخم بودیا۔ آپ کا نکالا ہوا بدھ مذہب سنہ ۲ ق۔م۔ کے قریب
سرکاری مذہب قرار پایا اور اس طرح سنہ ۲ ق۔م۔ سے سنہ ۶ء تک
چھتریون کا دوبارہ عروج ہوا اور وہ اب سوسائٹی مین پھر اول درجہ مین
شمار ہونے لگے (دیکھو اینشنٹ انڈیا از لیمین۔ بل صفحہ ۹۲) بدھ مذہب
کے دور کے تاریخی ذرائع بہت ہین (۱) اس زمانہ کی عمارات کی
باقیات اور نیز مذہبی تحریرات کے ذریعہ جو ہمین ملی ہین اس عہد کے

تمدن کا اندازہ ہو سکتا ہے ان عظیم الشان عمارات سے اس وقت کے
بادشاہوں کی صنعتی ترقی اور ان کی عظمت معلوم ہوتی ہے ان میں سب سے
قدیم اور سب سے زیادہ پُر معلومات وہ پتھر کی لاٹین ستون - اشارے
کنائے وغیرہ ہیں جن پر شاہنشاہ اشوک نے فرامین وغیرہ کندہ
کروائے تھے (۲) بدھ اور جین مذاہب کے علم ادب کے نسخے اور نیپال
کی قلمی کتب مثل للت وستار - ست دہرم پنڈرانک وغیرہ اس عہد کے
حالات پر کافی روشنی ڈالتے ہیں - (۳) اس زمانہ کی پڑھی کتب سے
بھی بہت کچھ پتہ لگتا ہے (۴) تاریخ گندہ اور چانکیہ کا ارتھ شاستر
بھی بہت مفید ثابت ہوئے ہیں مگر سب سے زیادہ حالات (۵) چینی یونانی
اور ایرانی سیاحوں کی تحریرات سے ملے ہیں جو اس عہد میں اس ملک
میں آئے تھے (۶) اس عہد کے بادشاہوں کے سکے کتبے وغیرہ بہت
کارآمد اور مفید مطلب ہیں -

لوگوں کی حالت - یونانیوں نے لکھا ہے کہ عہد بدھ کے ہند کے
آریہ ایشیاء کی تمام قوموں سے بہادر تھے - سچے دیانت دار - پرہیزگار
سادہ مزاج - سچے اور صلح جو تھے انکی عورتیں پاکدامن اور نیک خو ہوتی
تھیں - ہندی ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے تھے - غلامی کا نام و نشان

نہ تھا۔ چور اچکّون کا پتہ نہ تھا یہان تک کہ لوگ گھرون کے دروازے کھُلے رہنے دیتے تھے شاذ و نادر کوئی کسی پر نالش کرتا تھا مقدمہ بازی کا زور نہ تھا۔ رعایا اپنے حاکمون سے خوش اور اُن کی وفادار تھی۔ ذاتون کا امتیاز پیدایش کے لحاظ سے نہ تھا۔ اونچی ذات کے برہمن اور چھتری سمجھے جاتے تھے ویش اور شودر بھی موجود تھے مگر اُن پر ظلم نہین ہوتے تھے ہر ایک کو ترقی کا راستہ کھلا ہوا تھا گاؤن مین باشندونکی ضروریات کی جملہ اشیا مہیا رہتی تھین اور یہان کے لوگ آزاد تھے نہ کسی دوسرے کے محتاج تھے۔

چینیون کے سیاح فاہیان نے جو سنہ ۴۰۰ء مین ہندوستان آیا تھا یون لکھا ہو کہ شمالی ہند کے لوگ گوشت بیچنا اور کھانا تو درکنار جانورون کو مارتے بھی نہ تھے اور پیاز لہسن تک نہ کھاتے تھے۔ شراب کوئی نہین پیتا تھا۔ راجہ نہایت رحم دل اور منصف مزاج تھا۔ ہر ایک کو ہر قسم کی آزادی حاصل تھی۔ گنہگارون کو دیگر ذرائع سے روکا جاتا تھا موت یا پھانسی کا فتوےٰ باغیون تک کو نہ دیا جاتا تھا۔ ملک مین جگہ بجگہ دھار (خانقاہین) تھین۔ جہان روٹی۔ کپڑا۔ بچھونا وغیرہ جملہ اشیا ضرورت راجہ کیطرف سے مفت ملتی تھین۔ آدمیون اور جانورون کے

علاج کے لیے علیحدہ علیحدہ شفاخانون مین لایق حکیم علاج کرتے تھے یہان پر بیمارون کو علاوہ دوا کے خوراک بھی مفت ملا کرتی تھی شراب پینے کی ممانعت تھی اور شہرون مین اس کی فروختگی کے لیے کوئی دکان نہ تھی - سود اسلطنت مین کوڑیان زیادہ چلتی تھین رعایا خوشحال تھی - سرکاری مالگذاری بہت کم تھی - مسافرخانے اور سرائین جگہ بجگہ بنی ہوئی تھین - پاٹلی پتر (پٹنہ) مین دو بڑے دارالعلوم (یونیورسٹیان) تھے جہان دنیا کے ہزارہا طلبا تعلیم حاصل کرنے آتے تھے - ہر طرف امن وچین تھا - لوگ بلا خوف چور ڈاکو ایک جگہ سے دوسری جگہ آجا سکتے تھے - سرکاری ملازم رعایا کو تکلیف نہ دینے پاتے - انکی تنخواہین معقول تھین ذات پات کا بندھن زبردست نہ تھا - فاہیان نے ایک خانقاہ مین تین ہزار راہبون کو ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تھا - علماء مین اکثر بحث ومباحثے ہوا کرتے تھے - اسی طرح دوسرا چینی سیاح

ہیوان سانگ جو سنہ ۶۳۰ء مین ہندوستان آیا تھا اس وقت کی حالت کا یون فوٹو کھینچتا ہے کہ تعلیم کی اشاعت تھی - نالند مقام پر ایک بڑی یونیورسٹی تھی جہان پر دس ہزار طالبعلم تعلیم پاتے تھے انکے

صرف کے لیئے ایک سو گانون کی آمدنی وقف تھی - اس زمانہ مین مذہبی تعصب کا نشان نہ تھا سب کو اپنے طریقہ پر عبادت کرنے کا حق حاصل تھا - رعایا خوشحال تھی اور راجہ عالمون کا مربی اور علم کا دوست تھا - علوم طبابت - جراحی - ہندسہ - ریاضی - نجوم وغیرہ کافی ترقی پر تھے - اس عہد کے ہندوون کو غیر ملکون کے عالمون سے علم سیکھنے مین بے عزتی کا خیال نہ تھا - اسوقت کے لوگ نہ جانورون کو خود مارتے اور نہ اورون کو مارنے دیتے تھے جانورون کے شفاخانے عمدہ تھے جہان اُن کا بڑی ہمدردی سے علاج کیا جاتا تھا - اس زمانہ مین عورتون کی بڑی عزت ہوتی تھی - بچپن کی شادیان معدوم تھین اور بیواؤن کی شادی نہ ہوا کرتی تھی اور ستی کا رسم جاری تھا مہاراجہ ہرش کی مان خاوند کے غم مین جل گئی تھی - اس وقت کے لوگ بڑے ایمان دار اور معزز ہوتے تھے - دغا فریب کا پتہ نہ تھا - دستکارون کی بڑی وقعت تھی ہر شخص اپنی حسب رغبت کام کرسکتا تھا -

ہندوون کی زبانی اس وقت کی حالت عمدہ تھی - ذات پات ہنوز معدوم تھی - اور اگر تھی بھی تو زیادہ سختی کا برتاؤ نہ ہوتا تھا پیشہ کے لحاظ سے ابھی تک ذاتین نہ بنی تھین - چنانچہ ویش لوگ ہی شمار

کمہار۔ جولاہا وغیرہ کے کام کرتے تھے۔ لڑکیوں کی شادیاں کم عمر پر ہونے لگی تھیں اور بیوہ کی شادی کو لوگ پسند نہ کرتے تھے۔ عورتوں کی عزت ہنوز باقی تھی شرفاء اور امراء کی تعداد زیادہ نہ تھی لوگ نہایت خوشحال تھے کاشتکار اور دستکار ترقی پر تھے لکھنے کا ہنر عام تھا۔ آپس میں تنازعات نہ ہوتے تھے رہن رکھنا یا قرض لینا معدوم تھا وراثت کے قصے بہت کم سنے جاتے تھے جائداد قانوناً سب سے بڑے لڑکے کو دی جاتی تھی۔ بیگار کا رواج نہ تھا۔ لوگ نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ شہر کم اور دیہات زیادہ تھے چھتری لوگ اول درجہ میں شمار ہوتے تھے۔ عورتیں بھی ملکی معاملات میں دلچسپی رکھتی تھیں گاؤں کا انتظام وہاں کے مکھیا کے سپرد تھا۔ یہ مقدم ہر قسم کی دیکھ بھال رکھتا سڑکوں کو بنواتا اور دیگر رفاہِ عام کے کاموں کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ فقیر نظر نہ آتے تھے۔ سرائیں۔ تالاب۔ باغات سڑکیں وغیرہ بنوانے کا عام رواج تھا۔

تجارتی حالت بہت اچھی تھی۔ میگاستھنیز لکھتا ہے کہ ہندی دیانت اور راست گفتاری۔ محنت۔ صنعت وحرفت اور پرہیزگاری میں آپ اپنے ہی نظیر تھے۔ یہاں پر بہت سے تجارتی شہر تھے اور غیر ملکوں سے تجارت کرتے

کے لیئے بندرگاہ کثرت سے تھے ہر قسم کے ہوشیار سے ہوشیار کاریگر ہندوستان میں موجود تھے۔ لکڑی کے کام کے لیے ہنرمند ہوتے تھے سونے چاندی کے زیورات سوئیاں اور نقاشی کے برتن وغیرہ نہایت عمدہ تیار ہوتے تھے سنگتراشی میں لوگوں کو کمال حاصل تھا۔ بڑے بڑے جہاز بنا کر دوسرے ملکوں کو بھیجے جاتے تھے۔ ریشمی اونی اور روئی کے کپڑے بہت کثرت سے بنائے جاتے تھے۔ ہندوستان سے باہر[1] ملکوں کو ململ۔ زرق برق ریشمی کپڑے کمبل اور دریاں بھیجی جاتی تھیں چمڑے کے کاریگر یکتائے زمانہ ہوتے تھے۔ ہاتھی دانت کی چیزیں اور کھالیں بہت کثرت سے باہر جاتی تھیں۔ عطریات کے لیئے ہندوستان مشہور تھا روم والوں نے اسوقت کے ہندوستانیوں کی بڑی تعریف لکھی ہے مسٹر آر۔ سیویل تحریر فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ ہندوستان کی خوشحالی کا وقت تھا۔ اس وقت خشکی اور سمندر دونوں کی تجارت بیحد بڑھی ہوئی تھی۔ مغربی ایشیا۔ یونان۔ روم۔ مصر۔ چین اور دیگر مشرقی ممالک سے ہندوستان کا سلسلہ تجارت قائم تھا۔ محض ملک روم کو چالیس لاکھ پونڈ کا عیش و عشرت کا سامان جاتا تھا۔ اس عہد میں ہند کی حد سندھ یا دریائے اٹک نہیں تھی بلکہ اس سے آگے ۔۔ سو برس قبل تک ہندوستانی لوگوں کا اپنے

له زمانہ بدھ مت کی تجارتی حالت نیز اسوقت کی اشیاء درآمد و برآمد کیلئے دیکھو چیپٹر [illegible] ایڈمنسٹریشن ان اینشنٹ انڈیا از پرمتا ناتھ بنرجی صہ ۲۶۹

نے ہوئی جہازوں پر سوار ہو کر تمام روئے زمین پر گھومنا ثابت ہوا ہے
انکی تجارت اور تہذیب کا سلسلہ اطالیہ۔ مصر، چین اور کمبوڈیا تک پھیلا
ہوا تھا۔ ہندوستانیوں کی اندرونی تجارت کشتیوں اور قافلوں کے
ذریعہ ہوا کرتی تھی۔ تجارت کے لیے سڑکیں اور راستے بیشمار
تھے ان پر پولیس کا انتظام کافی تھا چوری اور ڈاکے کی وارداتیں بہت کم سننے میں
آتی تھیں مختلف مقامات پر محصول چنگی وصول کیے جاتے تھے۔ تانبے
کے سکوں اور پرامیسری نوٹوں کا رواج زیادہ تھا۔ مصوری میں ہندوستانی
آپ اپنے جواب تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اسوقت ہندوستان کی
شہرت چاردانگ عالم میں گونج رہی تھی اور ہندوستان کے
تعلقات قریب قریب دنیا کے ہر ایک شائستہ ملک سے تھے۔

مذہبی حالت اس زمانہ میں تین مذہب جاری تھے انمیں بدھ مذہب
کو بڑا عروج حاصل تھا گو ویدک اور سنسکرت کی جگہ اسوقت پراکرت
زبان بولی جاتی تھی مگر مذہبی کتب زیادہ تر سنسکرت زبان میں تھیں
اور برہمن لوگ ہندو مذہب کے مذہبی خزانہ کے مالک و محافظ خیال کیے
جاتے تھے۔ یہ لوگ جسطرح چاہتے اپنے مذہب میں ردوبدل کرتے تھے
عام لوگ بیچارے سنسکرت سے ناواقف تھے اور اسی وجہ سے وہ برہمنوں کے

پیچیدہ مسائل اور رسمیات کو سمجھ نہین سکتے تھے ظاہرا مذہبی دکھلاوا بہت زیادہ تھا۔ سخت سے سخت ریاضتین اور عبادتین جاری تھین۔ ویدون کے دیوتاؤن کی جگہ پر شیو۔ وشنو وغیرہ کی پرستش ہوتی تھی۔ دیوتاؤن کو خوش کرنے اور افعال کے درست کرنے کے لیے قربانیان کیجاتی تھین سوائے برہمنون کے اور کسی فرقہ ہنود کو مذہبی معاملات مین دخل دینے کا اختیار نہ تھا ذات پات کے قواعد بڑے سخت اور تکلیف دہ تھے۔ عام لوگون خصوصاً شودرون پر بڑے ظلم روا رکھے جاتے تھے۔ قدیم زمانہ کے سنیاسی (فقیر) لوگ جن کا کام خلق خدا کو بذریعہ نصائح و عمل راہ راست پر لانا تھا اس زمانہ مین گلی کوچے مارے مارے پھرتے اور برائیون کے مخزن بنے ہوئے تھے۔ عام لوگونکی آزادی مفقود ہو گئی تھی لوگون کو اپنی رغبت وطبیعت کے خلاف اکثر کام کرنا پڑتے تھے۔ قصہ کوتاہ اسوقت کے ہندوؤن کی حالت ناگفتہ بہ تھی اور لوگ ریفارم کی تلاش مین بھی تھے۔ کہ صوبہ بہار کی ویسلی نامی سلطنت مین ایک ایسے ریفارمر کا جنم ہوا۔ اس رسول خدا کا نام وردھمان مہابیر تھا جین مذہب کا بانی۔ یہ ہی سوریج ونشی شہزادہ تھا اسکے دونون کا

نام مچھوی تھا لچھوی لوگ نہایت شائستہ اشخاص تھے انکی سلطنت
جمہوری تھی۔ دنیا کی تکالیف دور کرنے کے خیال سے اس شہزادے
نے گھر بار کو چھوڑ دیا تو بن جنگل مین ریاضت کی آخر روحانی ترقی کا رتبہ
حاصل کر کے اسنے اپنے گروجن (سدھ) مشہور کیا اور اپنی تعلیم سے جو کہ
ہمدردی اور محبت سے معمور تھی لوگون کو راہ راست بتلائی۔
سنہ قبل مسیح تک جب کہ اس ریفارمر کا انتقال ہوا اسکے مبادی اصول
شمالی ہندوستان خصوصاً بہار اور یو۔پی مین مقبول ہو چکے تھے۔
جین مذہب کے اصول یہ تھے کہ (۱) انسان کرمون کے مطابق جنم
پاتا ہے (۲) دیا دھرم سے زندگی بسر کرنی چاہیے چھوٹے سے چھوٹے
حیوانون کو مارنا نہین چاہیے۔ (۳) آواگون (بار بار جنم) سے چھوٹنے
کیلئے تمام من کو مارنا اور خواہشات کو چھوڑ دینا چاہیے اسی اصول
مطابق جینی لوگ عابدون اور پجاریون کو دیوتاؤن سے بڑا خیال
کرتے ہین (۴) قربانیان نہین ہونا چاہیے ویدون پر چلنا مناسب
نہین کیونکہ انہین قربانیون کا ذکر تبلایا جاتا ہے (۵) ہر شخص کو ترقی کا
رستہ یکسان کھلا ہوا ہے کرمون کو درست کر کے ہر انسان نجات پا سکتا
ہے جینیون کی پاک کتاب کے ۱۰ انگ کہے ہین جینی لوگ ۲۴ جنون (پیغمبرون)

کو مانتے ہین گو ان کا مذہب کبھی تمام ہندوستان مین نہین پھیلا تاہم اسکی سب سے زیادہ ترقی گیارہوین صدی مین ہوئی ۔ جینی لوگ ہندوؤنکی طرح ذات پات کے قائل ہین اور بہت وقت سے بہت سے دیوتاؤن کو بھی مانتے ہین دیا کے مسلہ پر یہ لوگ اس حد تک زور دیتے ہین کہ رات کو کھانا تک نہین کھاتے ۔ یہ مذہب برہمنی مذہب کے مقابل مین نہ صرف اس وجہ سے قائم رہا کہ اس نے برہمنی دیوتاؤن کو اپنے مین شامل کرلیا بلکہ اس وجہ سے بھی ان کو نقصان نہ پہونچا کہ اس نے بدھ مذہب کی طرح ذات کو نہین توڑا بلکہ اس کو جاری رہنے دیا اسی لیئے برہمنون کو ایسے مذہب سے جس مین ان کا درجہ اور وقار قائم رکھا گیا ہو کوئی وجہ مخالفت کی نہوئی ۔ ان ہی وجوہات سے جین مذہب نے زیادہ ترقی نہ کی صرف گجرات اور مغربی ہندوستان مین جینیون کا زور رہا اور ابتک بہت باقی ہی مگر میسور وغیرہ کے اردگرد جینیون کو بڑی ترک پہونچی ۔ صوبہ گجرات مین جینیون کے بڑے شاندار اور پرتکلف مندر ہین اسی طرح دو بڑے مندر آبو پہاڑ پر بھی واقع ہین انکی سب سے زیادہ مشہور مورت (۴۰ فٹ بلند) کارکل ضلع کنڑا مین ہی آجکل جینیون کی تعداد ۱۵ لاکھ کے قریب ہے انمین زیادہ تر دیسی لوگ شامل ہین انکے دو فرقے ہین ایک

سوئتامبر یعنی سفید پوش اور دگامبر یعنی عریانی کپڑے پہننے والے مذہب مشہور ہیں

بدھ مذہب - جس وقت بھگوان مہاویر اپنے مذہب کی تلقین دے رہے تھے صوبہ بہار اور اسی چھتری خاندان کی دوسری شاخ ساکیہ میں ۵۶۳ ق م میں ایک اور ریفارمر کا جنم ہوا اس شہزادہ کا نام سدھارتھ تھا اس کا خاندانی لقب گوتم تھا۔ یہ مہاراجہ سدھودن والی کپل وستو کا اکلوتا بیٹا تھا مثل مہاویر کے اس کمار نے بھی راج پاٹ کو چھوڑ لوگوں کی تکلیف دور کرنے کا بار اپنے سر لیا۔ شہر گیا میں بعد سخت ریاضت کے اس کو عرفان حاصل ہوا اور اس نے اپنا لقب بدھ اختیار کیا اور دنیا کی خدمت کرنے کے لیے گاؤں گاؤں اور شہر شہر گھومنے لگا۔ اول کاشی میں پہونچکر اپنے اپدیش سے ۶۰ چیلے بنائے اور ان کو گرد و نواح میں تلقین دینے کو روانہ کیا اسکے بعد گوتم بدھ اپنے وطن کپل وستو میں آیا جہاں اسکی تعلیم کو اسکے باپ - بی بی - بیٹا اور دیگر اشخاص قوم ساکیہ نے قبول کر لیا اور اسکے معتقد بن گئے - مگدھ کے راجہ بمبسار نے بھی بدھ کا مذہب قبول کر لیا - قصہ کوتاہ ۴۸۳ ق م تک جبکہ بدھ نے کوشی نگر میں انتقال کیا اس کا مذہب بہار - یو - پی - وغیرہ میں پھیل گیا تھا۔

گو مہاتما بدھ کے انتقال کر جانے پر اسکے چیلوں نے اس کی نصائح کو جمع کر تین حصوں
یعنی (۱) نصیحتیں (۲) انسان کا فرض (۳) حقوق کی پابندی میں تقسیم
کر لیا۔ اور ان تینوں کا نام علیحدہ علیحدہ بدھ سنگھ۔ اور دھرم رکھا۔
بدھ لوگ اس پاک کتاب کو ترپٹک کہتے ہیں۔ آج کل بدھ مذہب
دو حصوں میں رکھتا ہے (۱) ہین یان یا غیر مورتی والی شاخ کا مربی مہاراجہ
اشوک تھا (۲) مہایان یعنی مورتیاں قائم کرنے والی شاخ کا سرپرست
مہاراجہ کنشک تھا اس آخر الذکر شاخ کا سب سے بڑا پیغمبر مہاتما ناگ ارجن
ایک کالستھ تھا اسنے اسمیں بھگتی ملا کر بدھ مذہب کو ہر دلعزیز بنا دیا جیسا
کہ تحریر ہو چکا ہے بدھ مذہب کی سب سے زیادہ ترقی مہاراجہ اشوک کے
زمانہ میں ظہور میں آئی اس وقت بدھ مذہب ہندوستان کا عام مذہب
قرار پایا۔ مہاراجہ کنشک کے عہد میں یہ مذہب تبت چین وغیرہ ملکوں
میں پھیلایا گیا۔ بدھ کی تلقین نہایت عام فہم اور ہمدردی سے بھری
ہوئی تھی۔ اس کی تعلیم تھی کہ:-

بدھ مت کے اصول (۱) سب انسان کیا مرد کیا عورت کیا۔ چمار
کیا بھنگی کیا امیر کیا غریب یکساں ہیں۔ ذات پات کوئی چیز نہیں ہے۔
(۲) سچ بولنے والے اور پاک رہنے والے سب برابر ہیں اور یہی لوگ

گناہ سے بچ سکتے ہیں (۳) انسان کو گناہ اور بُرے کاموں سے دُکھ ملتا ہے اور نیک کاموں کا پھل اچھا ملتا ہے۔ منتر پڑھنے ہوں، یگیہ اور جانوروں کی قربانی یا ریاضت کرنے سے پاپ دُور نہیں ہوتے بلکہ جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ جو اچھے کرم کرے گا مرنے کے بعد اس کو اچھا جنم ملے گا۔ دیوی دیوتا کا پوجن بیکار ہے۔ یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ (۴) جب آرام اور تکلیف کو نہ مانے خوشی اور رنج کو یکساں سمجھے اور شانت چت ہو جاوے یعنی کسی قسم کی خواہش دل میں نہ رہے اس وقت انسان آواگون یا جنم لینے سے چھوٹ جاتا اور نروان (مکتی) حاصل کر لیتا ہے (۵) سب پر اور خاصکر جانوروں پر رحم کرنا انسانی فرض ہے (۶) نفس کی خلاصی بلا سچے علم کے غیر ممکن ہے اور سچا علم جانوروں کی قربانی کرنے سے نہیں مل سکتا۔ بلکہ نیکی، راستبازی اور رحم سے زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ نروان حاصل کرنا ہر بدھ مذہب والے کا فرض ہے (۷) انسان کی موجودہ زندگی اسکے کرموں کے مطابق ہوتی ہے۔ کرموں کو سنبھالنا چاہیے زیادہ ضروری ہے (۸) سن رسیدہ لوگوں خصوصاً بزرگوں اور عالموں کی عزت کرنا چاہیے والدین اور دیانتدین کی اطاعت کرنا فرض ہے تمام منشی اشیاء کو ترک کرنا ضروری ہے۔

(۹) بدن کو تکلیف دینے اور بھوکا مرنے سے ہمیشہ کی خوشی حاصل نہیں ہوتی بلکہ نیکی کرنے پاک رہنے دیا دھرم اور پراد پکار کرنے سے مکتی (نجات) ملتی ہے - (۱۰) وید اور برہمن ترقی کے سد راہ ہین ان کو نہین ماننا چاہیئے

بدھ کے دس اُپدیش (۱) کسی جاندار کو مت مارو (۲) کوئی چیز مت لو جب تک کہ تم کو نہ دی جائے (۳) جھوٹ نہ بولو (۴) نشہ دار چیزون کا استعمال نہ کرو (۵) زنا کاری سے پرہیز کرو (۶) شام کے بعد کھانا نہ کھاؤ - (۷) پھولون کی مالا نہ پہنو اور خوشبودار چیزون کا استعمال نہ کرو (۸) اگر سونے کی ضرورت ہو تو زمین پر چٹائی بچھا کر سوؤ - (۹) ناچ مجرا - گانا بجانا اور ناٹک کے تماشون سے پرہیز کرو (۱۰) سونے چاندی کے استعمال سے پرہیز کرو -

مندرجہ بالا اُپدیشون مین سے گرہستون کے لئے پہلے پانچ کی تعمیل ضروری ہے -

ترقی کے اسباب (۱) اس مذہب کے اصول نہایت سادہ اور عام فہم تھے ایسے وقت مین جب کہ بڑے ظلم ہو رہے تھے اور برہمنون کا جنون ہر طرف چھایا ہوا تھا -

عام لوگون خصوصاً چھتریون کو یہ مذہب نہایت مرغوب ہوا اور شودر اور ویش ہر جگہ اس مین شامل ہو گیئے چونکہ بدھ مذہب نہ جات کو لکھ کی ضرورتون نے پیدا کیا تھا اور ملک اسکے قبول کرنے کے لیئے آمادہ تھا

(۲) برہمنون کے مذہب کے برخلاف اس مت کی تلقین اس زبان مین کی گیئی تھی جس کو اسوقت کے لوگ عام طور سے بولتے اور سمجھتے تھے۔ اسکا مذہبی خزانہ بھی پراکرت پالی زبان مین رہا

(۳) بدھ جی نے فقیرون کا سنگھٹن قائم کیا جن کا فرض خواہشات دنیا کو چھوڑ کر سادگی سے زندگی بسر کرنا اور مذہبی تعلیم مین پختہ ہو کر جگہ بہ جگہ مذہب کو پھیلانا تھا۔ یہ لوگ بھکشو کہلاتے تھے اور خانقاہون مین جن کو دھار کہتے تھے رہتے تھے۔ ان کے ساتھ عورتین بھی مذہب پھیلانے کا اس طرح کام کرتی تھین اور ہندو وُنکی سنیاسیون کی طرح ان لوگون کو بھی کھانا وغیرہ پبلک کی طرف سے ملتا تھا۔

(۴) بدھ کے چیلون نے مذہبی اصولونکی سخت پابندی کی اور اپنی کوششون سے اس مذہب کو عروج پر پہنچایا۔ انھون نے

چار مجلسین منعقد کین اور ہر مجلس مین خرابیون کو دور کر کے مذہب کو صاف کیا۔ انکی پہلی مجلس ۴۸۰ ق۔م مین بہ صدارت مہاراجہ کانا

بمقام ویسالی منعقد ہوئی تھی اسمین بدھ جی کے اپدیش جمع کیے گئے۔

(۲) دوسری مجلس ۳۷۷ ق م مین ہوئی اسمین آپس کے جھگڑے وتنازعات دور کیئے گئے

(۳) تیسری مجلس ۲۴۲ ق م - مین پٹنہ مین ہوئی تھی اسکے مطابق بدھ کے چیلے دور دور ملکون مین اشاعت مذہب کو روانہ ہوئے۔

(۴) چوتھی مجلس مہاراجہ کنشک کے عہد مین ہوئی اسکے مطابق دوسرے ملکون مین بھکشو بھیجے گئے اور مذہبی کتب لکھی گئین۔

(۵) بڑے بڑے راجگان مثل اشوک - کنشک اور ہرش وغیرہ کا اس مذہب کے پھیلانے مین کوشش کرنا اور اس کو درباری اور دنیا کا مذہب بنانا اور (۶) چھتریون اور خصوصاً راجگون کا اس مذہب کا پیشوا بنکر ہر طریقہ سے اس کی اشاعت کرنا وغیرہ ایسے اسباب تھے جن سے بدھ مذہب ایک دفعہ کو دنیا کا مت ہو گیا تھا مگر یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ ہر چند کہ بدھ مذہب کو بہت زیادہ عروج ہوا - مگر برہمن مذہب اس ملک سے بالکل غائب نہ ہوا - خاندان موریہ کے بعد برہمنون نے پھر زور پکڑا - اور اگنی کل والون یعنی راجپوتون کی مدد سے بدھون کو مار مار کر ہندوستان سے نکالنا شروع کیا۔

ملہ راجہ کی خطابی کا ایک قوم کا تھا - مہاراجہ اشوک اعظم کی تمام سے دلون کی گور تر راجک لوگ ہی سمجھے بعد کو

اور اپنا مذہب پھیلا دیا یہان تک کہ سنہ ۲۰۰ء کے قریب کچھ سلطنتیں
ہندوستان مین بدہ مذہب کی اور کچھ برہمنون کی قائم ہوگئین اور
سنہ ۶۰۰ء کے آخر مین تو برہمنونکی سلطنتین ہر طرف نظر آنے لگین۔
بدہ مذہب کا ہندو... گو بدہ مذہب ہندوستان سے قطعی جاتا رہا۔
مذاہب اور سوسائٹی پر اثر — اب اس کا کوئی پیرو خاص مین نہین ہے تاہم
اسکے اثرات ہنوز نمایان ہین یہ بات مسلم ہے کہ بدہ مذہب صرف برہمنی
مذہب کی ترقی کا ایک زینہ تھا۔ کیونکہ اسنے بہت سی ہندوؤنکی
باتین قائم رکھین۔ صرف اخلاق کو بدلدیا۔ اسمین شک نہین کہ کئی صدی
بعد اس مین اور قدیم برہمنی مذہب مین فرق پیدا ہوگیا۔ لیکن یہ امر بھی
یقینی ہے کہ ابتدا مین یہ کوئی نیا مذہب نہین خیال کیا جاتا تھا اسکے
پھیلنے سے لوگونکی اخلاقی حالت بہتر ہوگئی اسکی تعلیم سے لوگون کے دلون
سے دشمنی۔ عداوت۔ حسد دور ہوا اور اس کی جگہ عالمگیر پریم پیدا ہوا
ذات پات کے جھگڑے قریب قریب مفقود ہوگئے اونچے درجہ کے
برہمن اور چھتری ایک سے ہی سمجھے جانے لگے۔

(۵) طبیعتون مین خاص نرمی اور انکسار پیدا ہوگیا جس کا اثر نہ صرف انسانونکے
باہمی تعلقات پر ہوا بلکہ بے زبان حیوانون تک پہنچا

(۲) ذات پات کا امتیاز اٹھ جانے سے مختلف فرقوں میں میل جول بڑھ گیا اور مساوات کا خیال پیدا ہو گیا اگرچہ ذاتیں قائم رہیں

(۳) گوشت خوری کا رواج اٹھ گیا جانوروں کے مارنے کی مذموم رسم دور ہو گئی۔ قربانیاں مفقود ہو گئیں

(۴) مگر لوگوں میں جنگ جوئی کا مادہ کم ہو گیا

(۵) بدھ سے قبل ہندوؤں کے تمام خیالات اور علوم کا دار و مدار ویدوں پر تھا لیکن بدھ کے ابداع کے فلسفہ اور علوم کا تعلق ویدوں سے بالکل اٹھ گیا یہاں تک کہ جب بدھ مذہب بھی ویدوں کا مذہب نہ تھا بلکہ ایسے دیوتاؤں اور ... کی پرستش رائج ہو گئی کہ جن کا ویدوں میں ذکر نہیں ہے۔ بتوں کا پوجنا۔ مندروں کا بنانا اور متبرک مقاموں کو جانا جاری ہو گیا

(۶) فن عمارت بدل گیا۔ سنگ تراشی کو بدھ مذہب نے ہندوؤں کو ارث میں دیا ہے۔

(۷) سوائے برہمنوں کے دیگر اقوام ہندو دھرم میں شمار کر دی گئیں

(۸) شخصی طاقتوں نے نشوونما پایا۔ انہیں مدد آپ کر و روحانی آزادی کے [illegible] بہت تقویت حاصل کی۔

(۹) بیرونی رسمیات اور دکھلاوا روحانی زندگی کی نشو و نما کے لئے بے سود اور فضول سمجھے گئے

(۱۰) کثرت ازدواج کا دفعیہ عورتوں کو روحانی زندگی حاصل کرنیکا یکساں استحقاق اور ملک میں اتفاق اور قومی طاقت کا زور ہوا اس نئے مذہب کا معاشرتی اور اخلاقی اثر یہ ہوا کہ جرائم کی سزائیں خفیف ہوگئیں اور مالگذاری اور محصولات کم کر دیے گئے مختلف فرقوں میں میل جول بہت بڑھ گیا جو برہمنی زمانہ میں ہرگز ممکن نہ تھا اگرچہ ذاتیں مثل سابق کے موجود تھیں لیکن ان سب میں رواداری اور مہربانی اور شیرینی کی روح پھونکی گئی تھی ملک میں شفاخانے ہر طرف پھیلے تھے اور نہ صرف مریض انسانوں کا علاج معالجہ کیا جاتا بلکہ حیوانات کے لیے علحدہ شفاخانے بنے ہوئے تھے

اس زمانہ کے بارے میں فاہیان جو سنہ ۴۰۰ء کے قریب ہند میں آیا تھا تحریر کرتا ہے کہ مذہبی معاملات میں رعایا کو پوری آزادی تھی مگر بدھ مذہب بڑی ترقی پر تھا راجے اور امراء اپنے مکان اور باغ اور خوشبوئیں مندروں کے لیے وقف کرتے تھے بدھ مذہب کے پنڈتوں کو بڑا آرام اور فرصت اپنی مذہبی کتابوں کے پڑھنے کی تھی۔ مدرسے اور

پاٹھ شالے جا بجا تھے جانوروں کی قربانی بہت کم ہوتی تھی گوشت صرف ایک قوم جس کو چنڈال کہتے تھے فروخت کرتی تھی جب وہ بازار میں نکلتے تو اپنے ہاتھ میں ڈنڈے بجاتے تھے تاکہ وہ کسی سے چھو نہ جاویں۔ عمدہ عمدہ مورتیں تراشی جاتی تھیں فاہیان نے پٹنہ کی رتھ یاترا کو بھی دیکھا تھا وہ لکھتا ہے ایک رتھ پر چاروں طرف دیوتاؤں کی تصویریں ہوتی ہیں اور چار کونوں پر چار مورتیں بدھ کی نصب کیجاتی تھیں

ہیوان سانگ جو سنہ ۶۳۰ء میں آیا تھا تحریر کرتا ہے کہ برہمنوں کی قوت پریاگ میں عروج پر تھی مگر اڑیسہ کشمیر اور دکن میں بدھ مذہب کا زور تھا راجہ کیطرف سے ہر ایک آدمی کو پورا اختیار تھا کہ چاہے کوئی مذہب اختیار کرے جس دیوتا کی چاہے اور جس طرح چاہے پوجا کرے کسی قسم کا کوئی مذہبی تعصب نہ تھا

ملکی حالت

(۲) میگا ستھینز لکھتا ہے کہ ہندوستان میں ۱۱۸ بادشاہتیں تھیں مگر مگدھ کی سلطنت سب سے بڑی تھی اسکے راجہ کے پاس ۶ لاکھ پیادے

۳۰ ہزار سوار اور ۹ ہزار ہاتھی تھے بنگال اور اڑیسہ میں بہت سے چھوٹے چھوٹے راجے راج کرتے تھے۔ کلنگ کی بادشاہت بہت زبردست تھی۔ دریائے نربدا کے جنوب میں اندھر قوم کا راج تھا راجپوتانہ میں وحشی قومیں آباد تھیں۔ گجرات ایک ہندو سلطنت تھی۔ لنکا کا نام تمبراپارنی تھا اور یہ موتی اور سونے کے لئے مشہور تھی پانڈیا کے راج میں ۳۰۰ شہر تھے۔

(۳) فاسیان کے بموجب سنہ ۴۰۰ع میں پٹنہ میں آندھر قوم کا آخری راجہ حکومت کرتا تھا اور سلطنت مگدھ سب سے بڑی اور مستحکم تھی۔ جاوا میں ہندوؤں کی عملداری تھی بدھ مذہب کے زمانہ میں تعمیرات اور فنون میں بڑی ترقی ہوئی۔ ہندوستان کی مختلف خانقاہیں۔ مندر مقبرے وغیرہ آج تک عظمت کو دکھلا رہے ہیں۔ سائنس میں واسطہ نت نکلتے گئے۔ علم طب میں بھی ہندوستانی یکتائے زمانہ تھے چرک اور سشرت کے نام زندہ جاوید ہیں۔

(۴) ہیوان سانگ لکھتا ہے کہ اس وقت ہندوستان (سنہ ۶۳۰ء) میں بیاسی سلطنتیں تھیں چھوٹی بڑی راجاؤں کے ماتحت تھیں (۱) شمالی ہند میں کابل جلال آباد۔ پشاور۔ غزنی ایک مہاراجہ کے باجگذار تھے اس کا دارالحکومت

چری کا رتھا۔ (۲) کچھ پنجاب تکشلا بسنگھا پور۔ پونچھ۔ راجوری وغیرہ
ناگ دود مان والے راجہ کشمیر کے ماتحت تھے (۳) تمام میدانی علاقہ
ملتان اور سورکوٹ راجہ ٹکہ کے ماتحت تھا جو لاہور کے نزدیک رہتا
تھا (۴) مغربی ہند میں راجگان ستارہ ملہی وغیرہ حکومت کرتے تھے
(۵) وسط ہند میں تھانیسر سے گنگا کے دہانہ تک ہمالیہ سے نربدا
تک کل ملک راجہ ہرش کے ماتحت تھا (۶) جنوب میں مہاراشٹر
کوشل۔ کلنگ۔ اندھر۔ کونکن۔ چولا اور دڑاور وغیرہ کی نو ریاستیں تھیں
سلطنت بنگال پانچ حصوں میں منقسم تھی اسوقت قریب قریب کل دکن
مہاراجہ پل کیشن دوم کو اپنا سرتاج تسلیم کرتی تھی۔ ہردوار۔ پریاگ
اور بنارس شمال ہندوستان کے مشہور شہر تھے۔ قنوج جو کہ مہاراجہ
ہرش کا دارالحکومت تھا سب سے بڑا شہر تھا۔

بدھ مذہب کے زمانہ کا طرز حکومت۔ میگاستھنیز کے وقت میں راجہ کے
ماتحت چھ کمیٹیاں ہوتی تھیں ایک کا کام ملک کی اموات و پیدائش
کا اندراج کرنا تھا۔ دوسری کا فرض جنگی کا محصول جمع کرنا تیسری کا کام
صنعت وحرفت کی ترقی کا انتظام۔ چوتھی کا غیر ملک کے مسافروں کی
حفاظت کرنا پانچویں کا تجارتی انتظامات کرنا اور چھٹی کا دستکاروں کی

بنائی ہوئی چیزونکی فروختگی کا انتظام کرنا تھا ملک مختلف صوبون مین
تقسیم تھا۔ ہر ایک صوبہ کا حاکم جدا جدا ہوتا تھا رعایا سے کل پیدا
وار کا چوتھائی حصہ بطور مالگذاری کے لیا جاتا تھا نہرون اور سڑکون کا
کام ایک علیحدہ محکمہ کے سپرد تھا۔ سزائین سخت دیجاتی تھین مجرمون کے
ہاتھ پیر کٹوا دیئے جاتے تھے سرکاری مال یا دستکاری وغیرہ کو
نقصان پہونچانے والون یا قتل کرنے والون کو پھانسی کی سزائین
ملتی تھین۔ جان مال کی حفاظت ہوتی تھی پولیس کا انتظام اعلی درجہ
کا تھا۔ کل نظم و نسق بادشاہی منوسمرتی کی ہدایات پر مبنی تھا بادشاہ
عموماً فوج کی کمان کرتا اور انصاف کرتا تھا اس کی راج سبھا مین قابل
وزرا اور فضلا ہوتے تھے تحصیلدار اور کوتوال عموماً برہمنون اور چھتریون
مین سے بنائے جاتے تھے بادشاہ کے ماتحت راجہ اور راجہ کے ماتحت
ٹھاکر ہوتے تھے جو لڑائی کے وقت نہ صرف فوج سے مدد دیتے تھے
بلکہ جو گاؤن کے سردار اور ذمہ دار خیال کیئے جاتے تھے ہر شخص آزاد
تھا کوئی کسی بیچارے پر ستم نہ ڈالتا تھا اور نہ کسی کو غلام بنا سکتا تھا
کاشتکارونکی بڑی حفاظت ہوتی تھی مقدمہ داریان کم ہوتی تھین آپس مین
ایک دوسرے پر بڑا اعتبار تھا ہر شخص تلوار باندھتا تھا ہندوستان مین

نہ کوئی قرض لیتا تھا اور نہ سود کھاتا تھا حکیم لوگوں کی بڑی عزت ہوتی تھی بیماریوں کا نام و نشان نہ تھا حکیموں کو کھانا وغیرہ مفت دیا جاتا تھا اور مصرعہ شب و روز رہتے تھے بے قفل در نہ چوروں کا کھٹکا نہ ظالم کا ڈر۔ چندر گپت موریہ مقررہ وقت سے بھی زیادہ دیر تک خود انصاف کرتا اور ہر ایک کو اپنا حال بیان کرنے کی اجازت دیتا تھا یہ راجہ مہا ماتر اور اپنے لوگوں کی مدد سے حکومت کرتا تھا انکے علاوہ ایک وزرا کی کونسل جسکو منتری پریشد کہتے تھے ہوا کرتی تھی اپنے لوگ سب سے اونچے عہدوں پر سرفراز ہوتے تھے انہی میں سے گورنر وغیرہ بنائے جاتے تھے اشوک کے زمانہ میں سلطنت پانچ حصوں (۱) اوترپتھ راجدھانی ٹکشلا (۲) اونتی راجدھانی اجین (۳) دکشن پتھ دارالحکومت سوبرن گڑھ (۴) کلنگ دارالسلطنت تسولی (۵) اور پراسی دارالحکومت پاٹلی پتر میں منقسم تھی سوائے پانچویں کے باقی پر شاہی خاندان کے کمار حکومت کرتے تھے انکے نیچے راجک گورنر ہوا کرتے تھے بادشاہ کے نیچے مندرجہ ذیل افسر ہوتے تھے (۱) مہا ماتر (۲) راجک (۳) پرادیسک (۴) یوکت (۵) پُلیسا (۶) پتی ویدک (۷) وچا بھومک

فاہیان کے زمانہ میں لوگ بلا خوف ایک جگہ سے دوسری جگہ آجا سکتے

تھے۔ پھانسی بہت کم دیجاتی تھی اور ہاتھ پیر کاٹنے کی سزائیں
صرف باغیوں اور ڈاکوؤں کو دیجاتی تھیں سرکاری ملازموں کی تنخواہیں
مقرر تھیں اور وہ رعایا کو تکلیف نہیں دے سکتے تھے سخت محصول
نہ تھے اور بیگار کا کام نہ ہوتا تھا۔ ہر طرف امن وامان تھا راجہ
خود ملک میں دورہ کیا کرتا تھا۔ ہیون سانگ بتلاتا ہے کہ ہرش کے
قوانین گپت راجگان کے قوانین سے سخت تھے۔ سزائیں سخت دیجاتی
تھیں کارکنان سلطنت ہر صوبہ میں علیحدہ علیحدہ نظام سلطنت مرتب
کرکے قلمبند کرتے تھے مگر چور اور ڈاکو اکثر لوگوں کو ستاتے تھے۔ سرکاری
زمین چار حصوں میں منقسم تھی۔ ایک حصہ کی آمدنی سے ریاست کا دربار
چلتے اور قربانیاں ہوا کرتی تھیں دوسرے حصے کی آمدنی سے قابل آدمیوں کو
وظائف وغیرہ دیے جاتے تھے اور چوتھا حصہ مذہبی کاموں میں صرف ہوتا
تھا۔ لوگوں پر محصول کم تھے اور وہ چین سے زندگی بسر کرتے تھے۔
کاشتکاروں کو اپنی پیداوار کا ۱/۶ حصہ گورنمنٹ کو دینا ہوتا تھا۔
سوداگروں اور تجاروں سے سڑکوں اور راستوں سے گذرنے کا
محصول لیاجاتا تھا۔ مزدوروں سے زبردستی خدمت نہ لی جاتی تھی۔ صوبیدار
بڑی بڑی فوجیں رکھتے تھے کارکنان سلطنت کو کچھ جاگیریں ملا

کرتی تھین تعلیم کی اشاعت بہت زیادہ تھی راجا عالموں کا بڑا مربی تھا اسکے دربار میں بہت سے عالم موجود رہتے تھے نالندہ کی یونیورسٹی بہت مشہور تھی یہاں پر ... طلبا تعداد میں ہفت تعلیم پاتے تھے قصہ کوتاہ گو حکومت عام طور پر شخصی تھی مگر راجگان وزرا و غیرہ کی مدد سے حکومت کرتے تھے کہیں کہیں سلطنت جمہوری بھی تھی۔ زمیندار کوئی نہیں تھا رعیہ و غیرہ سے پیداوار راجہ وصول کرتا تھا ایک چھٹا حصہ پیداوار مالگذاری میں دیجاتی تھی

سلطنت مگدھ کا ذکر برہمنوں کے عہد میں آچکا ہے۔ گوتم بدھ کے زمانہ میں یہاں کا حاکم بمب سار ناگ دنشی تھا فارس کے بادشاہ دارا نے اس راجہ کے عہد میں ہندوستان پر حملہ کر صوبہ پنجاب کو فارس کی بادشاہت میں شامل کر لیا تھا اس وقت ایران کی سلطنت بڑی زبردست تھی دریائے سندھ سے لیکر بحیرہ روم تک پھیلی ہوئی تھی مصر بھی اسمیں شامل تھا اسکے ۲۰ صوبے تھے سلیز باکوہ قاف کا علاقہ اور ایشیاء کوچک کے یونانی شہر بھی اسکے ماتحت تھے ہیرودوط لکھتا ہے کہ پانچویں صدی قبل مسیح میں دارا اول نے اپنے ایک سپہ سالار اسکائی لاکس کو ہندوستان بھیجا یہ اٹک کے

قریب سندھ کی ندی مین ہوتا ہوا سمندر تک پہونچا اور بحر مغرب سے
۱۳ مہینے کی جہاز رانی کے بعد بحر احمر تک چلا گیا اسکے بعد دارا نے اسی
راستے سے آکر شمالی ہند کو فتح کیا دریائے سندھ کے قریب و جوار کی
وحشی اقوام مدتون تک شاہان فارس کو خراج دیتی رہین انکی نسبت ہیروڈوٹس
کا بیان ہے کہ جب انکے والدین بیمار ہوتے تو یہ انھین کھا جایا کرتے
تھے اور مثل حیوانات کے اپنی عورتون کے ساتھ کھلے طور پر مباشرت
کرتے تھے۔

بمبی سار کے لڑکے اجات شترو نے سلطنت کوشل کو فتح کیا اور گنگا اور ہمالیہ کے
درمیان کے کل حصص کو زیر کر کے پاٹلی پتر کو اپنا دار الخلافہ بنایا ۳۲۷ ق
م مین اس سلطنت کا حاکم مہاراجہ یوگا نند تھا جو کہ خاندان نند ناگ
ونشی کا آخری جانشین تھا جس وقت سکندر نے ہندوستان پر
حملہ کیا اُس وقت اس سلطنت اور اس راجہ کے تین بڑے دشمن تھے
شکتال وزیر راجہ کا جانی دشمن تھا دوسرا چانکیہ برہمن راجہ سے سخت ناخوش تھا [illegible]
[illegible] اس کو دربار مین شودر [illegible] جیسا کہ [illegible] صاحب [illegible] ہند [illegible]

چندر گپت موریہ جسکے بزرگوں کو مہاپدمانند نے سلطنت سے محروم کردیا
تھا تخت کا دعویدار تھا راجہ نند نے جس نے ہر سہ اشخاص کو ذلیل کیا تھا
اور شکٹار کے لڑکوں کو قتل کروادیا تھا چندرگپت کے قتل کرنے کا حکم
دیا اب یہ تینوں بھاگ کر سکندر کے پاس مدد مانگنے کو پہونچے مگر ان کو
اپنے مقصد میں کامیابی نہوئی سکندر اعظم جو کہ فارس وغیرہ کو فتح کرتا
ہوا پنجاب پر قبضہ کر چکا تھا دریائے بیاس سے آگے نہ بڑھ سکا کیونکہ
اُس کی فوج میں غدر برپا ہونے لگا وہ راجہ پورس کو اپنا باجگذار بنا کر اور
کچھ فوج پنجاب میں چھوڑ کر اور ایک سال بعد بابل مقام پر مرگیا۔
سکندر کی موت کی خبر سنکر تینوں ساتھیوں نے پنجاب میں غدر کرکے
یونانیوں کو نکال دیا اور اس صوبہ کو اپنے قبضہ تصرف میں کر ایک بڑی
فوج کے ساتھ مگدھ کے راجہ پوگانند کو شکست دیکر تخت سے اُتار دیا
راجہ پوگانند شکٹار کے ہاتھ سے جسکے ۸ لڑکوں کو اسنے مارا تھا قتل ہوا
جب ۳۲۵ ق م میں مہاراجہ مہاپدمانند مگدھ دیش میں راج کرتا تھا۔
مہاراجہ پورس پنجاب میں اپنے گردو نواح کے راجاؤں پر بڑا زبردار تھا اس کے
باجگذار راجے اُسکے طریق عملداری سے راضی نہ تھے اور اُسکی حکومت کی
فکر کرتے رہتے تھے ان راجاؤں میں تکشلا کا راجہ امبھی اسکا سب سے بڑا دشمن تھا۔

جس وقت سکندر نے دریائے سندھ کو پار کیا یہ راجہ دشمن سے جا ملا۔

سکندر بلقب سکندر اعظم فیلقوس ثانی مقدونیہ کا بیٹا تھا یہ سنہ ۳۵۶ ق م میں بمقام پیلا پیدا ہوا۔ اول حکیم لقمان اور بعد ازان حکیم ارسطو اسکا ادیب مقرر ہوا۔ ارسطو کی اعلیٰ تربیت کا اثر سکندر کی تمام مہمات میں ظاہر ہوتا رہا لکھا ہے کہ ہنوز یہ بچہ ہی تھا کہ اپنے باپ کی فتوحات دیکھکر رشک سے کہا کرتا تھا کہ میرا باپ سب فتح کر لیگا اور میرے لیے کچھ نہ چھوڑیگا مجھے شاہان سرکش زیر کرنے کے لیے نہ ملینگے مگر یہ حال زیادہ دنوں تک نہ رہا سنہ ۳۳۶ ق م میں سکندر باپ کے قتل ہونے پر بیس برس کی عمر میں تخت پر جلوس فرما ہوا۔ تمام منحرف صوبوں کو زیر کر کے کل افواج یونان کا سپہ سالار تسلیم کیا گیا۔ سنہ ۳۳۴ قبل مسیح میں اپنے بزرگوں کے قدیم دشمن شاہ ایران پر چالیس ہزار جوان لیکر فوج کشی کی پہلی لڑائی دریائے گرینکس پر ہوئی۔ دارا دوم شکست کھا کر بھاگ نکلا دوسری لڑائی میں دارا ۶ لاکھ سپاہ لیکر دوسرے مقام پر صف آرا ہوا یہاں بھی میدان سکندر کے ہاتھ رہا اور دارا کی بی بی اور بچے سکندر کے اسیر ہوئے سکندر نے اس شاہی خاندان کے قیدیوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا وہ بطور افسانہ مشہور زمانہ ہے بعد ازان سکندر ایشیائے کوچک کے وہ صوبجات جو عجائب روزگار تھے اپنے قبضہ میں لاکر مصر کو روانہ ہوا اور اسکو فتح کرکے اور یہاں سے ایرانیوں کو ہٹا کر شہر اسکندریہ آباد کیا۔

سنہ ۳۳۰ ق م میں سکندر نے افغانستان کے کل صوبجات سر کیے اور شہر ہرات کو آباد کیا۔

سیستان کیطرف ہند کیجانب بڑھا اور وہان سے ایک لاکھ بیس ہزار
فوج کے ساتھ ۳۲۶ قبل مسیح مین دریاے سندھ کو عبور کرکے پنجاب
مین داخل ہوا۔ ابہی راجہ ٹکشلا جو وقت کا منتظر تھا بڑی نذرانہ کے
ساتھ سکندر سے آملا۔ سکندر نے اسکی ملاقات کو نصرت کا مقدمہ
سمجھکر اسکی استمالت کی اور گجرات کے قریب چناب اور جہلم کے
درمیان راجہ پورس سے معرکہ آرا ہوا اسوقت موسم برسات زورون پر
تھی دریا مین طوفان تھا راجہ پورس نے ہاتھیوں کی قطار دریاے جہلم کے
کنارے آراستہ کرکے عبور دریا کی راہ سب جگہ سے بند کردی اس پر
سکندر نے اپنے جاسوسون سے دریافت کرکہا کہ دس کوس کے فاصلہ
پر اس دریا مین ایک جزیرہ ہے چنانچہ جب رات اندہیری ہوئی اور ہوا کا سناٹا
اور مینہ کے زور اور بادل کی گرج مین سپاہ کا کچھہ شور و غل سنائی نہ
دیسکتا تھا سکندر موقع پاکر ۱۱ ہزار چیدہ سپاہی ہمراہ لیکر راتون رات
دریا پار ہوگیا ہندوؤن نے یہ خیال کیا کہ تھوڑے سے سپاہی شاید
آنکلے ہونگے اسلئے راجہ پورس نے اپنے بیٹے کو تھوڑے سے آدمی دیکر
انکے ہٹانے کے لیئے روانہ کیا راجہ پورس کا لڑکا جاتے ہی کام آیا اور فوج
نے شکست پائی تب راجہ پورس کے کان کھڑے ہوئے اور سمجھا کہ خود سکندر

عبور کر آیا ہی فوراً ۴ ہزار سوار اور بیس ہزار پیادے اور بہت سے رتھ
اور ہاتھی ہمراہ لیکر سکندر کے مقابلہ پر صف آرا ہوا۔ راجہ پورس کی سپاہ
نے بڑی بہادری دکھائی مگر سکندر کے سواروں کے آگے ایک پیش
نگئی۔ آخر اقبال سکندر غالب رہا دوپہر کے بعد پیادے بھاگ نکلے ہاتھی کیچڑ
میں پھنس گئے اور رخ پھیر کر انہوں نے اپنی ہی فوج پر حملہ کرنا شروع
کر دیا۔ راجہ عرصہ تک اپنے ہاتھی پر چڑھا رہا سکندر اسکی شجاعت اور مردانگی
پر بہت متحیر ہوا جب زخمی راجہ سکندر کے پاس لایا گیا سکندر نے بڑی
عزت کے ساتھ اس کا استقبال کیا اسکا قد سات فٹ چھ انچ اور
جسم ایسا سڈول تھا کہ اس کی شکل دیکھ کر سکندر پر بڑا اثر ہوا جب
سکندر نے اس سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے
اُسنے جواب دیا میرے ساتھ وہ سلوک کرو جو بادشاہ بادشاہوں کے ساتھ
کرتے ہیں۔ سکندر نے کہا وہ تو میرا کام ہے تم اپنی خواہش ظاہر کرو
پورس نے کہا میرے پہلے جواب میں سب باتیں آجاتی ہیں سکندر اس سے
اتنا خوش ہوا کہ اسنے اسکے ملک کے علاوہ اور بھی بہت سا علاقہ دیدیا۔
فتح کی یادگار میں سکندر نے دو شہر آباد کیے اسکے بعد سکندر نے مگدھ کی
طرف بڑھنا چاہا لیکن اسکے سپاہیوں نے جنہوں نے مگدھ کی طاقت کی

خبرین سُنی لیکن تھین اور یہ دیکھ کر پنجابی دو قبیلون نے اُنکے دانت کھٹے
کیے تھے ایسے گھبرا گئے کہ آگے جانے سے انکار کر دیا سکندر نے ایک
تقریر کی جسمین ان کو پرانی فتوحات کی یاد دلائی اور واپس جانے کی
بیعزتی کا خیال دلایا لیکن کچھ اثر نہوا سکندر نے جب دیکھا کہ اسکے سپاہی
بضد ہین وہ واپس چلدیا ایک چھوٹا بیڑا کشتیون کا خلیج فارس کے راستہ
روانہ کیا خود بلوچستان ہوتا ہوا بابل جا پہونچا راستہ مین مالی وغیرہ کئی
قومون کو زیر کیا پٹیالہ (حیدر آباد) کا راجہ خود مطیع ہو گیا ۳۲۴ ق
م مین بابل جا پہونچا بہت شراب پینے کی وجہ اور دریا مین نہانے کی وجہ سے بخار ہو گیا
اور ۱۳ جون ۳۲۳ ق م مین تیس سال کی عمر مین مر گیا اسکی وصیت کے مطابق
اسکی لاش بمقام سکندریہ ایک سنہری صندوق مین دفن کیگئی اسکی موت کے چند ہی
سال بعد اس کی ماں عورت اور بچہ قتل کر دیے گئے اور اس کا کوئی نشان
باقی نہ رہا۔

سکندر کے مرتے ہی اسکی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ بطلیموس مصر پر قابض
ہو گیا اور انٹی گونس مر گیا اور سلوکس کے ہاتھ بابل کا علاقہ آیا جیسا کہ تحریر
ہو چکا ہے چندر گپت موریہ نے پنجاب اور شمالی ہند پر قبضہ کر لیا۔
سکندر کے حملے کا ہندوستان پر اثر اگرچہ فتوحات کے لحاظ سے

سکندر کی فوج کشی سے کچھ حاصل نہوا تاہم تمدنی نتائج بڑی زبردست
ہوئے۔ اس حملہ مین سکندر کے ہمراہ بہت سے فاضل یونانی ادیب
آئے تھے جنہون نے اس مہم کے تفصیلی حالات قلمبند کئے تھے۔
افسوس کہ انکی تحریرین صفحہ ہستی سے قریب قریب مٹ گئی ہین مگر ان
تحریرات کی بنیاد پر پلوٹارک کرٹس وغیرہ مورخون نے جو کچھ لکھا ہے
اُس سے اس بارہ مین کچھ نہ کچھ معلومات حاصل ہوئے ہین ان
مورخین کا بیان ہے کہ:- (۱) اس زمانہ کے ہندو ریاضت اور
فلسفہ کے بیحد دلدادہ تھے مرد اور عورتین اپنے لیے خود کتخدا (لڑکی)
یا بر (لڑکا) تلاش کرتی تھین کنواری لڑکیونکی شادی کا ایک طریقہ
یہ بھی تھا کہ مقابلہ مین جو شخص کامیاب ہوتا وہی لڑکی کا مستحق سمجھا
جاتا تھا اس زمانہ مین کثرت ازدواج اور ستی کی رسوم موجود تھین
ملک بہت سے خود مختار صوبون مین منقسم تھا جن مین باہمی رشک و
حسد کا زور پایا جاتا تھا بعض مین حکومت شخصی تھی اور بعض مین جمہوری
اور بعض مین رؤسا کا غلبہ تھا اول الذکر مین بادشاہ کا
عہدہ موروثی ہوتا تھا برہمن لوگ ان راجاؤن کے وزیر اور قوانین
بنانے والے ہوتے تھے۔ غلامی کی رسم موجود نہ تھی اور سب لوگ امن

اور خوشحالی سے اوقات بسری کرتے تھے اہل ہند سنجیدہ مزاج
محنتی - راست شعار اور امن پسند اور نیک ہوتے تھے تنومندی
اور بہادری مین یکتا تھے یہ لوگ بڑے مشہور کاریگر ہوتے اور غیر ملک
کی چیزون کی نقل اُتارنے مین خاص دسترس رکھتے تھے - شادی
بیاہ کے موقع پر انکے یہان کسی قسم کے روپیہ لینے یا دینے کا رواج
نہ تھا اور عورتین بے حد با عصمت ہوتی تھین اہل ہند اعتدال
کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے سفید ململ کے کپڑے پہنتے اور کھڑاؤن
پہ چلتے تھے - برہمن لوگ زیادہ تر فلسفہ اور طب کی کتب پڑھا کرتے
تھے لوگون مین اندر - گنگا اور بعض دیگر دیوتاؤن کی پوجا جاری
تھی زمین نہایت زرخیز تھی وقت پر بارش ہوتی تھی - ہند مین
نمک کے پہاڑ سونے اور چاندی کی کانین بکثرت تھین قصہ کوتاہ ہندوستان
کی باقاعدہ تاریخ اسی حملہ کے وقت سے شروع ہوتی ہے (۲) اسکندر
کے واپس جانے پر کابل - جہلم - سندھ وغیرہ حصص مین یونانی آباد
ہوگئے (۳) ہندوستانیون مین قومی جوش بڑا زبردست پیدا
ہوا اور چندر گپت موریہ نے غیر ملک والون کو بر طرف کر ایک بڑی
ہندی بادشاہت قائم کر لی - جنوبی ہند کی سلطنتین جنہون نے

غیرون کا طوق غلامی اختیار کیا تھا اب ایک بڑی زبردست یونانی
سلطنت کا جزو ہو گئیں (۴) یونان اور ہندوستان کے درمیان
مین راستے قائم ہوئے منجملہ ازان دو خشکی اور ایک سمندر سے
جاری ہوئے۔ بموجب پلنی اس بحری راستے کے ذریعہ روم تک
جانے مین دو مہینہ اور دس دن لگتے تھے (۵) اس حملہ کے بعد
ہند کے مذہبی خیالات یونان مین جا پہونچے اور یونانیون کی
چند باتین ہند مین رائج ہو گئین۔ سونے کے برتنون پر نقش
وغیرہ کرنا ہندوستانی جواہرات کے اسمار اور یہان کے
قصے یونان مین عام ہو گئے اور یونانی ہنر اور الفاظ جنگ وغیرہ
(مثل سورنگ ۔ ستون) ہندوستان مین آ گئے

خاندان موریہ۔ چندر گپت نے ۳۲۱ ق ۔ م ۔ مین تخت پر بیٹھکر
چانکیہ کو اپنا وزیر بنایا چونکہ بحالت جلاوطنی سکندر نے اسکے
ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تھا لہذا مہاراجہ ہونے پر چندر گپت
نے اپنا پہلا کینہ اس طرح چکایا کہ سلوکس حاکم پنجاب و باختر پر
فوج کشی کی ۔ پشاور کے میدان مین جنگ ہوئی ۔ سلوکس
حاکم باختر کو شکست دیکر کابل ۔ بلوچستان کے صوبے حاصل کئے

سلوکس نے جو سکندر کا افسر تھا شکست کھانے پر اپنی لڑکی
ہلن ہندوستانی راجہ کو منسوب کر دی اور ایک سفیر میگاستھنیز
نامی دربار میں بھیجا۔ چونکہ چندر گپت کے خاندان کی علامت
مور تھی لہٰذا اس خاندان کا نام موریہ مشہور ہوا یہ موریہ لوگ
چھتری تھے۔

۲۹۷ ق م میں اسکے مرنے پر بندوسار تخت کا مالک ہوا اس
زمانہ میں دکن موریہ سلطنت میں شامل ہوا۔ مصر کے ملک سے بھی
سفیر اسکے دربار میں آئے ۲۷۲ ق م میں اسکے مرنے پر
اشوک اعظم جو کہ اول اجین کا وائسرائے تھا بادشاہ ہوا بدھ روایات
سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے اپنے باپ کے ننانوے بیٹوں کو جو کہ سولہ رانیوں
کے بطون سے تھے قتل کرنے کے بعد تخت حاصل کیا قریب تمام
ہندوستان کو فتح کیا۔ پہلے یہ شیومت کا ماننے والا تھا اسکے باورچی
خانہ میں ہزاروں جانور مارا جاتا تھا۔ بدھ ہوتے ہی یہ ڈھائی سال
تک بھکشو رہا بدھ کے تیرتھوں کی یاترا کی شکار کا محکمہ بند کر دیا اور حکم دیا
کہ سوائے کھانے کے کوئی جانور نہ مارا جاوے۔ بدھ مت کو نہ صرف سارے

(۱) مفصل حالات کے لئے دیکھو ضمیمہ ۱۲

ہندوستان کا مذہب بنایا بلکہ سیلون اور مصر میں بھی اس مذہب کے اشاعت کرنے والے بھیجے۔ ساتوین ستونی فرمان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ اشوک نے ۸ طریقون سے بدھ دہرم کا پرچار کیا تھا۔

(۱) وعظ دلواکر (۲) ستونون پر فرمان کندہ کراکر (۳) انسانون اور حیوانون کو آرام پہونچاکر (۴) دہرم مہاماتریا مذہبی محتسب مقرر کرکے (۵) شاہی خیرات کے تقسیم کرنے کے محکمہ مقرر کرکے (۶) اپنی ذاتی مثال سے (۷) متبرک قانون جاری کرکے (۸) دہرم کے اصولون پر توجہ دینے کی ترغیب دیکر۔ مگر اسنے بدھ مت کی اشاعت کے لیئے مندرجہ ذیل ذرایع اختیار کیئے

(۱) احکام جاری کیئے اور ان کو ہر شہر مین پتھرون اور لاٹون پر لکھوا دیا۔ اس مین زیادہ تر بدھ مذہب کے اصول تھے اس کی پاکیزگی پر نظر کرنے کے لیئے ایک شاہی دفتر قائم کیا۔

(۲) ہر افسر کو حکم دیا کہ وہ اپنی جاہ حکومت مین بدھ مذہب کو پھیلائے

(۳) ۲۴۲ ق م مین بدھ مذہب کی ایک بڑی مجلس منعقد کی اور جو جو خرابیان اور گڑبڑیان بدھ مذہب کے اصولون مین آگئی تھین

تھین وہ رفع کر دی گیئن۔ بدھ مذہب کے اصول و قواعد کی ایک مستند کتاب تیار کرائی گئی۔

(۴) دنیا کی بڑی بڑی بادشاہتون سے عہد نامہ کئے اور دوستانہ کر کے ان کے ملکون مین بدھ مذہب پھیلانے کے لیے بھکشو بھیجے

(۵) ہر پانچوین سال اسکے صوبون کے گورنر جو کہ راجک کہلاتے تھے باہر ملکون مین جگہ بہ جگہ بدھ مذہب کی اشاعت کرنے جاتے تھے

(۶) اسنے اپنے لڑکے اور لڑکی کو لنکا مین بدھ مذہب کے پرچار کو روانہ کیا تھا۔

(۷) خود ایک علمی مثال بنکر لوگون کو ترغیب دی کہ وہ بدھ مت اختیار کرین۔ آشوک نے قتل ذیحیات شراب اور مسکرات کی سخت ممانعت کی چوپایون کے لیے دار الشفا ئین کھولین۔ جابجا باغات لگوائے کنوئین کھدوائے۔ پٹنہ سے لیکر سندھ اور گجرات تک پکی سڑکین بنوائین۔ عامل کوتوال اور واعظ تعلیم اخلاق و نگرانی فرائض کے لیے متعین کیے۔

ہر پانچوین سال ایک بڑا میلہ منعقد کیا جسمین کفارہ گناہ یعنی پراشچت ہوتا تھا۔ اس میلہ یا جلسہ کا صدر مقام پریاگ یا الہ آباد تھا۔

ہندوستان کے فن تعمیر کی تاریخ کا پتہ اسی بادشاہ کے عہد سے
لگتا ہے۔ براہت اور سانچی کی صنعت کار تصاویر اسی زمانہ سے
منسوب کیجاتی ہیں اس کی بادشاہت افغانستان بلوچستان،
سندھ، سوات، باجور، کشمیر، نیپال تک پھیلی ہوئی تھی۔
اسنے کشمیر میں نیا دارالخلافہ سری نگر بنایا۔ نیپال میں کھٹمنڈو
بھی نیا دارالسلطنت قرار دیا۔ اسنے جو دھرم اپنے فرمانوں کے ذریعہ
پرچار کیا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے

(۱) کوئی جانور قربانی کے لئے ذبح نہ کیا جاوے۔
(۲) تیوہاروں میں ضیافتیں نہ دی جاویں (۳) والدین کی فرمانبرداری
اچھی ہے (۴) دوستوں۔ ملاقاتیوں برہمنوں سے فراخدلی کا برتاؤ
اچھا ہے (۵) جانداروں کو تکلیف نہ دینی اچھی ہے (۶) اخراجات
میں کفایت شعاری اور لڑائی جھگڑے سے بچاؤ اچھا ہے (۷)
ضبط نفس۔ صفائی قلب۔ شکرگذاری۔ دیانتداری کو ہمیشہ
عمل میں لانا چاہیے۔ (۸) جو فضول رسومات لوگ بیماری شادی
بچوں کی پیدائش اور سفر کی روانگی کے وقت نیک شگون کے
لیے ادا کرتے ہیں انکی بجائے دھرم کے پاک رسومات ادا کرنے

چاہئیں اور وہ یہ ہیں نوکروں کے ساتھ مناسب برتاؤ۔ گوروؤنکی
عزت۔ جانداروںکی قدر براہمنوں۔ سادھوؤں کے ساتھ فیاضانہ
برتاؤ۔ اور اسی قسم کی باتیں دھرم کے پاک رسوبات کہلاتی
ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ خیرات کرنا اچھا ہے۔ لیکن کوئی دان دھرم
کے دان سے بہتر نہیں ہے اور کوئی مدد دوسروں کو دھرم کے
دان سے بہتر نہیں ہے اور کوئی راستہ دھرم کے راستہ سے زیادہ
مضبوط نہیں ہے (۹) دوسرے سماج کے گرنتھوں۔ ممبروں اور
سادھوؤں کی ویسی ہی عزت کرو جیسے اپنے سماج والونکی۔ کسی کو اپنے
مذہب کی تعریف و توصیف کرتے وقت دوسروں کی مذمت اور سخت
کلامی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ کسی نہ کسی خوبی کی وجہ سے جملہ مذاہب
قابل تعظیم ہیں (۱۰) دھرم سب سے اعلی ہے لیکن دھرم کیا ہے۔ کسی کو
ایذا نہیں پہونچانا۔ دوسروں کی بھلائی کے لیے بہت سے نیک کام
کرنا رحم فیاضی۔ راستبازی اور پاکیزگی۔ دھرم کے بڑے جزو
ہیں (۱۱) انسان ہمیشہ اپنے اچھے کاموں کیطرف نگاہ رکھتا ہے
مگر عیبوں کی طرف نہیں دیکھتا اور نہ یہی کہتا ہے کہ میں نے
فلاں فلاں بُرے کام کیئے ہیں اگرچہ انسان کے لیے اس طور پر اپنا

آپ انتظام کرتا مشکل ہی مگر اس کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ فلان فلان کام برے ہین مثلاً بے رحمی - ظلم غصہ اور غرور

اشوک کو مذہبی عقائد کی نسبت اخلاقی تعلیم کا زیادہ خیال تھا وہ ہر مت کی خواہ اچھا ہو یا برا ہو برابر تعظیم کرتا اور مذہب کے لئے کسی فریق کو آزار دینا روا نہین رکھتا تھا اس کا قول تھا کہ ہر مذہب کے لیے مذہبی کتاب اُنکے پیروونکی درستی اخلاق و نفع رسانی کے لئے کافی ہی پٹنہ مین بدھ مذہب کا تیسرا جلسہ استھویرون کا ہوا۔ اس جلسہ مین اشوک نے ایک فرمان جاری کیا جسکے مطابق بدھ مت راج دھرم قرار پایا ۲۳۲ ق م مین اسکے مرنے پر خاندان موریہ کا خاتمہ ہوگیا گو چھ راجہ سویشس - دشرتھ - سنگت - سالی شک - سوم شرمن - بھرہ درتھ یکے بعد دیگرے جانشین ہوئے مگر انمین کوئی ایسا زبردست نہوا کہ سلطنت کو برقرار رکھ سکتا اس دودمان کے آخری راجہ بھرہ درتھ کو خاندان موریہ کی دوسری شاخ شنگھ کے ایک افسر نے مار کر تخت پر قبضہ کرلیا - یہ افسر پشپمتر شنگھ خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور ہندو مذہب کا پرستار تھا اسکے خاندان مین مثل سورج کی پوجا جاری تھی ۱۸۴ ق م مین تخت پر

بیٹھتے ہی اس سنگھ یا متر خاندان کے پشپ متر نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تمام بڑے بڑے بدھ مذہب رکھنے والے افسرون اور اہلکارون خصوصاً راجکون کو برطرف کر کے بدھون کو ستانا شروع کیا اشوک نے جتنی کوشش بدھ دھرم کے پھیلانے کی کی تھی اتنا ہی اس پشپ متر نے اپنے راج مین اس کو برباد کیا۔ مثلاً بدھ گیا کے مندر سے بدھ کی مورتی کھدوا کر اس کی جگہ شیو کی مورتی کھڑی کرا دی اور کئی مقامات سے بھکشون کو بڑی بے رحمی سے قتل کرایا راج کے لوگ اسکے ظلم سے تنگ آکر شاک قوم کے یہان فوجون مین بھرتی ہو گئے اور شاک قوم کے مہاراجہ مناندر عرف ملند کی ماتحتی مین انہون نے ہندوستان پر (۱۵۵۔۱۵۳ ق۔م) مین حملہ کیا۔ مگر اس مہاراجہ مناندر عرف ملند کو شکست ہوئی اور پنجاب کو ہٹنا پڑا۔ اسکے بعد کلنگ کے مہاراجہ کھارویل نے مگدھ پر حملہ کیا اور سلطنت مگدھ کو بہت کچھ زک پہونچائی ہندوؤن کی کتابون مین لکھا ہے کہ پشپ متر نے کلنگ کے راجہ کو بھی لیا کیا تھا اور ان فتوحات کی خوشی مین اُسنے اشومیدھ یگ کیا۔ مگر ۱۴۹ سنہ ق۔م مین اسکے مرنے پر تمام ملک مین گڑبڑی پھیل

لہ سنگھ خاندان کے مفصل حالات کے لیے دیکھو ضمیمہ

گپتی گوانسکے بعد نو دیگر راجہ (اگنی متر - سوجیشٹ - وسومتر - آندرکا
بلندکا - گھوشس - بسو - وجرامتر - بھاگوت اور دیوابھومی) تخت پر
جلوہ افروز ہوئے اس خاندان کے آخری راجہ کو اسکے برہمن وزیر
وسودیو نے ۷۲ ق م میں مارکر سلطنت پر قبضہ کرلیا اس نے
(کنوا) خاندان کے چار راجگان (وسودیو - بھومی متر - نراین اور سوشرمن) نے ۲۷ ق م تک راج کیا اس خاندان کے آخری راجہ کو
اندہر قوم کے مہاراجہ سی مکہ کرن نے شکست دیکر سلطنت پر تسلط جما لیا۔
اس گڑبڑی کے زمانہ میں راجک جو شاک قوم کے معاون
تھے اور ان کی فوج میں بھرتی ہوئے تھے مشکیسنہ کہلانے لگے تھے
شمالی مغربی ہندوستان کے مختلف حصوں پر قابض ہوگئے اور
شترپ نام سے موسوم ہونے لگے - ایک شترپ نام کا خاندان
متھرا میں تھا اور دوسرا ٹکشلا میں - تیسرا کابل اور چوتھا گجرات پر
قابض ہوگیا - یہ شترپ لوگ اول شاک قوم کے بادشاہوں کے
ماتحت رہے - لیکن بعد ازاں خود مختار ہوگئے اور اندھر راجگان سے
جواب مگدھ سے خود مختار ہوگئے تھے سخت رقابت کرنے لگے -
مگر اندھر قوم کے مہاراجہ وجلاکر دوم نے گجرات کے شترپوں کو شکست دی۔

اس خاندان کی مہاراجہ گوتمی پتر شتکارنی نے جسکو ہندوستان کا بکرماجیت اعظم تصور کیا گیا ہی سشترپ لوگون کو قریب قریب تمام ہندوستان سے نکالدیا اسنے اپنا لقب بکرماجیت اختیار کیا اور روم کے بادشاہ قیصر کو بھی شکست دی - رومیون نے اندھر راجگان کی خصوصاً مہاراجہ ہاکرن وغیرہ کی بڑی تعریف لکھی ہی یہ ہندوستان کا راجہ بکرماجیت جیسا شجاعت اور شہردری میں ضرب المثال گذرا ہے ویسا ہی علم دوست اور ہنر دوست مشہور ہے اس کی سرپرستی میں فلسفہ - سائنس ہیئت حکمت شاعری اور ناٹک وغیرہ نے خوب فروغ حاصل کیا - اسکی قدردانی اور حوصلہ افزائی کی بدولت ملک میں کثرت سے اہل کمال پیدا ہو گئے اور اسکے علمی مذاق نے بہت سے فاضلوں کو دربار میں کھینچ لیا منجملہ انکے ان کے حسب ذیل ہیں

(۱) دھنونتری بید نے امرت نام کی دوا ایجاد کی جسکی تاثیر یہ تھی کہ انسان قبل از وقت مرگ اور ضعف سے محفوظ رہتا تھا کشتہ جات بھی اسنے اول اول تیار کئے حیوانات پرندون اور چرندوان کے امراض کے علاج اختراع کئے - چکتسا منو نامی کتاب لکھی اس کے شاگردون میں سے بعض نے لڑائی میں سرکی

ہوسے دھڑ سے جوڑ کر زندہ کر دیئے۔

(۲) کستپاک۔ جینی رشی اور فلاسفر تھا۔ سپتی ترک سودر اسکی مشہور کتابیں ہیں

(۳) امر سنگھ بدھ مذہب کا پیرو تھا امر کوش امر مالا کو تالیف کیا۔

(۴) آستانکو ماہر علم ریاضی تھا۔

(۵) بیتال بھٹ مشہور شاعر تھا اسکی نیتی پرو یت کو ادیب سنسکرت کے شائق شوق سے پڑھتے ہین

(۶) گھٹاکرپاک۔ کالیداس کا حریف مشہور شاعر تھا۔

(۷) کالیداس شروع مین ایک غبی لڑکا تھا۔ شاعری مین یکتاء زمانہ تھا۔

(۸) وراہمہر۔ علم ہیئت مین یگانہ روزگار تھا۔ کشش زمین کا مسئلہ اول اول اسی نے دریافت کیا۔

(۹) وررو چی۔ مشہور قواعد دان تھا۔

مسٹر کے پی جیسوال (ہندو پالیٹی جلد اول صفحہ ۹۱) لکھتے ہین کہ اسی راجہ بکرماجیت نے روم کے مشہور و معروف بادشاہ جیولیس قیصر جسنے تمام یورپ کو فتح کرا ایران پر حملہ کیا تھا شکست دیکر قید کر لیا تھا اس فتح عظیم کی

یادگار میں مہاراجہ بکرماجیت نے ایک تاریخ جاری کی جس کو بکرم کہتے ہیں
اور جو ۵۷ ق۔م سے شروع ہوتی ہو مگر چہ کماے راز والے مہاراجہ
بکرماجیت کو شاک قوم کے سپہ سالار شالباہن کے مقابلے میں
شکست ہوئی اور بکرماجیت کھیت رہا۔ جنرل شالباہن جو ایک
ناگ ونشی شہزادہ تھا اب تخت سلطنت کا مالک ہوا اس نے بھی
ایک سن ۷۸ء سے نکالی ہے جس کو شالباہن کا سمبت کہتے
ہیں۔ راجہ شالباہن کا دارالحکومت واقع دریائے گومتی پر تھا۔
لکھا ہے کہ اندھر قوم کا آخری راجہ رسیماک کرشن۔ ستری ملی ست
کارنی۔ پرونت سنگھ۔ ستکارنی۔ لمبودر۔ ایے ٹیکا یا اجے سنگھ
ستکارنی۔ اسکند ستکارنی۔ وجنیہ ستکارنی۔ کنتل ستکارنی۔ ست
ستکارنی۔ پلوم اول۔ میگھ ستکارنی۔ وشٹ ستکارنی۔ ہالا۔
منڈلاک۔ پرندرسین۔ سندر ستکارنی۔ پشست پتر ستکارنی۔ مادھری
پتر شکسیند۔ گوتمی پتر سری ستکارنی۔ پشست پتر سری ستکارنی۔ پلوم
شیواسری۔ شیو اسکند ستکارنی۔ یجنا سری۔ وجے۔ چندا سری
سوم پلومیہ تھا یہ بھی ہندوستان کا بڑا مشہور راجہ ہوا ہے انکے
راج کا چرچا چین تک جا پہونچا تھا سنہ ۲۳۶ء میں وہ آپکے [illegible]

ڈوب کر مر گیا۔ اسکے مرنے پر اس کا سپہ سالار راجہ شیو گوڑ گدی پر
بیٹھا۔ سمندر کے کنارہ تک سب راجہ اسکے تابع تھے اسکے انتقال
کرنے پر اس کا سپہ سالار پرتاپ چندر گدی کا مالک ہوا اسکے
زمانہ مین ایران کے بادشاہ نوشیروان نے ہندوستان پر حملہ کر
ملک کو خوب لوٹا۔ بلبھی پور (گجرات) کے سورج ونشی راجہ کو نوشیروان
نے تہ تیغ کیا اس وارد گیر مین بلبھی پور کے شاہی خاندان سے صرف
ایک حاملہ رانی پشپاوتی نامی جانبر ہوئی یہ رانی کسی طرف کو پہاڑون
مین بھاگ گئی اور وہان ایک بھیل قوم کے یہان پناہ گزین ہوئی
اس رانی سے ایک لڑکا گوہا نامی پیدا ہوا جسنے سلطنت ایدر
کی بنیاد ڈالی اور فارس پر حملہ کر نوشیروان کی پوتی مہربانو سے شادی
کی۔ اس خاندان کے آٹھوین راجہ کا نام باپا راول تھا جس نے
چتوڑ سے موریہ خاندان کے راجاؤن کو بھگاکر سلطنت چتوڑ پر قبضہ کر لیا
جو کہ اب تک اسکے خاندان مین ہے۔

خاندان گپت اس خاندان کی بنیاد ۳۱۹ء مین چندر گپت اول
نے ڈالی تھی اسکی بابت لکھا ہے کہ یہ پٹنہ کے قریب کا ایک چھوٹا راجہ تھا
اور مگدھ کی سلطنت اس زمانہ مین لچھوی خاندان کے قبضہ مین تھی

چندرگپت نے اپنی شادی خاندان لچھوی کی شہزادی کنور دیوی سے کرکے بڑا عروج پکڑا۔

سلطنت مگدھ تو سسرال سے ہاتھ لگی۔ باقی اردگرد کے حصص کو اُسنے فتح کرکے اپنی بادشاہت میں ملا لیا اور ۲۶ فروری ۳۲۰ء میں اسنے تخت نشینی کے وقت سے ایک تاریخ جاری کی جس کو گپت سمبت کہتے ہیں اسکے بعد اسکا لڑکا سمندرگپت ۳۲۶ء میں تخت پر بیٹھا۔ یہ راجہ ہندوستان کا نپولین کہا جاتا ہے اس نے کل ہندوستان کو فتح کیا اور اس فتح کی خوشی میں اشومیدھ یگ کیا اس کو غیر ملک کے راجہ مہاراجہ بھی جانتے تھے۔

آسام۔ بنگال۔ پنجاب۔ راجپوتانہ اور دکن کے راجگان اس کو خراج دیتے تھے یہ راجہ شاعر بھی تھا۔ عالموں کا مربی تھا اور خود ایک عالم تھا۔ بین باجہ اچھا بجاتا تھا۔ بدھ مت کے لوگوں کی عزت کرتا تھا اگرچہ وہ خود ہندو مذہب کا تھا اسکی ایک لاٹ جو کہ الہ آباد میں موجود ہے سارے حالات معلوم ہوتے ہیں اسکی فتوحات لنکا اور کابل کے بادشاہوں سے بھی [illegible] تحفے بھیجے [illegible] ۳۷۵ء میں اسکے مرنے پر اسکا بیٹا چندرگپت دوم بکرماجیت گدی پر بیٹھا

اسنے سنہ ۳۹۵ع مین رودرسنگھ شیترپ کو شکست دی اور مالوہ و سوراشٹر
کو اپنی سلطنت مین ملالیا سنہ ۴۰۹ع مین اسنے اپنی راجدہانی کوسمبھی اور
بعدازان اجودھیا کو بنایا سنہ ۴۰۵ع مین چینی یاتری فاہیان ہندوستان
مین داخل ہوا اور بہت روز تک اس راجہ کے دربار مین رہا۔
وہ لکھتا ہی کہ یہ راجہ عالمون کا بڑا مربی تھا سنہ ۴۱۳ع مین اسکے مرنے
پر اسکا بیٹا کمارگپت گدی پر بیٹھا اسنے بڑے جاہ و جلال کے ساتھ
۴۰ سال تک حکومت کی اور اشومیدہ یگیہ کیا سنہ ۴۵۵ع مین اسکے
انتقال کرنے پر اسکندگپت مسندنشین ہوا اسکے زمانہ مین ہن قوم نے
پہلے پہل ہندوستان پر حملہ کیا مگر اس کو پسپا ہونا پڑا۔ مگر
ہن قوم نے اسکندگپت کے اوپر دوسری بار یورش کی اور راجہ
کو شکست نصیب ہوئی گپت سلطنت کو بڑا نقصان پہونچا۔
سنہ ۴۸۰ع مین اسکندگپت کے مرنے پر پورگپت سلطنت کا مالک ہوا
پورگپت کے مرنے پر نرسنگھ گپت بالادت گدی پر بیٹھا سنہ ۴۹۹ع
یا سنہ ۵۰۰ع کے قریب ہن قوم کے سردار طورمان نے ہندوستان پر
حملہ کیا اور جلد اپنے کو مالوہ کا راجہ بنالیا سنہ ۵۱۰ع مین طورمان کے

مرنے پر اس کا بیٹا مہرگل مالوہ کا راجہ ہوا یہ اس زمانہ کا سب سے
بڑا ظالم تھا۔ لوگوں کو قتل کرنا گانوں کو جلا دینا اور قصبوں کو
اجاڑ دینا اسکے ایک ہاتھ کے کھیل تھے۔ اس کا دارالحکومت
سیالکوٹ تھا۔ اسکے ظلم کی وجہ سے ملک میں جگہ بجگہ غدر
ہونے لگے۔ آخر گپت خاندان کے راجہ بالادت نے مالوہ کے راجہ
یشودہرمن کی مدد سے مہرگل کو سنہ ۵۲۸ء میں ملتان کے قریب کہرور
کے مقام پر شکست دی۔

مہرگل بھاگ کر کشمیر میں جا پہنچا اور وہاں کچھ دنوں بعد دغا سے
دھوکے سے قبضہ کر حکومت کرنے لگا اسنے قندھار کو بھی فتح کر لیا۔
اور بے شمار مندروں کو مسمار کرایا سنہ ۵۴۰ء میں راہی عدم ہوا۔ مہرگل
کی فتح کے بعد مہاراجہ یشودہرمن نے اپنا لقب بکرماجیت اختیار
کیا اور بنگال آسام وغیرہ کو فتح کیا۔

مہاراجہ بالادت کے بعد گپتوں کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ غالباً یا تخت
راجہ بنگلے ہونگے بعض مورخین کی رائے میں سکند گپت اس گپت
خاندان کا آخری نام لیوا تھا بعض مورخین کا گمان ہو کہ مگدھ کے
اودشٹ سین وغیرہ راجگان جو ہرش وردہن کی موت کے بعد خود مختار

ہو گئے تھے اور جنہوں نے اشومیدھ یگ کیا تھا خاندان گپت کے
رتن تھے گپتوں کے عہد میں سنسکرت کو بڑا عروج ہوا۔ دھرم اور نظم و نسق
کے ضابطے قرار دیئے گئے۔ گپتوں کے زمانہ میں دیگر علوم فنون میں بھی بڑی
ترقی ہوئی آریہ بھٹ۔ برہم بھٹ وغیرہ بڑے مشہور ریاضی دان تھے
اس زمانہ کی تصویریں و دیگر ہنروں کے نمونے جابجا مقام سارناتھ
کثرت سے پائے گئے ہیں مقام اجنتا کی مصوری اور نقاشی اس
کمال کی ہے کہ دور دراز ملکوں کے آرٹسٹ اسے دیکھنے آیا کرتے ہیں
گپتوں کا زمانہ علم و ہنر کی ترقی کے لئے یکتا مانا جاتا ہے۔ اکثر مورخوں
نے انہی وجوہات سے اس عہد کو سنہری جگ لکھا ہے کیونکہ اگرچہ
گپت خاندان کے راجہ ہندو تھے تاہم وہ بدھوں اور جینیوں کی
بڑی عزت کرتے تھے۔ بھکشوؤں کو ہر جگہ چارپائیاں بستر
خوراک وغیرہ مفت ملا کرتی تھیں راجہ سب کو ایک برابر سمجھتا تھا
مگر افسوس وشنو پران میں ان گپت راجگان کو شودر بتلایا ہے۔
سنہ ۴۸۰ء میں سکندگپت انتقال کر جانے پر اس کی سلطنت شیلادت
اول کو پہنچی۔ سنہ ۶۰۶ء میں شیلادت کے مرنے پر اس کا بیٹا پربھاکر

؎ ان کی قومیت کے متعلق مفصل بحث کے لئے دیکھو ضمیمہ ۱۲

وردھن جو تھا تیسرے میں۔ ہتا تھا گدی کا مالک ہوا سنہ ٦٠٦ء میں
مہاراجہ پربھاکر وردھن کے مرنے پر اُسکا بڑا بیٹا راجیہ وردھن
تخت پر بیٹھا۔ یہ خبر سُنکر کہ اس کی بہن راجیشری دیوی مالوہ کے
راجہ کی قید میں ہے اور اسکے بہنوئی گرہ ورمن کو بنگال کے راجہ ششانک
دیو نے قتل کر ڈالا ہے۔ راجیہ وردھن ایک بڑی فوج لیکر قنوج
کیطرف روانہ ہوا مگر دشمنوں کے جال میں پھنس کر جلد مارا گیا۔
جب راجیہ وردھن کی موت کی خبر اسکے چھوٹے بھائی ہرش وردھن
کو پہونچی تو اسنے تخت پر بیٹھکر دشمنوں کی سرکوبی کا ارادہ کیا۔ ایک
بڑی فوج کے ساتھ قنوج پر حملہ کیا مالوہ کے راجہ کو شکست دی
اپنی بہن کو قید سے چھڑایا اور اپنے بھائی کے قاتل ششانک دیو
والیئے بنگالہ کے مقابلے کو روانہ ہوا۔ آسام کے راجہ بھاسکر ورمن
کی مدد سے بنگالہ فتح ہوا اور ششانک دیو نے بھاگ کر اڑیسہ میں
اپنی سلطنت قائم کر لی۔ ہرش وردھن نے اب قریب قریب تمام شمالی
ہندوستان فتح کر لیا۔ اور اپنا لقب شیلادت دوم اختیار کیا
قنوج کو دار الحکومت بنایا گجرات کے راجہ دھروسین کو اپنی لڑکی
منسوب کی۔ اور سنہ ٦٢٠ء میں دکن کے راجہ پل کیشن دوم پر حملہ کیا

گزشتہ کی کہانی اور دیا سے تھیا آہر ود یادھشٹا ہتھونکی تعلیم
ہوئی سنہ ۶۳۰ء مین چینی سیاح ہیوان سانگ آیا اور اسکے دربا
مین دو برس تک رہا وہ لکھتا ہے کہ راجہ نہ صرف خود عالم تھا بلکہ
عالمون کا بھی بڑا مربی تھا۔ اسکے دربار مین بہت سے عالم کو
ان ہیرو تان برہمن بہت مشہور تھا سنہ ۶۳۴ء مین اس راجہ نے
ایک بڑا دربار کیا۔ جس مین ۲۰ راجپوت شریک ہوئے۔ آسام کا
راجہ بھاسکر ورمن بھی اسمین شریک تھا۔ راجہ ہر پانچوین سال
ایک جلسہ کیا کرتا تھا اور ہر چوتھی سال پریاگ مین جاکر اپنی تمام
دولت وغیرہ لٹا دیتا تھا۔ اور فقیرانہ لباس پہن لیتا تھا۔

ہیوان سانگ لکھتا ہے کہ راجہ بڑا فیاض تھا ہزار بھکشو اور پانچسو
برہمنون کو کھانا دیتا تھا ہر سال سنگھ کا اجلاس کرتا تھا سنہ ۶۴۳ء
مین چین بان۔ اور مہایان فرقہ جات کے اختلافات معلوم کرنے پر
بڑی مجلس منعقد کی ایک بھاری کیمپ تیار کیا گیا جسمین راجہ اسمین شامل ہوئے
۴ ہزار بھکشو اور ۳ ہزار برہمن اور جین پنڈت موجود تھے اور ہیوان سانگ
اس سبھا کا پردھان بنایا گیا۔ اسنے چیلنج دیا کہ اگر کوئی میری بات کو
رد کرے اس کو میرا سر کاٹنے کا اختیار ہوگا کسی کو لبکشائی کی ہمت

کرنے کی جرأت ہوئی۔ ۸ روز ایسا ہی ہوتا رہا۔ لیکن انجام اچھا ہوا کسی نے سازش کر منڈپ کو آگ لگا دی اور راجہ پر بھی وار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۵۰۰ برہمن جلا وطن کر دیئے گئے۔ اسی سال پریاگ میں ایک بڑا میلا ہوا یہ میلہ ڈھائی مہینہ تک رہا اس میں ۵ لاکھ سادھو جمع ہوئے پہلے روز بدھ دوسرے روز سورج اور تیسرے دن شیو کی مورتیوں کی پوجا کی گئی راجہ نے اپنی ہر ایک چیز دان دے دی ہر ایک بھکشو کو سونے کی ایک ایک سو مہریں دی گئیں ایک مہینہ تک برہمنوں اور غریبوں کو کھانا اور کپڑا دیا جاتا رہا۔ اور بادشاہ نے خود فقیرانہ کپڑے پہن لیئے۔ اس جلسہ کے دس روز بعد ہیون سانگ اپنے وطن کو چلا گیا ۶۴۸ء کے آخر میں ہرش وردھن نے انتقال کیا۔ اسکے مرنے پر اسکے برہمن وزیر ارجن نے سلطنت پر قبضہ کر لیا اس نئے بادشاہ نے کچھ چینی حاجیوں کو جو وانگ ہان ژی کے زیر نگرانی آئے ہوئے تھے قتل کروا دیا۔ وانگ ہان ژی جان بچا کر نیپال کو بھاگ گیا وہاں سے نیپالی اور تبتی افواج کو اپنے ساتھ لے قنوج پر حملہ کیا۔ ارجن کو ترہت کے قریب شکست ہوئی اور اس کو چینی لوگ قید کر کے اپنے ملک چین لے گئے۔

ہندوستان کے یونانی اور ستھین بادشاہ

یہ امر مسلمہ ہے کہ سکندر کے حملہ کے بعد افغانستان و باختر وغیرہ کے ملکوں کا مالک سلوکس قرار پایا مگر اسکے پوتے انٹیوکس کے عہد میں اہل باختر یا بختین قوم کے لوگوں کے ساتھ غدر کیا اور اہل باختر ڈی اوٹوٹس اول کے یا بختن ارتھی ڈی مین کی ماتحتی میں خودمختار ہو گئے۔ ڈی اوڈوٹس اول کے بعد ڈی اوڈوٹس ثانی سریر آرائے سلطنت ہوا مگر اس کو ارتھی ڈی مینس نامی غاصب نے برطرف کر خاندان سلوکس انٹی کس کی بادشاہت پر حملہ کیا شاہ انٹی اکس نے مجبور ہو اپنی بیٹی اسکے بیٹے کو دے دی اور باختر کی خودسری کو تسلیم کر لیا۔ ڈی مرظابیٹس نے شمالی ہندوستان کا بہت سا حصہ مثل کابل پنجاب اور سندھ کے فتح کیا لیکن اس درمیان میں سلطنت باختر ہاتھ سے جاتی رہی۔ اسپر یوکرےٹی ڈیس نامی شخص نے قبضہ کر لیا لیکن یہ غاصب اپنے لڑکے کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ سنہ ۱۵۵ ق م میں کابل کے بادشاہ مناندر عرف ملندر نے پاٹلی پتر پر حملہ کیا لیکن پشیامتر کے ہاتھ سے شکست پائی۔ ملندر بودھ مذہب کا بڑا کٹر پیرو تھا اسکے کچھ عرصہ بعد یعنی ۱۴۰ لغایت ۱۳۰ ق م میں

شاک اور اسکے ساتھیون نے آندھر کی سلطنت کا خاتمہ کر کے گجرات اور کاٹھیاواڑ مین اپنی سلطنتین قائم کرلین لیکن اس زمانہ مین پارتھیہ قوم کے مشہور مہاراجہ کی سلطنت دریاے انڈس تک آپہونچی تھی ان شکسینیون نے اب اس کی خوشنودی کے لیے اپنا خطاب بجاے مہاراجہ کے ستراپ رکھ لیا جو فارسی زبان کا لفظ ہے اور جسکے معنے گورنر کے ہین اس انڈو پارتھین خاندان کا سب سے مشہور راجہ گونڈوفرس تھا جسنے پنجاب اور سندھ سنہ ۶۰ء مین فتح کیا لکھا ہے کہ اسکے عہد مین عیسائیون کا ایک مشن سینٹ ٹامس کی ماتحتی مین آیا تھا

اس پارتھین خاندان کا آخری بادشاہ ہرمیئس کو شاک قوم کے کادفیسس اول نے سنہ ۴۵ء مین سلطنت سے محروم کردیا کچھ عرصہ بعد اسکے قبضہ مین ملک باختر فارس افغانستان آگئے اسکے بیٹے کادفیسس دوسرے نے بنارس تک کل شمالی مغربی ہندوستان کو فتح کرلیا۔ اور اس حصہ کو شکسینون کے سپرد کردیا سنہ ۱۲۵ء مین اس خاندان کا حاکم کنشک بنایا گیا ہے اسنے مذہب بدھ کا [illegible] کاشغر - یارقند - ختن - کشمیر اور پاٹلی پتر کو فتح کیا بلکہ چین کے بادشاہ کو بھی شکست دیکر بدلہ لیا اپنے نوکرون کے خراج دینا بند کردیا تھا بہت سے لوگون کو یرغمال

مین لایا جنھون نے ناشپاتی اور شفتالو کو ہندوستان مین جاری
کیا اس کی بادشاہت مین سندھ اور وندھیاچل تک کے تمام ملک
شامل تھے تقریباً سنہ ۱۵۰ء مین اسنے انتقال کیا اور گو اس کے
خاندانیون کی حکومت کشمیر پر قائم رہی لیکن عموماً مختلف سردار جو کہ
شتریپ کہلاتے تھے خودمختار ہو گئے۔

کنشک خاندان کشن کا سب سے بڑا بادشاہ تھا۔ یہ کشن دردمان
ہندوستان کی مشہور و معروف سیتھیا قوم کی جسمین جاٹ وغیرہ
ہین ایک شاخ تھی یہ بادشاہ بدھ مت کا بڑا کٹر پیرو تھا
بدھ مذہب کی آخری مجلس اسی کے زیر اہتمام بمقام جالندھر منعقد ہوئی
تھی اسکے زمانہ مین مہاتما ناگ ارجن نے بدھ مذہب کی اس شاخ کو
جاری کیا جس کو مہایان کہتے ہین اسکے عہد مین بھی بدھ مذہب کو خوب
ترقی ہوئی لکھا ہے کہ یہ بادشاہ سنسکرت زبان کا بڑا حامی تھا اس نے
ترپٹک کو سنسکرت مین تالیف کروایا۔ اسکے حکم سے جو بدھ مذہب کے
شاستر تیار ہوئے وے مہایان کے نام سے موسوم ہین۔ یہ مذہبی
شاخ جسکے پنڈت اسوگھوش۔ بسومتر۔ ناگ ارجن اور چرک وغیرہ
چین۔ جاپان۔ نیپال اور تبت مین رائج ہے۔ مہاتما ناگ ارجن نے

بدھ مذہب میں بھگتی کو شامل کرکے اس کو ہردلعزیز بنا دیا
اسی زمانہ سے بدھ کی مورتیاں رکھنا شروع ہو گئیں کنشک کا
نام چینے شاستروں میں آیا ہے سن تکالی تھی جس کو شاک سمت کہتے
ہیں تبت چین اور منگولیا میں زبان زد خلایق ہے اسنے کاشغر
یارقند اور ختن وغیرہ ملکوں کو فتح کیا چین کے بادشاہ کو شکست دے
اس سے خراج وصول کیا اسکی سلطنت بحیرہ کاسپین سے لیکر
کوہ بندھیاچل تک پھیلی ہوئی تھی اسکا دارالحکومت پرش پور یعنی
پشاور تھا جہاں بدھ کی یادگار میں اسنے ایک بڑا مینار تعمیر کروایا تھا
کنشک اکثر کشمیر میں بھی رہا کرتا تھا اسکے مرنے پر اسکی سلطنت کا شیرازہ
منتشر ہو گیا گو اسکے بیٹے پوتے وغیرہ کشمیر میں مدتوں حکومت کرتے رہے
لیکن حقیقت میں اسکی سلطنت کے دوسرے حصوں پر اسکے اکثر
شترپ خود مختار ہو گئے -

باب ہفتم

دور اول پاحصہ برہمنی زمانہ سنہ ۶۰ء سے سنہ ۱۲۰۰ء تک

مسٹر ونسینٹ سمتھ اپنی تاریخ ہندوستان میں لکھتے ہیں کہ ہندوستان کی

بدقسمتی سے برہمنوں نے ایک مرتبہ اور زور پکڑا اور اس دفعہ انہوں نے
بدھ مت کو مٹا کر اپنا رعب ہر طرف جما لیا۔ پچھلے زمانوں میں
جو لوگ ان کے مقابل ہوئے تھے اب وہ ہمیشہ کے لیے پسپا کر دیے
گئے۔ برہمن لوگ دنیاوی دیوتا قرار دیے گئے۔ ذات پات کی سختیوں
نے لوگوں کو ایسا کمزور بنا دیا کہ وہ پھر کسی مطلب کے نہ رہے۔ بجائے
چار ورنوں کے چار ہزار فرقہ جات ہندوؤں میں نمودار ہو گئے۔ مذہبی
ریفارمر حشرات الارض کی طرح نکل پڑے۔ ہندوؤں میں جو کسی زمانہ
میں اپنی خوبیوں کے لیے مشہور تھے اور جن کی خداداد لیاقت
ایک دفعہ دنیا کو متاثر کر چکی تھی اب باطل خیالاتی اور توہمات پیدا
ہو گئے۔ غرضکہ اس زمانہ میں سوائے دو ورنوں کے تیسرا باقی نہ رہا۔
یعنی ایک طرف برہمن اور دوسری طرف شودر۔ چونکہ اس زمانہ میں بجائے
بدھ مذہب کے ایک نیا مت جاری ہوا جس کو برہمن مذہب یا ہندو مذہب
کہتے ہیں اور چونکہ اس عہد میں قدیم برہمنی عہد کے دیوتا وغیرہ کی پرستش
جاری کی گئی۔ لہذا اس کو پورانک عہد یا جدید برہمنوں کا زمانہ کہا گیا ہے
کیونکہ گپتوں کی حکومت کے زمانہ میں برہمنی مذہب نے جس کا اثر کم و بیش باقی
تھا دوبارہ قوت پکڑ لی چھٹی صدی عیسوی سے بدھ مت میں انحطاط

شروع ہو گیا تھا۔ ۷ صدی عیسوی میں بدھ عمارات کا بننا بہت کم ہو گیا اور آٹھویں صدی عیسوی میں بالکل ہی جاتا رہا۔ اس جدید مذہب کی بنیاد ان کتابوں پر تھی جن کو پوران کہتے ہیں۔ لفظ پران کے معنے پرانے یا قدیم کے ہیں اور ان میں قدیم برہمنی زمانہ کے اصول دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس زمانہ کے تاریخی واقعات مندرجہ ذیل ذرائع سے دستیاب ہوئے ہیں۔

(۱) مہاپوران و دیگر مذہبی کتب

(۲) چینی اور مسلمان مورخوں خصوصاً البیرونی کے قلمبند کردہ حالات

(۳) اس عہد کی چند چھوٹی چھوٹی تاریخیں جیسے راج ترنگنی ہرش چتر رام چرتر وغیرہ۔

(۴) بھاٹوں کے تصنیف کردہ حالات جیسے پرتھی راج راسا۔ آلھکھنڈ وغیرہ

(۵) عمارات جیسے گوالیار۔ کھجراہو۔ آبو وغیرہ روایات سنہ جات دیگر تصنیفات و قصص (ناٹک جیسے مرچھکٹک قصہ جیسے بیتال پچیسی)

(۱) سماجک یا سوشل حالت

راجہ لوگ بڑی شان و شوکت سے زندگی بسر کرنے لگے تھے

اس زمانہ میں عورتیں تعلیم سے محروم رکھی جاتی تھیں اور ذات پات کے جھگڑے بہت زبردست ہو گئے تھے اس عہد میں قنوج - بنارس پشاور - نالند - بکرم سال اور نوادیپ (ندیا) علوم و ہنر کے بڑے مرکز تھے راجہ لوگ محفوظ محلوں سے بہت کم نکلتے اور ملکی کاموں کو انجام دیتے تھے - راجپوت راجے بہت سی رانیاں رکھتے تھے اور شکار کرنا یا جنگ و جدال وغیرہ کو بہت پسند کرتے تھے - شادیاں کم عمر میں ہونے لگیں تھیں - عورتیں سے آزادی لے لی گئی تھی ان کو پردہ میں بھی رکھا جانے لگا تھا - پڑھنا لکھنا - گانا اور خاوند کی خدمت کرنا انکے اوصاف قرار دیئے جا چکے تھے - ستی کا رسم بھی جاری ہو گیا تھا - بیواؤں کی شادی بند ہو گئی تھی - عورتوں کو ریاضت عبادت کرنے یا بلا شادی کیے ہوئے زندگی بسر کرنے کی اجازت نہ رہی تھی تاہم یہ بہادری اور ہوشیاری کو مشہور تھیں -

ہندو لوگ عام طور سے علم سے بے بہرہ تھے یہ لوگ باہر والوں سے ملتے نہ تھے پردہ کا رواج مسلمانوں کے آنے پر شروع ہوا اس کی وجوہات بہت تھے مسلمانوں کی دیکھا دیکھی اور ان کے مظالم سے اپنی عورتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے اعلیٰ طبقہ جات ہندو

ملنا بُرا سمجھتے تھے دریائے اٹک سے پار جانا یا سمندر کے ذریعہ سے
دوسرے ملکوں میں سفر کرنا مذہباً ممنوع ہو گیا تھا۔ ہندو لکیر کے فقیر
بن گئے تھے۔ نئی نئی باتیں ان کو نہیں معلوم ہوتی تھیں۔ علم برہمنوں کی
میراث ہو چکا تھا۔ چھتریوں اور خصوصاً راجپوتوں کا کام محض تلوار
چلانا قرار دے دیئے گئے تھے۔ ویش اور شودر وغیرہ کا رہنا ہر حالت
میں برہمنوں کا کام بتلایا جا چکا تھا۔ پیشوں کے لحاظ سے سینکڑوں ذاتیں
بن گئی تھیں ویش لوگوں میں سے سنار۔ لوہار۔ جلاہے۔ تیلی کاشتکار
وغیرہ علیحدہ ہو گئے تھے۔ چھتریوں میں بھی کئی فرقے وجود میں آ گئے
تھے۔ علم پڑھنا ناجائز قرار دیا جا چکا تھا جو چھتری لوگ علم کو پڑھتے
اور ملک کی حکومت میں دخل دیتے تھے وہ راجپوتوں سے الگ
سمجھے جانے لگے تھے۔ چھتریوں میں راجپوت کھتری اور کایستھ وغیرہ
ذات جات قائم ہو گئے تھے۔ قصہ کوتاہ مسلمانوں کے آ جانے سے پیشتر ہندو
لوگ ہزاروں ذاتوں میں منقسم ہو چکے تھے۔ اتفاق مفقود ہو چکا تھا
علم کا چرچا عام طور سے جاتا رہا تھا ہر طرف جہالت اور جھگڑوں کی آگ
بھڑک رہی تھی ذات پات کی سختیاں بہت ہو گئی تھیں مگر علم و ہنر میں
لوگ اب بھی بہت بڑھے ہوئے تھے۔ فرشتہ نے بہت سی عجائبات کا ذکر

کہا ہے کلہن پنڈت نے انوکھی انوکھی باتیں درج کی ہیں لکھا ہے
راجہ رتن سین کے وزیر نے ایک مصنوعی چاند بنایا تھا جسکی روشنی دو
کوس تک جاتی تھی اس زمانہ میں بھی عمارتیں خصوصًا مندر (جیسے
جگناتھ پوری کا مندر) بہت بنوائے جاتے تھے مختلف ہنر بھی جاری
تھے لوگ اب بھی سچے اور خدا ترس ہوتے تھے - البرونی جو ۹۷۳ء
میں خیوا میں پیدا ہوا تھا اور محمود کے ساتھ ہندوستان میں آیا تھا
اسوقت کی حالت کے متعلق یوں لکھتا ہے کہ کشمیر دہلی - ستارہ پاروہ
اور قنوج کی بادشاہتیں بڑی زبردست تھیں انصاف کا کام
نہایت خوبی سے ہوتا تھا - ملزموں کو سخت سزائیں نہیں دیجاتی
تھیں - برہمن کو موت کی سزا کبھی نہیں دیجاتی تھی راجہ کو زمین کی
پیداوار کا ۱/۶ حصہ ملا کرتا تھا - مزدور کاریگر اور تجار لوگ اپنی اپنی
آمدنی پر محصول ادا کرتے تھے برہمنوں کے اوپر کوئی ٹیکس نہ تھا
بت پرستی عام تھی اور ملک میں بیشمار مندر تھے - ستی کا رسم پھیلا
ہوا تھا اور بیواؤں کی شادی کی سخت ممانعت تھی -

راجپوتوں کی پیدائش اور انکا حال

لفظ راجپوت راجپتر کا مخفف ہے اسکے معنے راجہ کے بیٹے کے ہیں

اسی لیئے راجپوت اپنے آپکو ہندوستان کی قدیم چھتریونکی اولاد بتلاتے
ہیں اور اپنے نسب نامہ مہاراجہ رام چندر اور کرشن چندر سے ملاتے
ہیں مگر برہمنوں کا دعوی ہے کہ ہندوستان میں کوئی چھتری نہیں ہے
مہاراجہ پرسرام نے چھتریوں کو ۲۱ مرتبہ شکست دیکر دنیا سے مٹا دیا
تھا - راماین میں اس معرکہ عظیم کا ذکر ہے - اسکند پران[۱] رینوکا مہاتم
اشلوک ایک لغایت ۵۱ میں لکھا ہے کہ جمدگنی رشی مہاراجہ سہسر باہو
اور مہاراج جمدگنی والد پرسرام ہمزلف تھے - اس امر مشتہر کی وجہ سے
ایک روز جبکہ سہسر باہو شکار کو گیا ہوا تھا رینوکا مادر پرسرام نے
راجہ کو دعوت دی جب راجہ جمدگنی رشی کی کٹی پر پہنچا بیشمار اسباب
خوردنی و سامان وغیرہ کو دیکھکر اس کو تعجب ہوا اور اسنے رشی سے
اس کا سبب پوچھا معلوم ہونے پر راجہ نے کام دھینو گائے
کو لینا چاہا - رشی نے انکار کیا مگر راجہ اس کو تلوار کے گھاٹ
اتار کر گائے لیکر اپنی بادشاہت میں آگیا اسوقت پرسرام
کٹی میں نہ تھے - واپس آنیے پر پرسرام کو بڑا غصہ آیا اور
اس نے سہسر باہو کے ہزار ہاتھ کاٹ اس کو مار ڈالا -

[۱] دیکھو امپیریل گزیٹیر آف انڈیا جلد اول صفحہ ۳۱۲ اور دی پی پل آف انڈیا

مہیسر ناموں کے مرنے کے بعد اُس کا سب سے بڑا لڑکا مہاراج چندر سین
جو اودھ کا حاکم تھا مقابلے پر آیا مگر یہ بھی جان بحق ہوا۔ پرسرام
رام کے آگے جو چھتری آیا قتل ہوا۔ جسوقت پرسرام اسطرح
تمام چھتریوں کو تلوار کے گھاٹ اُتار رہے تھے ان کو خبر ملی کہ مہاراجہ
چندر سین کی رانی حاملہ ہے اور وہ آگرہ کے قریب والبھیہ رشی کی
کُٹی میں پناہ گزین ہے۔ پرسرام فوراً والبھیہ رشی کی کُٹی میں جا دھمکے
اور رانی کو طلب کیا۔ رشی نے رانی کو لا کر پیش کر دیا۔ پرسرام رشی سے
بہت خوش ہو کر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر آپکو کچھ مانگنا ہو تو مانگئے
رشی بولا کہ مجھکو وہ بچہ جو گربھ میں ہے دیجئے۔ رانی کو آپ مار سکتے ہیں
پرسرام بڑے شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے کہ محض بچہ کی وجہ سے تو
میں رانی کو مارنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں نے عہد کر لیا ہے کہ دنیا میں
چھتریوں کا نشان نہ رکھونگا اس حمل سے اگر لڑکا ہوا تو چھتریوں کا
نام قائم رہیگا۔ مگر خیر اس پیدا ہونے والے لڑکے کی اولاد کا دوسرا نام
ہوگا چونکہ ہندی زبان کی کایہ (پیٹ) میں ہے لہذا اس کا خطاب کایستھ
ہوگا (کایا میں استھت) پس چندر سین کی رانی سے سوم راج نامی لڑکا
ہوا جو کایستھ کے لقب سے موسوم ہوا۔ سوم راج کے چار بیٹے ہوئے

اور ان چارون کے بہت سے لڑکے ہوئی اور یہ رفتہ رفتہ برہمنون کو جو پرسراباہو کے مارے جانے پر ملک پر قابض ہوگئے تھے۔ بید خل کرکے تمام ملک مین پھیل گئے۔ بھاگوت مین سوم راج کا نام مولک عرف ناری کوچ بھی لکھا ہی کیونکہ اسی سے چھتریون کے راج کا مول یعنی بیج قائم رہا۔ پس چھتری بالکل نشٹ نہوی بلکہ دوسرے نامون سے موسوم ہونے لگے اور کچھ دنون کے بعد پھر اپنی اصلی حالت کو پہونچ گئے بدھ مت کے زمانہ مین تمام چھتری جیساکہ مسٹر ہوول صاحب ہسٹری آف آرین (اول) فرماتے ہین بدھ مت کے پیرو ہو گئے تھے ایک بھی برہمنون کا ہمدرد دوست نظر نہین پڑتا تھا۔

لہذا کچھ رشیون نے جو کوہ آبو پر رہتے تھے۔ بدھ مت کے مٹانے کے لئے نئے چھتری پیدا کئے۔ اس کا قصہ یون ہے کہ رشیون نے اگنی کنڈ مین جو وہان اب تک موجود ہی چار سونے کی مورتیان ڈالدین۔ جو کچھ دیر کے بعد چار انسانونکی شکل مین باہر آگیئن۔ ایک شخص بار بار کہتا ہوا برآمد ہوا اسلئے اُس کا نام پرہار پڑا دوسرا آدمی رنگت کا سیاہ تھا اس لئے برہمنون نے اسی کو برہی ہا کے نام سے موسوم کیا۔

جسکے چار ہاتھ تھے اور ان مین سے ہر ایک مین کوئی نہ کوئی ہتیار
تھا۔ رشیون نے اس کو چوہان کے خطاب سے ملقب کیا۔ مگر
جسکے ہاتھ نہین دیے اور ہتیار دونون تھے اس کو سولنکھی یا چالوکیہ
بتلایا۔ پرانون مین درج ہو کہ آبو کے پہاڑ پر اگن کنڈ سے چار سو
سورونشی چھتری اگنی کل کے ایسے پیدا ہوئے کہ جنہون نے بودھ
مذہب کے لوگون سے لڑکر برہمنی دہرم کی رکشا کی۔ اسکا مطلب
یہ ہی کہ ہندون مین آگ نہایت متبرک سمجھی جاتی ہی اگنی کے
سامنے ساری رسومات ادا ہوتے ہین لہذا برہمنون نے جو بودھ
مت کو مٹانا چاہتے تھے مندرجہ بالا چار بہادرون کو آگ کے
روبرو یہ کام سپرد کیا۔ پس انہون نے اور انکی اولاد نے بہت
جلد اپنا سکہ ہر طرف جمانا شروع کر دیا۔ اور تمام چھتریون کو جو بودھ
مذہب رکھتے تھے قتل کیا یا ان کو ملک سے بے دخل کر دیا۔

ف یہ چارون بہادر آریہ نسل کے شاکدویپی تھے انہین سے کنور پر عمر کنور
ابر کنوردار لنگل مہاراجہ پریہ ورت کے بیٹے راجہ اگنی اندر کی نسل سے تھے
واسطے [illegible] کنور [illegible] مہاراجہ راجندر کے خاندان سے تھے کنور جی
کے باعث یہ چارون راجپوت کے لگے انکین خاندان پرمار [illegible] اگنی کل کہلائے
[illegible] ہندوستان کا نہایت قدیم دودمان تھا اسی خاندان مین مہاراجہ
[illegible] بکرماجیت وغیرہ گذرے ہین یہ [illegible] مہاراجہ [illegible]
[illegible] کی اولاد تھے اس طرح سولنکھی یا چالوکیہ راجپوت مہاراجہ [illegible]

پنجاب کے چھتری صاحبان نے ملک سے بیار خلل ہونے پر پیشہ تجارت اختیار کرلیا اور بہ بجائے چھتریوں کے کھتری موسوم ہونے لگے دیگر قدیم چھتریوں نے سرکاری ملازمت اور نیز راجگان کی نیابت اختیار کی اور یہ لوگ عام طور سے کالبستہ کہے جانے لگے۔

مگر ہندوستان کے دکن کے کچھ لوگوں نے لفظ چھتری متروک نہ کیا۔ کیونکہ وہاں پر راجپوتوں کا دخل اور زور نہیں ہوا تھا چنانچہ آج تک وہاں چھتری اس بات کا فخر کرتے ہیں کہ وہ چھتری یا محافظ ہیں۔ راجپوت یا محض راجہ کے بیٹے نہیں ہیں۔ لفظ راجپوت گجرات میں اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ بنگال اور آسام میں بھی اسکی زیادہ عزت نہیں۔ کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لفظ ہرش درد میں کیے

راچندر کے دوسرے بھائی لچھمن کے فرزند چندر کیتو کے خاندان سے تھے جو ہاں سے سمبر باہو کی نسل سے بتلائے گئے اور اسطرح گویا ہرچندر ونشی چھتری لکھے گئے ہیں

لے دیکھو عمادالسعادت اور حالات قوم کھتری از بابو ہرنام داس ورما (آگرہ) ڈاکٹر کے۔ پی۔ جیسوال صاحب لکھتے ہیں (ہندو پالٹی صفحہ ۶۳) کہ سکندر اعظم کے زمانہ کا کھتری فرقہ سندھ کے کھتریوں میں موجود ہے۔ اور ولیم کروک کی رائے میں اسی زمانہ کی کاٹھی قوم کھتریوں کی مورث اعلےٰ تھی۔

بعد جاری ہوا تھا۔ خطاب راجپوت ایسا ہے کہ ہر ایک ذات کا آدمی جسکے بزرگان راجہ رہے ہوں اپنے نام کے آگے لگا سکتا ہے

(۲) مذہبی حالت

اچھی نہ تھی ویدوں کے زمانہ کے سنسکار فراموش ہو چکے تھے ایک خدا کی بجائے سیکڑوں دیوی۔ دیوتاؤں کی پوجا ہونے لگی تھی۔ کرشن اور رام پرماتما قرار دیئے گئے تھے اور شیو اور وشنو کے پوجاری دمبدم بڑھ رہے تھے ہر ایک مذہبی لیفارمر ویدوں کا نام لیکر کام چلاتا تھا وسودیو کرشن کی تلقین بھگتی پہ بہت زور دیا جانے لگا تھا۔ بھگتی کی تحریک بہت قدیم ہے مگا ستھنیز کی تحریر سے انشان ہوتا ہے کہ اسکے زمانہ میں اسکا نام پنچ لونز تھا اور اسکے معتقد کثیر التعداد تھے۔ رفتہ رفتہ یہ تحریک نراین اور وشنو کے عقیدوں سے خلط ملط ہو وشنو اسکے نام سے موسوم ہو گئی چنانچہ گپت راجگان اپنے کو پرم بھگت لکھا ہے مذہبی تعلیم بالکل برہمنوں کے قبضہ میں جا پہونچی تھی۔ برہمن لوگ سوائے اپنے کے اور کسی فرقہ ہنود کو علم سے فیضیاب نہیں کرسکتے تھے۔ مذہبی رسمیات کو تحریز لوجا دیا

کے دوسرے لوگ ادا نہین کرسکتے تھے ۔ سرستی برہما کی بی بی لکشمی
وشنو کی عورت اور اما کالی اور درگا اور شکتی کے نامون سے
پوجی جانے لگی تھی غلامی کا رواج جاری تھا مگر اس مین سختی نہ
تھی ۔ شادیان قطعی والدین کے اختیار مین تھین جو بغیر مشورہ لڑکون
اور لڑکیون کے آپس مین شادیان کرا دیتے تھے چنڈال لوگ شہر کے
باہر رہتے تھے ۔ اور بتون مندرون کی تعداد روز بروز ترقی پر تھی
لوگون مین مذہبی جوش مفقود ہو چکا تھا باطل خیالاتی کا اندھیرا
چھا رہا تھا ۔ کھان پان شادی بیاہ کے بہت جھگڑے پیدا
ہو گئے تھے وشنو اور شیو والے لوگون کی تفریق بڑے زورون
پر تھی ۔ بدھون کیطرح تیرتھون کو جانا مذہبًا جایز ہو چکا تھا
اور مورتیان بنانا مذہبی دکھلاوا بہت ہو گیا تھا
بتون کو شہرون مین گھمانے کا رواج پھیل گیا تھا اور عام ہندو
لوگ بت پرست بن گئے تھے پاک مقامات دمبدم بڑھ رہے
تھے جین مذہب شیوی مذہب اور وشنوی مذہب یہ تینون اس
زمانہ کے مذہب تھے اور ان مین پوری مساوات اور باہمی روا
داری تھی جیسا کہ کھجرآون کے کھنڈرون سے معلوم ہوتا ہے یہان

ان تینون مذاہب کے مندرجات ایک دوسرے کے پہلو میں واقع ہین۔

نئی نئی مذہبی کتب تیار ہوگئی تھین۔ اس زمانہ کی مذہبی کتابین پوران ہین۔ لفظ پوران کے معنے پرانے کے ہین اصل مین پورانون مین قدیم زمانہ کے ہندوؤن کے مذہب کے اصول اعتقاد اور دیوتاؤن کی کتھا وغیرہ مفصل درج ہین۔ راجاؤن کے خاندانی حالات بھی ان مین موجود ہین کل پوران اٹھارہ ہین پورانون مین ۴ لاکھ اشلوک بتلائے جاتے ہین اور یہ مندرجہ ذیل ہین۔

(۱) برہما۔ (۲) پدم یا کنول (۳) برہمانڈ۔ (برہما کا انڈا) (۴) اگنی (۵) وشنو یعنی وشنو کا پوران (۶) گرڑ (۷) برہم اوتار (یعنی برہما کا اوتار) (۸) شیو (۹) لنگا (۱۰) نارد (۱۱) اسکند (۱۲) مارکنڈے (۱۳) بھوشیہ یعنی پیشینگوئی کا پوران (۱۴) متسیہ (مچھلی) (۱۵) واراہ (سور) (۱۶) کورما (کچھوا) (۱۷) وامن (۱۸) بھاگوت (کرشن کا حال)

انمین سے چھ پرانون مین برہماجی کی پوجا کا ذکر ہے جو دنیا

کی پیدا کرنے والے ہیں چھ پورانوں میں وشنو کی پوجا کا چرچا ہے جو دنیا کو قائم رکھتے ہیں اور باقی چھ پورانوں میں شیو جی کی پوجا کا تذکرہ ہے۔ جو دنیا کو غارت کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ اصل میں قدیم آریوں کی تین خیالی صورتوں کا یہ نمونہ ہیں۔ آریہ لوگ تین دفعہ سندھیا۔ تین وید۔ تین لوک (مرت لوک پاتال لوک اور سرگ لوک) تین مارگ (گیان بھگتی اور کرم) تین سرشٹی طاقتیں (برہما۔ وشنو اور شیو) تین گن (ست رجم۔ تم) آتما کی تین اوستھا (ست۔ چت۔ آنند) مانتے تھے۔ اس وقت بدھوں کی دیکھا دیکھی (بدھ۔ سنگھ۔ دھرم) مندرجہ بالا تین طاقتوں پر زور دیا گیا اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہندو دھرم کا مذہب ایسا بنایا گیا کہ عام لوگ بدھ مذہب کو چھوڑ کر جو ویدوں کے خلاف تھا۔ ہندو مذہب کو قبول کریں۔ بدھ مت کم و بیش بارہ سو برس تک ویدمت کا رقیب رہا اور گو اب اس ملک سے بالکل جلا وطن ہو گیا لیکن باہر اس کی اسقدر دھاک بیٹھی کہ ایشیا اور کیا یورپ پر اس کی روشنی پھیل گئی۔ نیپال۔ منچوریا۔ منگولیا چین۔ افغانستان۔ تاتار۔ تبت۔ سیام۔ برہما اور لنکا جنکو

سوئیڈن اور روس تک اسکی فتحمندی کے جھنڈے گڑ گئے، باوجود غزا
و جہاد اسوقت بھی بودھون کا شمار دنیا کے سب سے تین بڑے
مذہبون مین ہے اس کا اثر یہ ہوا کہ سنہ ١٠٠٠ء تک بدہ مذہب ہندوستان
سے بالکل معدوم ہوگیا اور اسکی جگہ ہندو مذہب پھیل گیا۔ پورانون
کی تصنیف سنہ ٦٠٠ء تک ہوگئی تھی اگنی وایو پران سب سے قدیم ہے
بدہ مذہب کا زوال اور ہندو مذہب کا عروج سنہ ٥٠٠ء سے سنہ ١٢٠٠ء
تک جاری رہا اسکے اسباب یہ ہین :- کہ
(١) بدہ مت والون مین نفاق پھیل گیا تھا یہ لوگ یکجا ہوکر کام
نہین کرسکتے تھے (٢) وے اپنے مذہب پر پورے طور سے پابند
نہ رہے تھے۔ انہون نے بہت سی باتین اپنے یہان ایسی اضافہ
کرلی تھین جو مذہبا ناجائز تھین مختلف بدہ مت کے معتقدین
مین بڑا اختلاف پیدا ہوگیا تھا ذیحیات کی حفاظت مین یہان
تک مبالغہ کیا گیا کہ چار مہینے جبکہ کیڑون کی کثرت ہوتی تھی تیلی تیل پیلنے سے کمہار چاک چلانے سے باز رکھے جانے لگے حیوانات نباتات جمادات کی حفاظت فرض حسنہ مین داخل ہوگئی
(٣) برہمنون نے بدہ کو جوگی مہادیو بنا لیا اور گنتے ہی بدہ مذہب
کی مذہبی رسوم۔ جاترا اور مہااتسو کی پیروی کرکے عام لوگونکی
نگاہ مین ہندو مذہب کی عظمت قائم کردی۔ بجائے بودہی درخت

کے پرنام کرنے کے دشنو پد مین بدہ داخل کر دیا پنڈاروان کرنا جاری کیا گیا جگناتھ بدہ کا اوتار ہو گیا جگناتھ کہتر پہلے ایک بدہ کا تھا بدہ مذہب نے برہمنون کے دیوتاؤن کو قایم رکھا تھا انھین دیوتاؤن کے گروہ نے بدہ مذہب کا خاتمہ کر کے اس کو برہمن مذہب مین غائب کر دیا۔ بدہ فرقونکی بھی اسی طرح کثرت ہوگئی جسطرح برہمنی فرقون کی کثرت ہوتی تھی اور عبادتگاہون مین جہان اور دیوتا تھے وہان بدہ کی مورت بھی شامل کیگئی۔ نیپال مین آجتک بدہ مت مین ہزارہا ہندو دیوتا شامل ہین اور ظاہرا ہر دو مذاہب مین تفرقہ نہین ہے۔

(۳) برہمنون نے علم و ہنر مین بڑی ترقی کر لی تھی اور دیگر مذہب کے پکے تھے برخلاف اسکے بدہ مت کے پیرو بہت گر گئے تھے بحث مباحثے کے قابل نہ تھے جسوقت بڑے بڑے برہمن مثل شنکر آچاریہ۔ راماننج۔ رامانند۔ چیتنیہ۔ بلبھ سوامی۔ کبیر نانک راجا رام موہن رائے۔ سوامی شنکر دیوجی وغیرہ نے اپنے اپنے وعظ وبنا شروع کیے۔ کوئی بدہ مذہب والا ان کی تردید نہ کر سکا۔

(۴) راجپوتون نے اپنی تلوار کے زور سے بدہ مت کے حامیون

کو خاک پر سلا دیا اور جگہ بہ جگہ اپنی حکومت کا ڈنکا بجانا شروع کر دیا۔ بجائے بدھ مذہب کے ہندو مت کا جھنڈا لہرانے لگا بہت سے چھتری راجگان ہندوستان جو اُس وقت بدھ کی تعلیم سے منحرف ہو گئے تھے قنوج سے جو برہمنوں کا سب سے مضبوط مذہبی مقام تھا برہمنوں اور عالم کاریگروں کو گجرات آسام۔ بنگال اور دیگر حصص ہندوستان میں بلا کر آباد کیا۔ اور انکی مدد سے بدھ مذہب کو ہٹا کر ہندو مت کی تلقین دلوائی۔

(۵) اس وقت بدھ مذہب کا کوئی بڑا راجہ مثل اشوک۔ کنشک ہرش وغیرہ کے موجود نہ تھا۔ برخلاف اسکے ہر طرف ہندو مذہب کے حاکم اور خصوصاً راجپوت نظر پڑتے تھے اس لئے قانون قدرت کے مطابق جیسا راجہ ویسی پرجا تمام رعایا ہندو دھرم کے پیرو ہو گئی۔

(۶) ۵۲۸ء سے ۱۰۰۰ء تک ہندوستان میں کوئی باہر سے قوم نہیں آئی اسلئے ہندوؤں خصوصاً برہمنوں اور راجپوتوں کو باہر کی قوموں سے لڑنا جھگڑنا نہ پڑا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں

نے اپنا زیادہ تر وقت مذہب کے پھیلانے مین صرف کیا

ویدی اور پرانی (پرانون) مذہب مین فرق

بہت بڑا تھا (۱) ویدی مذہب مین قدرتی طاقتون مثلاً اندر - اگنی وغیرہ کی تعریف کیجاتی تھی مگر پرانی مذہب مین یہ دیوتا ہوگئے اور برہما وشنو اور شیو کی پرستش کا رواج ہوگیا (۲) ویدون کے زمانہ مین دیوتاؤن کی چڑھاوے آگ پر چڑھائے جاتے تھے لیکن پرانی مذہب مین بتون کے سامنے پیش ہونے لگے اور اس بت پرستی سے سیکڑون قسم کے باطل عقائد اور توہمات کا زور ہوگیا - (۳) ویدون کے زمانہ مین ظاہری عبادت اور اندھا دھند تقلید نہ تھی ذات کا امتیاز پیدایش سے نہ تھا لیکن پرانون کے زمانہ مین ظاہری رسوم اور ظاہری عبادت اندھا دھند تقلید نے ترقی پائی اور ذات کا امتیاز اور مختلف فرقون کا نفاق درجۂ کمال کو پہونچ گیا برہمنون کے ترجیح کے لئے ساری قوم کو ذلیل ہونا پڑا پیشہ ورون اور دستکارون کو کمینون مین لکھ دیا گیا -

(۴) ویدی زمانہ کی اریہ آزاد اور خوشحال تھے پردہ کا رواج نہ تھا شادیان سن بلوغ پر ہوا کرتی تھین - ہندوستانی دیگر ممالک مین

جایا کرتے تھے

پرانون کے زمانیکے ہندو مہاتما

شنکر آچاریہ کو برہمن مہادیو کا اوتار خیال کرتے ہین آپ ساحل ملابار مین پیدا ہوئے تھے ان کے گرو کماریل بھٹ تھے جو بہار کے باشندے اور بدھ مذہب کے کٹر دشمن تھے ۸۰۰ء کے قریب اپنے گرو کے حکم سے انھون نے ہندو مذہب کی تعلیم تمام ہند مین پھیلائی ۔ بدھ مذہب والون کو مغلوب کیا اور شیو کی پوجا کا پرچار کیا ۔ آپ نے جنوبی ہند کے راجہ سدھنوان کو مرید کر کے بدھون کے قتل عام پر آمادہ کیا ۔ کہتے ہین کہ اس راجہ نے لاکھون بدھون کو طعمۂ زاغ و زغن بنوایا ان کی کوشش کی وجہ ہمالیہ سے لیکر راس کماری تک برہمن اپنی اگلی حالت پر آگئے ۳۲ سال کی عمر مین سوامی شنکر آچاریہ نے کدارناتھ تیرتھ مین وفات پائی انھون نے تین پوران لکھے ویدانت اور گیتا کا ترجمہ کیا اور چار بڑے مندر ۔ رامیشرم دوارکا ۔ جگناتھ اور بدری ناتھ ہندوستان کے چارون کونون پر تعمیر کرائے ۔ میسور مین سری نگری پہاڑی پر کا مٹھ بھی آپکی

آپکی یادگار رہی آپ نے ہنا, و مذہب کو قائم کرنے کے لیئے سنیاسیون
کا گروہ قائم کیا

(۲) **رامانج** سنہ ۱۰۱۶ء مین مدراس مین پیدا ہوے تھے آپ نے کانچی مین تعلیم پائی رامانج نے لوگون کو اس امر کی تلقین کی کہ شنکر آچاریہ کے عقائد مذہب مشکل ہین اور مہادیو کی پوجا کا زمانہ گذر گیا اب لوگون کو چاہیئے کہ رام اور سیتا کی پرستش کرین جو وشنو کا اوتار تھے چولا کا راجہ وشنو کو نہ مانتا تھا اسنے ان کو مارنا چاہا مگر آپ میسور کو بھاگ گیے اور وہان مہاراجہ وشنو وردھن کے بھائی کی مدد سے جو ان کا مقلد ہو گیا تھا اپنا مذہب پھیلایا ان کے پیرو وشنو کہلاتے ہین اور وشنو اور لکشمی کی پرستش کرتے ہین انہون نے تلقین دی کہ سب آدمی برابر ہین ان کے چیلون مین ہر قوم کے لوگ تھے۔

(۳) **رامانند** رامانج کے چیلے تھے آپ بنارس مین رہتے تھے آپ نے رام اور سیتا کی پرستش کی تلقین دی
آپ بھی وشنو کی پوجا کی تعلیم دیتے تھے مگر ان کی اکثیت نیچی ذاتون سے بہت تھی۔ چنانچہ آپکے ۱۲ چیلے قریب قریب نیچی قومون کے ہی تھے آپکی کتب ہندی مین ہین اور انکے پیرو

شمالی ہندوستان میں اب تک بہت ہیں آپ نے سب سے
پہلے ہندی زبان میں تلقین دی آپکے عقیدہ کی کتاب کا نام
بھگت مال ہے جس کو نبھ جی نے لکھا تھا آپکا بہت مشہور چیلہ
کبیر داس تھا۔

(۴) کبیر سنہ ۱۳۹۰ء لغایت سنہ ۱۴۲۰ء سوامی رامانند کے شاگرد
تھے آپ رام کو وشنو یعنی واحد حقیقی مانتے تھے آپکی تعلیم یہ تھی کہ
خدا سب کے اندر ہے مندروں اور مسجدوں میں نہیں ہے۔
ہر ایک انسان پر خواہ ہندو ہو یا مسلمان اسکی عبادت واجب ہے
ذات پات فضول ہے دنیا غلط فہمی کا جال ہے جو اس میں پھنس
گیا وہ خدا میں محو نہیں ہو سکتا ہے۔ بت پرستی ایک گناہ ہے
جنگلوں میں جاکر فقیر بنکر رہنا بیکار ہے۔ خدا دنیا میں رہتے
ہوئے کو بھی مل سکتا ہے۔ لکھا ہے کہ آپ ایک بیوہ برہمنی سے
پیدا ہوئے تھے جو خوف برادری آپکو جنگل میں ڈال آئی تھی
نوری جلاہا جو نے سسرال کی واپسی پر بچہ جنگل میں پڑا دیکھکر
اٹھا لیا تھا کیونکہ اسکے کوئی اولاد نہ تھی۔ کبیر صاحب کے مرنے
پر انکی لاش کے اوپر ہندو مسلمانوں میں بڑا جھگڑا اٹھا آخر
یہ معجزہ نظر آیا کہ لاش غائب ہو گئی اور اس کی جگہ صرف کچھ

بھول رہ گئے جس کو ہر دو فریق نے نصف نصف کر کے اپنے طرز کے موافق ٹھکانے لگا دیا۔

(۵) چیتنیہ مہا پربھو سنہ ۱۴۸۵ء لغایت سنہ ۱۵۲۷ء وشنو کے اپاسک تھے سنہ ۱۴۸۵ء میں ندیا میں جو کہ ہندوستان بنگال کا ایک بڑا شہر تھا پیدا ہوئے تھے آپ کے باپ جگناتھ مصر سلہٹ سے اپنی تعلیم پوری کرنے کو یہاں آئے تھے چیتنیہ کا نام شمبر تھا ان کی شادی ہونے والی تھی کہ یہ رات کو غائب ہو گئے

انکی تعلیم تھی کہ خدا کی بھکتی یعنی پرمیشور کو دل میں محسوس کرنے سے سب لوگ خواہ وہ کسی ذات کے ہوں پاک ہو جاتے ہیں اور خدا کے پیدا کئے ہوئے جانداروں کا خون کرنا گناہ ہے چونکہ آپ بنگال میں پیدا ہوئے تھے انکی تعلیم صرف بنگال ہی تک محدود رہی وہاں پر آپکے معتقد کثرت سے ہیں۔

آپ نے کرشن کو واحد حقیقی بتلایا اور ہری نام کی پرستش پر زور دیا کیونکہ آپ بھی دلدادہ تھے۔

(۶) ولبھ سوامی نے بھی وشنو کی تعلیم دی آپ سری کرشن جی کو وشنو کا اوتار مانتے تھے اور کہتے تھے کہ دنیا کے چھوڑنے سے خوشی حاصل نہیں ہوتی بلکہ دنیا کی چیزوں سے حظ اٹھانا فرض ہے۔

آپ نے کرشن اور رادھا کی شجاعت کے کارناموں کا ذکر اس خوبی سے کیا کہ لوگوں نے فوراً انکے عقیدہ کو اختیار کر لیا اور عورتوں نے بالخصوص اُنکی ہدایت پر عمل کیا مالدار لوگ انکے پیرو بنگئے گجرات راجپوتانہ اور متھرا یعنی مغربی ہندوستان مین انکی تعلیم کا بڑا زور رہوا۔ آپ ۱۴۷۹ء مین پیدا ہوئے تھے آپنے چنپا نگر۔ متھرا برندابن اور بنارس مین پہونچکر بحث مباحثہ کیئے مالدار سوداگر آپکے مقلد ہین۔

(۷) گرو نانک قوم کے کھتری تھے آپ کبیر کے اصولوں کو پسند کرتے تھے آپنے ہندو اور مسلمانون کو ملا کر ایک نئی قوم بنا کردی آپ ۱۴۶۹ء مین لاہور کے ضلع مین پیدا ہوئے آپ ذات پات اور بُت پرستی کے خلاف تھے آپکے مذہب کا نام سکھ یعنی شاگرد ہے۔ سکھون مین ذات پات کی تفریق نہین ہے ایک پرماتما کو مانتے ہین انکی پاک کتاب آدی گرنتھ کہلاتی ہے۔

(۸) سوامی شنکر دیو قوم کے کایستہ تھے آپ ۱۴۴۹ء مین ضلع نوگانگ مین پیدا ہوئے تھے اور ۱۵۶۹ء مین انتقال کیا آپنے صوبہ آسام و شرقی بنگال مین وہی کام کیا جو گرو نانک نے پنجاب مین کیا تھا آپ نے بھی ایک نئے مذہب کی بنیاد

ڈالی جس کو دہیا پردشیا کہتے ہیں سنسکرت کی بیشمار کتب کا ترجمہ آسام کی زبان میں کرکے اس جگہ کا لٹریچر بہت بڑھایا صوبہ آسام میں آپکے پیرو بہت زیادہ ہیں مقلدین ہیں اس مذہب میں ۱۲ پیغمبر (۱) شنکر دیو (۲) مادھو دیو (۳) بندولا (۴) پرسرام دیو (۵) کمل لوچن دیو (۶) نرنجن دیو (۷) ست نند دیو (۸) ست پریت دیو (۹) رودر کانت دیو (۱۰) کرشن کانت دیو اور (۱۲) شری شری چندر کانت دیو ہوئے ہیں۔

(۹) راجہ راما نند رائے نے اڑیسہ سے بدھ مذہب کو مٹا کر ہندو دھرم کا پرچار کیا آپ مہاراجہ پرتاپ رودر کے وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف تھے جسکی عملداری میں تمام اڑیسہ - مدراس اور چھوٹا ناگپور وغیرہ شامل تھے آپ قوم کے کرن کایستھ تھے آپ اس زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے۔ سنسکرت زبان کی بہت سی کتب آپ سے منسوب ہیں

(۱۰) مادھو آچاریہ سنہ ۱۲ء کلیان اور واقع دکن میں پیدا ہوئے چھوٹی عمر میں تارک الدنیا ہوا آپ نے وشنو کو واحد حقیقی ہونے کی تلقین دی آپ نے بھی بھگتی پر زور دیا آپ نے تمام ہندوستان

ؔ دیکھو انڈین ریویو بابت اگست سنہ ۱۹۲۰ء صفحہ ۵۱۸ لغایت ۵۲۰

مین گھوم کر بحث مباحثے کیے۔

(۱۱) سوامی نامدیو ۱۵ صدی عیسوی مین مہاراشٹر مین پیدا ہوئے تھے آپنے مثل کبیر کے ایک خدا کی پرستش کی تعلیم دی بت پرستی کے آپ سخت خلاف تھے

(۱۲) سوامی نیارک بنتا پور واقع ضلع بلاری (دکن) مین پیدا ہوئے تھے آپ ٹلانگ برہمن تھے آپ نے کرشن کو خدای حقیقی قرار دیا اور بھگتی پر زور دیا آپکے مقلد بکثرت متھرا کے ارد گرد ہین۔ آپ نے سنہ ۱۱۶۲ع مین انتقال کیا

اسی طرح مہاراجہ ادسور[۱] والئ بنگال نے سنہ ۹۸۶ع کے قریب قنوج سے پانچ برہمنون اور کایستھون کو بلا کر ہندو مذہب کی اشاعت کی۔ تاریخ بنگال مین لکھا ہو کہ اسکی رانی چندر لکھی مہاراجہ بیرسنگھ والئ قنوج کی بیٹی تھی۔ ایک موقع پر کچھ برہمن یگیہ کرانے کو بلائے گئے۔ جو حسب ہدایت رانی موصوف کے یگیہ نہ کراسکے۔ اسپر مہاراجہ ادسور نے اپنے خسر کے یہان سے پانچ برہمن طلب کیے ان برہمنون کے نام بھٹ نراین۔ دکش

[۱] ہسٹری آف اینشنٹ انڈیا ارمیش چندر دت صفحہ ۱۹۶۔ جرنل ایشیاٹک سوسائٹی جلد ۱۸۶۳ع صفحہ ۲۲۵-۲۲۴-۲۲۲

ہرش - ویدگورب اور چندر بھے پانچون برہمنونے صوبہ بنگال سے جھگڑونمین سفرکیا تھا اوران کی حفاظت کے لیے پانچ کالیستہ یعنی مکرند گھوش - دسرتھ بسو - کالی داس متر دیرات گوہا اور پرشوتم دت روانہ ہوے تھے - پرشوتم دت نے ہاتھی پر سفرکیا تھا - دیرات گوہا پالکی مین گیا تھا اور باقی تینون کالیستھ گھوڑون پر سوار ہوکر بنگال گیے تھے بعد ادا کرنے یگیہ کے یہ سب لوگ قنوج واپس آئے - مگر قنوج کے لوگون نے اُن کو برادری مین شامل نہ کیا - پس یہ سب برہمن اور کالیستہ اپنے خاندان کے ساتھ آکر بنگال مین آباد ہوگیے - مہاراجہ آدسور نے اُن لوگون کو جاگیرین بخشدین - آجکل کے بنگالی کالیستہ اور برہمن اپنے کو انہی بزرگان کی اولاد سے منسوب کرتے ہین - مہاراجہ بلال سین کے زمانہ مین ان کالیستھون اور برہمنون مین کلین اور موہلک کے درجے قائم ہوے چنانچہ آجکل بنرجی - چٹرجی - گنگولی - بھٹاچارجی - مکرجی - قدیم پانچ برہمنونکی یادگار ہین اور گھوش یا بوس دت - ڈیرپادیو - سین - گوہا اور بسو قدیم کالیستھون کی اولاد سے ہین

تجارتی حالت

کا پتہ ہم کو بہت سے ذرائع سے لگتا ہے جس وقت محمود غزنوی
بچہ تھا وہ ہندوستان کے جانے والے سوداگروں سے دریافت
کیا کرتا تھا کہ ہند میں مالدار لوگ کہاں کہاں رہتے ہیں۔ کون
کون سے شہر دولت کے لیئے مشہور ہیں۔ اس بات سے افشان
ہے کہ اس زمانہ میں ہندوستان کی تجارت افغانستان فارس
ایشیا رکوچک اور یورپ کے ملکوں سے ہوتی تھی ڈھاکہ کی
ململ کشمیر کے شال دوشالے دکن کے سونا چاندی اور گرم مصالے
دوسرے ملکوں کو جایا کرتے تھے - ہندوستان کے ساحلی
حصوں سے عرب۔ افریقہ اور چین سے تجارت ہوتی تھی بڑے
بڑے جہاز آتے اور جاتے تھے۔ باہر ملکوں سے بھی چیزیں کثرت
سے آتی تھیں مگر مسلمانوں کے دخل جم جانے پر دریا راٹک کے
پار کا ملک ہندوکش (ہندوؤں کا مارنے والا قائم ہوا) کہلا
جانے لگا دوسرے ملکوں میں جانا مذہب کے خلاف بات قرار دی
گئی اور ہندوؤں کی حد دریائے شندھ یعنی اٹک تک محدود ہو گئی۔

اس ملک کا نام ہند یا ہندوستان قرار دیا گیا یہ بات
مسلم ہے کہ اس وقت ہندوستان کی دولت تو دنیا میں مشہور تھی

حملون سے پیشتر) تمام ہندوستان مین چھوٹی چھوٹی ریاستین
تھین جن کے حاکم آپس مین جنگ وجدل کرنا اچھا سمجھتے تھے سوائے
چھتریون کے دوسرے فرقہ جات ہنود ملکی معاملات مین نہ دخل
دیتے تھے اور نہ ان کو ان باتون سے دلچسپی تھی۔

علم سیاست کیطرف سے ہنود لوگ عام طور سے لاپروا ہو گئے
تھے کیونکہ علم ایک خاص فرقہ کی وراثت قرار دیا جا چکا تھا
چھوٹے سے بڑے تک اسی خیال کا پیرو تھا۔

(۲) اس وقت یعنے ہرش کی وفات کے بعد ہندوستان مین مندرجہ
ذیل بادشاہتین تھین :۔

(۱) پلوان لوگ کانچی مین (۲) چالکیہ گجرات و مہاراشٹر مین
(۳) چوہان دہلی و اجمیر مین (۴) پرمار مالوہ مین (۵) راٹھور
قنوج مین (۶) گہلوت میواڑ مین (۷) چندیل بندیلکھنڈ مین (۸)
پال پنجاب مین (۹) گپت اور پال بہار مین (۱۰) اور سیو سینا بنگال مین
حکمران تھے قنوج کے تخت پر ارجن نامی شخص قابض ہو گیا تھا
کشمیر مین خاندان کرکوٹا اور نگل مین تکاتی اور اڑیسہ مین گنگا خاندان۔
آسام مین ناگ لوگ اور نیپال مین یادو چھتری حکمران تھے۔

مثال کے طور پر صرف ایک حوالہ دیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ گزیٹر
میرٹھ مین تحریر ہی کہ شمشیر یہ گینہ جلال آباد کے قدیم باشندے
کایستھ ہی تھے۔ انہین سے ہر ایک کے پاس ۵۲ یا ۵۳ ہاتھیون
سے کم نہ تھے۔ آلھا کھنڈ مین پارس پتھر کا ذکر سین راجگان کی
بیشمار خیرات وغیرہ ایسے امور ہین جو ثابت کر رہے ہین کہ
ہندوستان سونے کی چڑیا تھا۔ ریفارم پمفلٹ ۱۰ مین لکھا
ہے کہ ہندو اور مسلمان دونون ذاتون کے مصنف متفق ہو کر اس
امر کی شہادت دیتے ہین کہ مسلمانون کے حملے کے وقت ہندوستان
بہت خوشحال تھا وہ قنوج کے دارالخلافہ کی وسعت شان وشوکت
اور سومناتھ کے مندر کی بے پایان دولت کی بڑی تعریف کرتے
ہین

(۴) ملکی حالت

عام طور سے مورخین کو ۶۵۰ سے ۱۰۰۰ء تک کے کوئی حالات
نہین ملتے اسلیے اُنھون نے اس زمانہ کو تاریکی کا زمانہ قرار دیا ہے اسکے
بعد راجپوتون کا دور دورہ شروع ہوا۔ جنہون نے مسلمان حملہ
آورون سے سخت مقابلہ کیا مگر راجپوتونکے زمانہ مین مسلمانون کے

اس زمانہ کا طرزِ حکومت

جنگی اصولون پر مبنی تھا بانی سلطنت اپنے ملک کو اپنے ہی رشتہ دارون مین حسب حقوق تقسیم کر دیتا تھا اُن رشتہ دارون کا فرض اپنے آقا کا فرمانبردار رہنا اور وقت ضرورت فوجی امداد کرنا تھا انکی حیثیت بڑے اور چھوٹے بھائیون کی تھی جبوقت کسی بیرونی غنیم کے مقابل مین لڑائی کی ضرورت پڑتی تو اُس وقت یہ راجہ جو صلح کی حالت مین ان کا بڑا بھائی تھا ان کا جنرل اور حاکم مطلق بنجاتا تھا۔

معاملات حکومت مین ہر رشتہ دار خود مختار تھا جیسا چاہتا ویسا کرنا تھا ہر ایک رشتہ دار اپنے دستیاب شدہ حصّہ کو مندرجہ بالا طریقے سے دوسرے رشتہ دارون مین بانٹ دیتا تھا اور ان کا فرض بھی فوجی امداد کرنا تھا یہ لوگ اپنے اندرونی انتظامات کے ذمہ دار ہوتے تھے اور جس طرح چاہتے تھے رعایا کے ساتھ سلوک کرتے تھے کاشتکار لوگ زمینون کو جوتتے اور مالگذاری مین اناج دیا کرتے تھے یہ کاشتکار اور نیچی ذات کے اشخاص اپنی زمینون کی پیداوار اور محنت کا ایک حصّہ بطور خراج کے ادا کرتے تھے ان سب کا

حساب اہلکار رکھتے تھے اور سرداروں اور راجاؤں کے مشیر وغیرہ زیادہ تر چھتری کایستھ ہوا کرتے تھے جن کو جاگیر بن عطا کی جاتی تھیں محصول ہلکے تھے مالگذاری کم تھی اور لوگ امن سے رہتے تھے ہر ایک گاؤں ایک چھوٹی ریاست تھا - ورچیہ کٹاک ناٹک اور نیز اس زمانہ کی اور حکایات اور کہانیوں سے الخصوص بیتال پچیسی کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے اختیارات بالکل غیر محدود تھے اور اگر کوئی چیز اس کی آزادی کو روکتی تھی تو وہ ہر قسم کی سازشوں کا خوف تھا راجہ صبح کو باجہ کی آواز سے بیدار ہو کر پوجا پاٹھ اور داد رسی میں مصروف ہوتا اسکے بعد وہ کچھ ریاضت اور ہتیاروں کی مشق کرتا پھر اپنے وزرا کے ساتھ کاروبار ریاست کیطرف متوجہ ہوتا نصف النہار کے قریب ایک مختصر پوجا کے بعد وہ کھانا کھاتا اسکے بعد راجہ اپنی قصر کے باغ میں سایہ دار درختوں کے نیچے محل کی عورتوں اور طوائفوں کے ساتھ ناچتا پھول توڑتا اور ریشمی جھولوں پر جھولتا اور اسی قسم کے اور اشغال میں مصروف رہتا شام کو پھر پوجا ہوتی اور رات کے بعد ناچ وغیرہ شروع ہوتا اور پھر راجہ محلسرا میں جاکر آرام فرماتا ہے

سنہ ۶۵۰ء سے سنہ ۱۲۰۰ء تک ہندوستان میں مندرجہ ذیل بادشاہتیں

(۲) سلطنت کابل

سنہ ۔۔۔ عیسوی تک شاک قوم کے افسران کی جو شاک سینہ و شترپ کے ناموں سے مشہور تھے حکومت رہی پدم پران میں لکھا ہے کہ شاک سینہ لوگ اشوک اعظم کی ملکی اور مذہبی ماتحتوں اور راجگون کی اولاد سے تھے کابل میں انکے بادشاہ اس ملک کی زبان کے مطابق شاہ یا بادشاہ کہلاتے تھے سن مذکورہ بالا میں کشمیر کے ایک افسر نے کابل کو فتح کر کے للیہ نامی ایک چھتری سردار کو یہاں کے تخت پر بٹھلایا اس راجہ نے اپنی راجدھانی کو بجائے قندھار کے اوہند پور قائم کیا جو دریا ئے اٹک کے کنارے پر واقع تھا۔ سامنت دیو کملو دیو بھیم دیو اسی خاندان کے مشہور راجہ تھے سنہ ۔۔۔ عیسوی میں اس بادشاہت پر محمود نے حملہ کیا اور اس خاندان کے راجگان کو اب پنجاب پر اکتفا کرنا پڑا بھٹنڈا انکی راجدھانی قرار پائی راجہ جے پال نے محمود سے شکست کھاکر اپنے آپکو آگ کے سپرد کر دیا۔ مگر اسکے لڑکے اننگ پال نے دشمن کا سخت مقابلہ کیا مگر کامیاب ہونے پر بھاگ گیا اور سلطنت پنجاب سنہ ۔۔۔ عیسوی کے بعد غزنی کی بادشاہت میں شامل ہو گئی۔

لی بیل کا مشہور نام گلگتہ ریویو جلد ۹ ۔۔۔ نمبر ۱۳ صفحہ ۔۔۔ ایڈورڈ ٹامس۔ مورخ از بابر کا مقابلہ ۔۔۔

میں شامل ہو گئی۔ اس خاندان کے شہزادے دواپال اور رودیپال کشمیر میں جا بسے جہاں ان کو آخر دم تک ایک بڑی پنشن ملتی رہی۔

سلطنت کشمیر ۶۱۷ء میں گونڈونشی چھتری مہاراجہ بالادت کے داماد مہاراجہ درلبھ وردھن کارکوٹ ونشی اشوگھاس کایستھ کو[۱] ملی تھی اس ناگ خاندان نے بڑے جاہ و جلال سے ۸۵۲ء تک حکومت کا ڈنکا بجایا اس دودمان کے چکرورتی راجہ للتادت نے ۷۴۰ء میں قنوج کے راجہ یشوورمن کو شکست دی اور بھوبھوتی نام شاعر اور بیشمار دولت کو کشمیر لے گیا راج ترنگنی کشمیر میں لکھا ہے کہ اس راجہ نے قریب قریب کل ایشیا کو فتح کر لیا تھا اور قنوج کے راجہ وجرودھ کو تخت سے اتار دیا۔ ۸۵۶ء میں اس خاندان کے آخری بادشاہ اُچپلا پیڈ کو اسکے وزیر شور نے تخت سے اتار اسکے چچا اتپل کے پوتے اونتی ورمن کو بادشاہ بنادیا اس خاندان اتپل کے مہاراجہ شنکر ورمن کے قتل ہو جانے پر ۹۳۹ء میں اس کا وزیر ششنگر ملک کا حکمران بنا۔ ششنگر کے بیٹے سنگرام کو اسکے کایستھ وزیر پرورگپت نے قتل کر کے تخت پر

۱؎ ترجمہ راج ترنگنی از سٹین جلد اول تیسری کتاب صفحہ ۱۱۵ اشلوک ۴۸۹ ۲؎ بیسن ہنٹ

قبضہ کر لیا - پرو گپت کا بیٹا کشم گپت پوتا ابھمنو - نندی گپت -
تر بھون گپت اور بھیم گپت یکے بعد دیگرے تخت پر بٹھائے گئے
اور انکے مرنے پر کشیم گپت کی بی بی رانی دوا حکمران قرار پائی آخر
اپنے برادر زادہ سنگرام راج کو اپنا جانشین قرار دیا چنانچہ اسکے
بعد سنگرام راج ہری اننت - کلش اور ہرش یکے بعد دیگرے
جلوس آرائے سلطنت ہوئے آخر الذکر راجہ ہرش کو رانی دوا
کے برادر زادہ اوچل نے مار خود تخت پر قبضہ کر لیا مگر اوچل جلد اہلکاروں
(کایستھون) کے ہاتھ سے قتل کیا گیا - اور راجہ ہرش کا پوتا
بھکشاچر سلطنت کا مالک قرار پایا راجہ جے سنگھ اس دودمان
کا آخری طاقتور راجہ تھا سنہ ۱۳۹۸ع میں ہندو سلطنت کا خاتمہ ہو گیا اور
ملک مسلمانوں کے قبضہ میں جا پہونچا -

سلطنت دھلی سنہ ۶۴۸ع تک ہرش کی بادشاہت
میں شامل رہی بعد کو سلطنت کشمیر کا ایک حصہ بنگئی سنہ ۸۴۴ع
میں بنگال کے راجہ دیوی سین عہ کالیستھ نے اس پر قبضہ جمالیا -

عہ ماخذ - تاریخ پنجاب - رسالہ تاریخ قدیم آریہ ورت - لغاتیہ - نزہتہ الناظرین - جامع الکرامات [illegible]

مگر اس خاندان کے دسوین راجہ دمودر سین کو اُسکے وزیر دیپ سنگہ نے مارکر سلطنت کو لے لیا سنہ ۱۱۰۳ع مین تومر راجپوت خاندان کا راج قائم ہوا سنہ ۱۱۶۳ع مین بیسل دیو چوہان والی اجمیر نے اس کو فتح کرلیا اسکا بھائی سومیشور تھا بیسل کے انتقال کے بعد اس کا نابالغ بیٹا امر گنگیا پرتھی راج دوم کی سرپرستی مین بادشاہ ہوا مگر پرتھی راج نے گدی پر قبضہ کرلیا سنہ ۱۱۶۹ع مین اسکے مرنے پر سومیشور دیو جانشین ہوا اسی کا جانشین مشہور رائے پتھورا تھا رائے پتھورا نے سنہ ۱۱۸۳ع مین مہوبہ پر حملہ کر راجہ پرمال کو شکست دی سلطان شہاب الدین غوری کے ہاتھ سے سنہ ۱۱۹۲ع مین مارا گیا

سلطنت قنوج مین ہرش کے انتقال کرنے پر اسکا برہمن وزیر جسکا نام ارجن تھا تخت پر بیٹھا زیر سانگ کے ایماے تبت کا بادشاہ اس کو قید کرکے اپنے ملک کو لے گیا اسکے بعد شہر قنوج راجگان کشمیر کی سلطنت مین شامل ہوگیا سنہ ۸۰۰ع مین ناگ بھٹ کے کمال ثبات راجہ دھرمپال نے اس کو اپنی بادشاہت مین شامل کرلیا سنہ ۸۱۰ع مین یہ شہر ناگ بھاٹ گوجر والی گجرات کے قبضہ مین جا پہونچا اس دودمان کا مشہور

لے رائل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال جلد اول از ایضا ہندستان گمنام تحفہ دسوان آئین اکبری

راجگان بھوج اور بھی پایا ہے۔ مگر محمود کے حملے کے وقت یہاں کا راجہ راجیپال ایک بڑی بار راجپوت تھا جسکو جب ڈیل راجہ گنڈ نے قتل کر ڈالا تھا۔ سنہ ۹۰۱ء میں چندر دیو نامی گروار راجپوت نے قنوج کو فتح کر لیا۔ سنہ ۱۱۹۳ء میں مہاراجہ جے چند اسی دودمان کا ایک رتن تھا جو شہاب الدین غوری کے ہاتھ سے بمقام اٹاوہ مارا گیا۔

سلطنت جیجہ بہ سنہ ۸۸۱ء تک یہ بے ونشی چھتر یون کے راج میں شامل رہی۔ سنہ ۸۳۱ء میں نانک چندیل نامی راجپوت نے اس سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اس خاندان نے بڑا اندور پکڑا۔ آٹھا اولی اس بادشاہت کے دو فوجی افسر تھے۔ ایک زمانہ میں انکی عملداری ہندوستان کے مختلف حصوں میں قائم ہو گئی تھی۔ یہان کا آخری راجہ پرمال دیو تھا جو سنہ ۱۱۶۵ء میں تخت پر تھا جسکو مہاراجہ پرتھی راج نے چند سال پیشتر (سنہ ۱۱۸۲ء) تباہ کر دیا تھا جس حالت میں مسلمانوں کا مقابل ہو گیا سنہ ۱۲۰۳ء میں قطب الدین کے ہاتھ لڑتا ہوا مارا گیا۔

سلطنت گوڑ۔ مہاراجہ ہرش کے زمانہ میں مہاراجہ ششانک دیو شمالی کا تھا اسکے بعد یہ ملک سلطنت ہرش کا ایک صوبہ

ط [illegible]

بن گیا اور ہرش کے انتقال کے بعد گپت خاندان کے ایک راجہ آدت سین کی ماتحتی مین خودمختار ہوگئی سنہ ۸۱۰ء کے بعد حصہ راجگان کشمیر کی سلطنت مین شامل ہوگیا سنہ ۷۳۰ء مین گوپال نامی کایتھ[۱] سنہ ۷۵۰ اس جگہ کا حاکم مقرر کیا گیا اسکے خاندان نے بڑا عروج پکڑا دیو پال اور دھرم پال وغیرہ اسی دودمان کے رتن تھے جنھون نے تمام ہندوستان فتح کرلیا تھا سنہ ۱۲۰۰ء مین اس خاندان کو مسلمانون نے مٹاکر اپنا قبضہ جمالیا۔

سلطنت بنگال سنہ ۶۲۰ء تک مہاراجہ سسانک دیو کے زیر حکومت رہی اسکے بعد ہرش کی بادشاہت مین شامل ہوگئی سنہ ۶۴۷ء مین یہان کا راجہ جینت عرف آدسور تھا جسنے ہندو مذہب کو پھیلایا اور قنوج کے ۵ برہمنون اور کایستھون کو بلاکر آباد کیا۔
آٹھوین صدی مین گوپال کایستھ کی حکومت قائم ہوئی اس پال خاندان کے دھرم پال نے قنوج پر حملہ کرکے وہان کے راجہ اندرودھ کی بجائے چکرودھ کو بٹھلایا اسکے بعد دیوپال نے آسام اور کالنگ کو فتح کیا سنہ ۱۰۶۰ء مین وجے سین نامی نے سین خاندان کی بنیاد ڈالی بلال سین اسی دودمان کا مشہور رتن تھا جسنے کایستھون اور برہمنون مین

[۱] آئین اکبری۔ تاریخ فرشتہ۔ راکل ڈائیٹیز آف بنگال وغیرہ

کلین اور مولک کا رواج جاری کیا سنہ ۱۱۹۹ء کے قریب یہ سلطنت
ایک مسلمانی صوبہ بنگئی۔

سلطنت آسام مین مہاراجہ ہرش کے زمانہ مین بھاشکر ورما جو مہاراجہ بھگدت گوڑ کا یستھ[1] کی اولاد سے تھا۔ حکومت کرتا تھا سنہ ۶۵۵ء مین اُسکے انتقال کرجانے پر مختلف چھوٹے چھوٹے ناگ۔ گھوش۔ داس۔ دیو نامی بنگالی کایستھ[2] خاندانون کا ڈنکا بجنے لگا سنہ ۱۰۹۶ء مین مہاراجہ کنور پال نے اپنے وزیر ودیا دیو کو اس جگہ کا حاکم بنا دیا۔ مگر سنہ ۱۱۱۹ء مین یہ راجہ خود مختار ہوگیا اور سنہ ۱۱۲۵ء سے اس سلطنت پر بھاشکر خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔ سنہ ۱۲۰۳ء مین بختیار خلجی نے آسام پر حملہ کیا

سلطنت نیپال پر کرانتی نسل کے راجہ آٹھوین صدی تک حاکم رہے اُنکے بعد یہ ملک راجگان کشمیر کے ماتحت ہوگیا اور کچھ دنون تک تبت کے ماتحت رہا۔ نوین صدی مین خاندان اسو ورما کا دخل ہوگیا یہ انسو ورما پٹنہ کے قریب کی ریاست ویسلی کے سورج ونشی خاندان سے تھا سنہ ۱۰۶۸ء مین پرکتی نرائن راجپوت نے اس ملک کو فتح کرلیا۔

[1] ولیم کروکس ٹرائبز اینڈ کاسٹس جلد سوم صفحہ ۱۹۲ [2] سوشل ہسٹری آف کامروپ جلد اول از [illegible] صفحہ ۱۶۹ [illegible]

سلطنت سندھ جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے سکندر اعظم کے حملہ کے
وقت اس صوبہ پر کھتری قوم کا راج تھا سنہ ۳۲۶ ق م کے بعد یہاں پر
سکسینہ لوگون کا ڈنکا بجنے لگا سنہ ۵۰۰ء کے قریب سلطنت سندھ
اروڑہ کے ہندو ہونکے قبضہ میں دکھلائی گئی ہے ان راجگان کا دارالسلطنت
الور تھا ان کا پہلا راجہ دیوا جی تھا اس دودمان کے چوتھے راجہ سہرسن
ثانی کے زمانہ میں فارس کے بادشاہ نیمروز نے اس ملک پر حملہ کیا
راجہ میدان جنگ میں کام آیا حملہ آور کے واپس جانے پر راجہ سہرسن کا
بیٹا ساہسی دوم گدی پر بیٹھا اس آخری راجہ کے زمانہ میں چچ نامی
برہمن نے راجہ کی رانی کے دلکو تسخیر کر راجہ کے مرنے کے بعد تخت پر
قبضہ کر لیا۔ گو چتور کے راجہ مہرت نے جو راجہ ساہسی کا داماد تھا اس
برہمن غاصب کو تخت سے برطرف کرنے کی غرض سے سندھ پر حملہ کیا
مگر چچ کی مکاری کے مقابلے میں کامیاب نہو سکا دھوکے سے
قتل کر دیا گیا اور چچ سندھ اور بلوچستان کا حاکم قرار پایا چالیس برس
راج کرنے کے بعد چچ کے مرنے پر چندر راجہ گدی کا مالک ہوا اور سات
سال حکومت کرنے کے بعد داہر چندر عرف میر برادر کی حکومت ہوا سنہ ۷۱۲ء
میں داہر محمد بن قاسم کے ہاتھ سے مارا گیا اور یہ صوبہ مسلمانی بادشاہت

مین شامل ہوگیا مگر اُسکے مرنے کے بعد یہ صوبہ خود مختار ہوگیا اور ملک پر برہمنون کا قبضہ ہوگیا۔ جنکے ہاتھ سے نکل سمبر راجپوتون کے ہاتھ آیا۔ ان راجپوتون سے نکلکر مسلمانون کی بادشاہت قائم ہوگئی

سلطنت گجرات پر ۱۶۱ء مین کنبھار کا نامی ایک سورج ونشی چھتری جو کہ گپت راجگان کا ایک گورنر تھا خود مختار ہوگیا تھا۔ ۷۴۶ء مین چالوکیہ راجپوتون نے اس خاندان کو تباہ کردیا۔ مگر ۹۵۶ء مین اس خاندان پر تباہی آئی اور بگھیل راجپوتون کا اسپر دخل ہوگیا۔ جنہون نے بہت دنون تک حکومت کی۔

سلطنت چتوڑ کی بنیاد ساتوین صدی عیسوی مین بلبھی خاندان کے ایک شہزادے نے ڈالی تھی۔ اُس کا نام گوہا تھا اور اُس کی پرورش ایک بھیل کے یہان ہوئی تھی اُس کی نسل کے آٹھوین راجہ باپا راول نے موریہ خاندان کے راجگان کو ہٹا کر ریاست چتوڑ پر قبضہ کیا۔ اس خاندان کے راجگان کی عزت تمام ہند مین بے انتہا ہوتی ہے کیونکہ اسنے ہمی اپنی نسل کو اسوقت تک ہر قسم کے میل سے محفوظ رکھا ہے اگرچہ سلاطین مغلیہ نے چتوڑ کو لے لیا تھا تاہم وہ اس خاندان کے راجپوتون کو اپنا معاون و مددگار سمجھتے رہے ۱۸۷۷ء کے دہلی دربار مین

دیسی رؤسا میں صرف مہارانا اودے پور ہی تھے جنہوں نے دربار میں
شرکت سے عذر کیا اور ستارۂ ہند کے تمغہ کو اس پیغام کے ساتھ
واپس کیا کہ انکے خاندان میں اسوقت تک کسی نے طوق غلامی نہیں
سلطنت مہاراشٹر چالوکیہ راجپوتوں کے زیر حکومت تھی اس
دودمان نے سنہ ۱۱۹۰ء تک حکومت کی سنہ ۱۱۹۰ء سے سنہ ۱۳۰۰ تک جادو
راجپوتوں کا ڈنکا بجا یہ سلطنت بھی ملک کافور نے تباہ کردی یہ چالوکیہ
لوگ شاک قوم کی اولاد سے خیال کیے گئے ہیں۔ لکھا ہے کہ
چھٹی صدی عیسوی میں ملک مہاراشٹر میں چالوکیہ راجپوتوں کی حکومت قائم
ہوئی تھی یہ دو حصوں یعنی مغربی اور مشرقی میں تقسیم تھی یہ بادشاہتیں
تقریباً چھ سو سال تک قائم رہیں ان کا طرز عمارات نرالا تھا چنانچہ ہلابید
اور بیلور کی عمارات عجائب روزگار ہیں۔
سلطنت مالوہ سنہ ۸۰۰ تک بلبھی خاندان کی حکومت رہی۔ سن مذکورہ
بالا میں کوہ آبو کے قریب کے رہنے والے ایک پڑہار راجپوت نے جس کا نام اوپندر یا
کرشن تھا اس بادشاہت پر قبضہ کرلیا۔ مہاراجہ منج اس دودمان کا رتن
تھا جو عالموں اور خصوصاً شاعروں کا بڑا مربی لکھا ہے۔ ہندوستان کا
مشہور اور معروف راجہ بھوج راجہ منج ہی کا برادرزادہ ..... تھا

اسنے سن ۹۶۱ء سے سن ۱۰۶۰ء تک حکومت کی اس نے گجرات کرناٹک
وغیرہ کے راجگان کو شکست دی آخر الذکر سن میں ممالک متوسط کے راجہ
کرن دیو ہیہے ونشی نے گجرات کے راجہ بھیم کی مدد سے دھار راجہ بھوج
کو قتل کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا اور اسکے بعد سن ۱۳۰۱ء میں علاؤالدین
خلجی نے اس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

سلطنت اوڑیسہ ...... سن [illegible] میں راجہ یایاتی کیسری
نے فتح کر کے کیسری خاندان کی بنیاد ڈالی تھی سن ۱۱۳۲ء کے قریب
بادشاہت گنگا نامی خاندان میں منتقل ہو گئی اس آخری خاندان
کے راجہ اننگ بھیم نے جگناتھ پوری کا مندر تعمیر کرایا تھا۔
ملک دکن میں جسکا ذکر پچھلے صفحات میں ہو چکا ہے پانڈیا، چولا اور چیر
کی بادشاہتیں بہت مشہور تھیں سلطنت چولا کے قبضہ و تصرف میں
قریب قریب تمام جنوبی ہندوستان تھا اس سلطنت کا مہاراجہ
راجندر چول بڑا ذیشان بادشاہ تھا جس حصہ کو آج کل میسور کہتے ہیں
اسمیں ہوئے سالہ راجپوتوں کا دخل تھا انھوں نے سن ۹ [illegible] سے لیکر
سن ۱۳۱۰ء تک حکومت کا ڈنکا بجایا چل چلکا سے لیکر مدراس تک کا تمام
خطہ تلنگانہ کی بادشاہت میں شامل تھا۔ یہاں پر کاکتی راجپوت حکمران تھے

راجہ پرتاب رودر دوم اس دودمان کا آخری مشہور حکمران تھا۔ ہمارا آنظر مین چالوکیہ یادو دوہے ہے ونشی چھتری حکومت کرتے تھے ان تمام بادشاہتوں کو ملک کافور نے تیرہوین صدی عیسوی مین صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

آریون اور انکے بعد کی آباد ہونیوالی اقوام کا ہندوستان پہ اثر

جیساکہ تحریر ہو چکا ہی ہندوستانی تہذیب زیادہ تر آرین تہذیب ہے آریونکے بہت سے اثرات اینک بدستور چلے آرہے ہین۔ بزرگونکی عزت خاندان کے سرپرست و بزرگ کی ماتحتی مین اتفاق سے رہنا اور اسکی فرمانبرداری کرنا۔ رسومات شادیون کو کم وبیش سوئمبر کے طرز پہ منڈپ بنا کر ادا کرنا۔ مٹاکے سر پر انتظام خاندان چھوڑ کر سنیاس وغیرہ لینا یا چھوڑ کر مرجانا۔ آگ کو متبرک سمجھنا اور اسکے روبرو تمام مذہبی رسومات کو ادا کرنا وغیرہ سیکڑون باتین پورانی تہذیب کی یاد دلا رہی ہین بی بی کی عصمت۔ باپ کی عزت۔ پروہت کا وقار۔ والد کی اطاعت عالمون اور پارساؤن کی تعظیم۔ معاملات مین اعتدال و کفایت

نا راستی اور بد کلامی سے نفرت۔ جاندار پر رحمت ایسی باتین ہین
جو بہت قدیم زمانہ سے سرشتی طور پر چلی آ رہی ہین۔ اس قدیم
شائستگی کے قائم رہنے کی بہت سے اسباب ہین ایک طرف
آریہ رشیون کی روحانی اور علمی ریاضت۔ دوسری جانب ان کا
مضبوط نظام تمدن۔ انکی رواداری اور انکی عورتون کی وفاداری اور
جان نثاری وغیرہ نے غیر آرین تہذیب کو برطرف کر اپنی پاکیزگی کو
کم و بیش برقرار رکھا۔ ہندوستانی دریاؤن۔ پہاڑون۔ شہرون وغیرہ
کے اسماء اتبک قریب قریب وہ ہی چلے آ رہے ہین جو ہندوؤن نے
قائم کئے تھے۔ گو پنجاب اور کشمیر کے بہت سے فرقہ جات مین شاہ و
دیگر فارسی زبان کے اثرات و خاندانی رواجات وغیرہ صاف طور سے
دکھلا رہی ہین کہ انمین اہل فارس کا خلط ملط ہوا ہے۔ پنجاب کی چند
قومون مین بزرگ خاندان کے مرنے پر اظہار خوشی منانا اور جوان
کے انتقال کرنے پر تمام رشتہ داران کا ماتمی لباس پہن لینا وغیرہ
ظاہر کرتا ہے کہ یونانی لوگ انکے مورث تھے۔ بعض قومون مین لڑکیون
کو فروخت کرنا یا تمام بھائیون کا ایک ہی بی بی پر قناعت کرنا اور
مردون کا دفن کرنا اقوام تبتی اور چین کی یادگار ہین۔ ستی کا رسم اہل

سیتھیا سے لیا گیا ہو راجپوتانہ اور مغربی ہندوستان کی
اعلے اقوام کے رسوم و رواجات بموجب مغربی ماہرین شاک یا
سیتھین قوم سے لیگئی ہیں - ہمارا ششٹر کی بہت سی اقوام مصر
اور افریقہ کی کچھ قوموں سے پیدا ہوئی ہیں قصہ کوتاہ جبکہ بہ
غور سے دیکھا جاوے ہندوستان میں باہر سے آنے والی اقوام
کے اثرات اول تو بہت کم اور خفیف ہیں دویم اگر کچھ نظر بھی
آتے ہیں تو ان پر آریہ تہذیب کا ایسا خول چڑھا ہوا ہے
کہ انکی شناخت کرنا مشکل ہے -

ضمیمہ

ہندوستان کا قدیم جغرافیہ

جس ملک میں ہم سب رہتے ہیں وہ بہت سے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ بہت قدیم زمانہ میں اس کو آریہ ورت کہتے تھے ہندی پرانی کتب اس امر کی شاہد ہیں۔ ہندی اور سنسکرت میں اس کو ہمیشہ بھارت ورش کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک اس کا نام ابتک بھارت ورش ہے۔ مسلمان مورخین نے اس ملک کو ہندوستان کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اہل یورپ کی رائے میں یہ ملک انڈیا نام رکھتا ہے۔ جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے کہ آریہ سی شایستہ قوم کا اصلی وطن ہندوستان تھا یہاں سے نکلکر یہ چہار دانگ عالم میں پھیلے تھے۔ نیو انگلینڈ۔ نیو لنڈن۔ نیو ویلز۔ نیو ہالینڈ وغیرہ کی طرح انکی نو آبادیاں گو دنیا میں قائم ہو گئیں مگر اصلی وطن آریہ ورت ہی کہلاتا رہا۔ مہاراجہ بھارت چندر ونشی کے عہد سے دیس آریہ ورت کا دوسرا نام بھارت ورش یا بھارت کھنڈ قرار

پایا۔ جب پانچسو قبل مسیح مین اہل فارس نے صوبجات پنجاب اور سندھ کو فتح کرکے اپنی سلطنت مین شامل کرلیا اُسوقت سے بھارت ورش کے مغربی حصص اہل فارس کے نزدیک سندھو یا دریائے سندھ کے نام سے مشہور ہوئے رفتہ رفتہ سندھ[ل] یا ہند نام تمام بھارت ورش کا قرار پایا ژند اوستا اور شاہ دارا اول کے کتبہ جات مین ہمارا ملک اسی نام سے موسوم کیا گیا ہے (دیکھو الیشٹ ہنڈیا از ریپ سن صفحہ ۲۴) یونانیون نے جب اس ملک کو فتح کیا دریائے سندھ کو انڈس کے نام سے یاد کیا یونانی مؤرخین نے اپنی تحریرات مین اس ملک کو انڈیا کے یا دریائے انڈس کے خطے کے نام سے لکھا ہے لفظ انڈیا پہلے پہل اہل پرتگال اس ملک مین لائے تھے۔ علاوہ برین ہیون سانگ چینی سیاح کی تحریرات سے جو ۶۳۰ء مین اس ملک مین آیا تھا ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے وقت مین ہند لفظ کا رواج جاری ہوچکا تھا وہ ایک موقعہ پر بڑے فخر کے ساتھ کہتا ہے کہ "ہند" لفظ چینی زبان مین اندو ہے اور اسکے معنے چاند کے ہین جیسے رات اندھیری ہو۔ لاکھون ستارے آسمان پہ چمکتے ہون لیکن کسی کو کچھ دکھائی نہین دیتا۔

ل مسٹر ... دی بنرجی لکھتی ہین کہ ایرانیون کی زبان مین ہندوستان کی س ہ مین تبدیل ہوجایا کرتا ہے سنسکرت مین جو ... ساہی قاعدہ ہے۔

اچانک چاند نمودار ہو جاتا ہے سب کچھ دکھائی دینے لگتا ہے
اسی طرح اس زمین پر (چین) بالکل اندھیرا تھا ستارے چمکتے تھے
لیکن کسی کو کچھ راستہ نہ معلوم دیتا تھا یہ دیش (بھارت) ورش
چاند کی مانند ظاہر ہوا اور اسکی روشنی (تہذیب) نے سب زمین کو
روشن کردیا۔ اس وجہ سے اس دیش کا نام اندو یا ہندو کہا جاتا ہے"
اس بارے میں مزید شہادت ہم کو چین کے دوسرے سیاح ات سنگ
سے جو ہیوان سانگ کے ۳۰ سال کے بعد ہندوستان آیا تھا ملتی ہے
وہ لکھتا ہے کہ اس ملک کو آریہ دیش اور مدھیہ دیش کہا جاتا ہے
سب لوگ اس نام سے بخوبی واقف ہیں صرف شمالی قبیلے ہیو
یعنی مغل اور ترک اس شریشٹھ زمین کو ہندو کہتے ہیں لیکن یہ نام بالکل
عام نہیں ہے یہ صرف ان کا دیسی لفظ ہے اور کچھ وقعت نہیں رکھتا۔
بھارت کے لوگ اکثر کے اس لفظ کو جانتے بھی نہیں ہیں اس دیش
کا سب سے مناسب نام آریہ دیش ہے بعض کی رائے ہے کہ اندو کے
معنے چاند کے ہیں اور انڈیا کے لیے چینی نام انتو اسی سے نکلا ہے
مگر یہ عام مستعمل نام نہیں ہیں۔ قصہ کوتاہ ہندو یا انڈیا نام غیر ملک
والوں کے رکھے ہوئے ہیں اور یہ ہی وجہ ہے کہ تمام ہندوستانی

ان الفاظ کو استعمال نہین کرتے صرف مسلمانونکے نزدیک یہ ملک
ہندوستان اور اہل یورپ خصوصًا انگریزی کاغذات مین اسکو
انڈیا لکھا گیا ہے مگر بعض علما کی رائے مین ہر دو الفاظ کا مخرج دریائے
سندھ ہے اور بعض کے خیال مین یہ ہر دو الفاظ جنکے لفظا انتو یا
انڈو سے نکلے ہین اور انکی بگڑی ہوئی صورت ہند ہے۔ لفظ
ہندوستان کے معنے ہندوؤن کے ملک کے ہین۔ فارسی
زبان مین لفظ ہندو کے معنے پاسبان۔ اور چور کے لیے گیے ہین
لکھا ہے کہ جب ہندوستانی برسرعروج رہے لفظ ہندو یا سندو
اچھے معنون مین استعمال ہوتا رہا مگر جب زوال آیا اور سرحدی صوبہ
کی نیم شائستہ اقوام نے ارد گرد کے حصص کو تاخت و تاراج کرنا شروع
کیا اس لفظ کے معنے اصطلاحًا چور کے و رہزن کے قرار پائے۔ اسی زمانہ
سے دریائے اٹک (سندھ) کے پار جانا مذہبًا ناجائز قرار دیا گیا
اور ہندوکش (ہندو کُشی کرنے والا) نام سے اس کا پہاڑی سلسلہ
موسوم ہو گیا اقوام فاتح نے جو شمال و مغرب کی جانب سے وارد ہوئین
زیادہ تر ہندو لفظ پر اکتفا کیا اور کچھ ناواقفیت کے باعث اور
کچھ تعصب کی وجہ سے اسکے قدیم نام آریہ ورت یا بھارت ورش

کو معرض التوا میں ڈال دیا اہل یورپ نے جن کی تہذیب یونانی روشنی لیئے ہوئے ہے ان ہی اسباب سے اس کو انڈیا کے نام سے پکارا اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہر فاتح اقوام اپنے مفتوح کی تہذیب کو بگاڑ اس کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کرتی چلی آئی ہے اسی قانون قدرت کے مطابق آج امریکہ کا نام ایک یوروپین سیاح کی یاد دلا رہا ہے۔ اسٹریلیا لٹھانیہ۔ نیوزی لینڈ۔ کولمبیا۔ بولیویہ۔ رڈولف یہ وغیرہ ملکوں کے اسما اس امر کی مزید شہادت دے رہے ہیں۔ اقوام فاتح نے بھارت ورش کا بھی یہ ہی حال کرنا چاہا انہوں نے حتے الامکان کوشش کی مگر ؎

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا

باوجود سخت جدوجہد کے آج تک یہ ملک آرین تہذیب کا مستحکم مرکز ہے کسی نے اس بارے میں ٹھیک کہا ہے کہ :۔

تہذیب تیری سچی مذہب قدیم تیرا گودی میں فلسفہ نے تیری لیا بسیرا

اس کی شائستگی قدیم ہے اسکے دریا پہاڑ صوبجات اور زیادہ تر شہروں اور قصبوں کے اسما ہندو تہذیب کی یادگار ہیں۔ پانچسو برس کی اسلامی حکومت نے سوا مرشد آباد۔ حیدرآباد۔ مرادآباد

وغیرہ کے زیادہ نشانات نہ چھوڑے۔ دولت آباد۔ اکبرآباد تغلق آباد
وغیرہ اب بجز کتب کے زیادہ ہستی نہین رکھتے۔ ڈلہوزی۔ لینس ڈاؤن
سینٹ ڈیوڈ وغیرہ انگریزی آبادکردہ مقامات زیادہ شہرت نہین رکھتی
بااین ہمہ بہت قدیم ہندوستانی نامون مین کچھ تغیر و تبدل ہو گیا
ہے نقشہ ۲ مین بھارت ورش کے مختلف حصص وغیرہ کے
قدیم اسماء درج کر دیے گئے ہین قدیم آریہ عہد مین صوبہ برار
و دربھ۔ بھاگلپور۔ چمپا۔ آسام۔ کامروپ۔ اودھ۔ کوشل۔ ترہت
ودیہہ۔ قنوج۔ کمپلہ۔ اوڑیسہ۔ کالنگا اور اتکل۔ بندیلکھنڈ۔
کشاوتی اور حجاب بھگتی۔ بلوچستان۔ گڈر وسیہ۔ بڑودہ۔ لاٹ
تناولی۔ پانڈیا۔ کمایون۔ نشادہ۔ جاوا۔ یوویتی۔ بورنیو۔
ساکادیپ۔ سیلون۔ سنگل دیپ۔ اسٹریلیا۔ کشادیپ۔
ملایا۔ ملا دیپ۔ بیکانیر۔ اشمک۔ دوارکا۔ کامبوج
متھرا۔ سورسین۔ ٹراونکور۔ کیرلہ۔ بلخ۔ باختریا۔ بھلسہ ودیشا
وغیرہ نامون سے موسوم تھے

ہندوستان کی قدرتی بناوٹ اور اسکے اثرات

(۱) اسکے جغرافیہ معلوم کرنیکی ضرورت

از حد ہے کیونکہ فطرت نے اس ملک کو عجب شاندار بنایا ہے۔ فطرتی قوتین یہان بہت ہی زوردار اور پرشان ہین اور اسکے ساتھ ہی بہت زیادہ نفع بخش۔ دنیا کے کسی خطہ مین یہ قوتین جنپر انسانی برائی اور بھلائی کا دارومدار ہے اور جنکے رام کرنے سے انسانی تمدن پیدا ہوتا ہے اس کثرت اور عظمت کے ساتھ جمع نہین ہین۔ ہندوستان ایک ایسی دنیا ہے جس سے بہت سبق سیکھے جاسکتے ہین۔ اس حیرت انگیز دنیا مین اہل بصیرت کے لیے تاریخ انسان کے لیے تمام پہلوون کا خلاصہ ایک زندہ حالت مین موجود ہے۔ یہان انسانی ترقی کے وہ کل طولانی مدارج جن کو انسان نے ابتدائی وحشیانہ حالت سے لیکر ہماری موجودہ تمدن تک نہایت سختیون اور مشقتون سے طے کیا ہے نظر آتے ہین ہندی تمدن کی تاریخ بنی نوع انسان کی تاریخ ہے یہانکے عالیشان کھنڈر اور اجاڑ قصر ومنادر۔ ہمالیہ کی مرتفع برفانی سطح سے لیکر دکن کے سوکھے اور جلے ہوئے میدانون تک کے مواقع

گذشتہ ہندی عظمت کا ایک عبرتناک سماں آنکھوں کے سامنے

پھیر دیتے ہیں۔ ہندوستان ایک ایسی دنیا ہے جس سے بہت سبق سیکھے جا سکتے ہیں۔ ملک کے انتظام کرنے والے اس سے یہ سیکھ سکینگے کہ انسانوں پر حکومت کن طریقوں سے کیجا سکتی ہے فلسفیوں کو اقوام کے خیالات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور صناعوں کو اس عجیب و غریب دنیا میں ایسی نئی صنایعاں نظر آئینگی جنسے بیشمار فائدے اُٹھائے جا سکتے ہیں۔

(۲) اسکا موقع وقوع

قدرت کاملہ نے ہندکو دنیا کے اندر ایک ایسا امتیازی موقع دیا ہے جس کی بدولت یہ تمام جہان میں یکتا شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا موقع وقوع کرۂ زمین پر عجیب شاندار ہے مغرب میں فارس بلوچستان افغانستان اور ترکستان کے کم زرخیز اور پہاڑی خطے سرحد بنائے ہوئے ہیں۔ شمال میں ہند کا تعلق سلطنت چین اور ملک تبت سے ہے مشرق کی جانب ہند چینی سمندر رہا اور جزائر ملایا سے گھرا ہوا ہے۔ سماترا۔ جاوا۔ بورنیو اور دیگر جزائر الہند بھی ملک سے رشتہ رکھتے چلے آئے ہیں۔ ایشیا کا مشرقی حصہ

ابتک فردولنڈیا کہلاتا ہے حالانکہ ہندوستانی اب اسپر حکمران نہیں
ہیں۔ ہندوستان کے تمدن کا اثر آسٹریلیا۔ جاپان اور امریکہ تک
پہونچا ہے۔ عرب۔ مصر اور افریقہ سے اسکے تعلقات زبردست رہے
ہیں۔ ہند کے تین جانب سمندر ہیں ان ہی سمندر میں ہوکر ہمیشہ
جہاز اور کشتیاں کی آمد و رفت رہی ہے۔ بہت قدیم زمانہ سے مصر و
افریقہ کی تجارت بحیرہ عرب کے ذریعہ قایم رہی خلیج بنگال اور
بحر ہند میں ہوکر ہمیشہ مشرقی ممالک سے آمد و رفت جاری رہی
سلسلہ ہمالیہ کے چھوٹے چھوٹے دروں کے وسیلے چین و تبت سے
تجارتی تعلقات قائم رہے درہائے خیبر۔ بولن۔ گومل وغیرہ میں ہوکر
ہندوستان کا تعلق فارس۔ افغانستان۔ ایشیائے کوچک
یونان و نیز یورپ سے رہا۔ ہند پر زیادہ تر حملے اسی جانب سے ہوتے
رہے۔ برہم پتر کی گھاٹی میں ہوکر اکثر منگولیا۔ چین۔ شیام
اور برہما وغیرہ سے آمد و رفت کا سلسلہ قائم رہا۔ دکن کی تاریخ کے
مطالعہ سے افشاں ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ سے سواحل مالابار اور کارو
منڈل پر اہل یورپ۔ اہل مصر۔ اور اہل عرب وغیرہ ہند میں وارد
ہوتے تھے۔ اندھر راجگان کے عہد میں ہند کی تجارت براہ راست

زدم سے یعنی ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ تک سواحل مذکور سے یورپ وافریقہ وعرب سے تجارتی سلسلہ قائم رہا۔ سورت اور جٹ گاؤن کے بنے ہوئے جہاز ٹرکی اور اطالیہ مین منگوائے جاتے تھے ڈھاکہ کی ململ مچھلی پٹم کی چھینٹین اور دکن کے گرم مصالحونکی دھوم تمام مغربی ایشیا ویورپ مین رہتی تھی - ہندوستان کے

(۱) ایکطرف عالیشان دیوارین پہاڑونکی ہین جن سے پار ہونا محال معلوم ہوتا ہے اور دوسری طرف سمندر کی موجین ہین جو اسے تین جانب سے گھیرے ہوئے ہین اسکی حدود پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے اس ملک کو تمام دنیا سے علحدہ کردیا ہے اور اس سرزمین مین ایک خاص تمدن پیدا کیا ہے جو مٹائے نہین مٹتا اس تمدن مین جتنے خارجی اجزا آکر شامل ہوئے وہ خود ہی اسمین مر مٹے ہین اور ہندوستان ابتک وہ متبرک اور برابر سرزمین ہے جسکا ذکر ہماری قدیم کتب مین آیا ہے اس وقت بھی جبکہ علوم جدیدہ نے آمدورفت کی آسانیان پیدا کردی ہین اور فاصلون اور راہون کی مشکلات کو معدوم کردیا ہے - ہندوستان کی حدود کا بہت بڑا سخت دشوار گذار ہے یہ ملک چارونطرف سے بند ہے یہان آنا بھی

ویسا ہی مشکل ہے جیسا پھانسے نکلنا - ہندوستان کی بڑی سرحد کوہ ہمالیہ
کا سلسلہ ہے جس مین دنیا کے پہاڑون مین سب سے زیادہ بلند پہاڑ
واقع ہوئے ہین اس اونچی سطح پر جا بجا چوٹیان ہین جن کی بلندی تین ہزار
فٹ تک پہونچتی ہے اس بلندی پر بجانب تبت ہمین وہ ویران اور
سنسان خطہ ملتا ہے جہان کسی قسم کے نباتات نہین پائے جاتے اور
جہان ہوا اسقدر رقیق ہے کہ تنفس مین دقت واقع ہوتی ہے یہان کے
باشندون نے اس خطہ کا نام ارض الموت رکھا ہے - ہمالیہ کا سلسلہ
بجائے خود ایک دیوار ہے جو فطرت نے ہندوستانیون اور چینیون کے
بیچ مین قائم کی ہے اس مین ہوکر ہندوستان اور چین کے درمیان
صرف دو راستے ہین جو سلسلہ ہمالیہ کے دونون کنارون پر واقع ہین
ایک شملہ سے ہوکر اور دوسرا دارجلنگ سے لیکن یہ دونون راستے
ناتمام ہین اور ان مین سے آمد و رفت بہت کم ہے مسافر اور تجار کبھی کبھی
اس راستے سے تبت سے ہندوستان کو آتے ہین ان کے مال و
اسباب کی چھوٹی چھوٹی گٹھریان بکریون یا بھیڑون کی پیٹھ پر
رکھی جاتی ہین کیونکہ یہی جانور ہین جو ان دشوار گذار پگڈنڈیون
سے عبور کرسکتے ہین - عموماً یہ پگڈنڈیان ندی نالون کے کنارے

کناری ہوا کرتی ہین لیکن خطہ ہمالیہ کے ندی نالے بھی ایسے نہین ہین
جنسے انسان بآسانی گذر سکے یہ اکثر گہرے درون کے اندر ہوا
کرتے ہین اور انکی گذرگاہین بالکل پتھریلی ہوتی ہین ان ندی
نالون کے پار ہونے کے لیے کہین تو درختون کے تنے استعمال کیے
جاتے ہین اور کہین رسے اور پار ہونے کے ساتھ ہی پھر ایسی بلندی
پر چڑھنا پڑتا ہی جسکا محض خیال سر مین چکر پیدا کرتا ہی مگر اس
فطرتی قلعہ مین جسکے اندر ہندوستان واقع ہوا ہے صرف شمال و
مغرب مین ایک بڑا دروازہ ہی یہ دروازہ دریائے کابل کا
ہے اور اسی راہ سے مغرب کے بہادر سلاطین اس ملک مین آئے
ہین کیونکہ بجز اسکے کوئی اور راستہ ایسا نہین ہی جس سے فوج
بآسانی آسکے - اس ایک راہ کے سوا جس کی حفاظت آج پشاور
کی چھاؤنی اور اٹک کے قلعہ کے ذریعہ سے کیگئی ہے شمال کے
طرف جسقدر راہین ہین وہ قریباً ناممکن العبور ہین اس ایک
درہ کے بعد سلسلہ سلیمان کے ذریعہ سے پہاڑون کا سلسلہ پھر پورا
ہوجاتا ہے اسی طرح مشرق کی طرف بھی ہمالیہ کے حلقہ مین ایک
بڑا درہ ہے جس کی راہ سے برہمپتر کی ندی اوتری ہے مگر کثرت بارش

کی وجہ سے یہ راستہ بالکل مسدود رہا ہی اس خطہ مین بارش اس
شدت اور کثرت سے ہوتی ہی کہ ہر جگہ عالم آب ہو جاتا ہے
اور راستون کے علامات بالکل مٹ جاتے ہین ـ یہان دلدل اور
نباتات اس کثرت اور گنجانی سے پیدا ہوتے ہین کہ آدمی کا قدم
آگے نہین بڑھتا۔ برہمپتر کے بائین کنارے آسام کے پہاڑ ہین
کھاسی اور گارو کے سلسلہ اخیر کڑیان ہین ہندوستان کو اطراف
گھیرے ہوے ہین ان پہاڑونکی زنجیر مین جکڑا ہوا ہندوستان یعنی
شمالی ہند گنگا اور جمنا کی گھاٹیون کے بیچ مین ایک طرف خلیج
بنگال کی جانب اور دوسری طرف بحیرہ عرب کی جانب بتدریج
اُترتا آتا ہی یہ دونون ندیان اس کو دو حصون مین تقسیم کر دیتی
ہین جنوب مین کوہ اراولی کا سلسلہ جسمین کوہ آبو واقع ہے اسکی حد
فاصل ہی رود گنگا کے مجرا کا جنوبی حصہ مالوہ اور بندیل کھنڈ مین
آکر کسیقدر بلند ہو گیا ہی اور اسکے بعد بندھیاچل کا سلسلہ شروع
ہوا ہی لفظ وندھیا کے معنے تقسیم کرنے والے کے ہین اور
حقیقت مین یہ پہاڑ دو مختلف تمدنون ـ دو مختلف آب و ہوا اُن
اور زمین اور اقوام کو ایک دوسرے سے علحدہ کرتا ہی اور ان کا سلسلہ

جول سے محفوظ رکھتا ہی یہان نرنبداکی گہری خندق اور پہاڑونکی
دوہری دیوارون نے قدیم باشندگان ملک یعنی اقوام ڈراوید کو خارجی
تفرقات سے محفوظ رکھا ہے اور یہا پر یہ اقوام اپنے قدیم اعتقادات
اور رسوم و عادات پر اسوقت تک بلاکسی میل جول اور آمیزش کے
قائم ہین اصل مین جزیرہ نما ہند کے جنوبی حصہ کو شمالی ہند سے
تفرقات سے محفوظ رکھنے والی تین فطرتی دیوارین ہین - ہندوستان
کے جنوبی مثلث کے بیچ مین صرف نربدا اور سون کی ندیان ھی حد فاصل
نہین ہین بلکہ انکے علاوہ اس گھاٹی کے شمال مین بندھیاچل کا
سلسلہ ہے اور اسکے جنوب مین ست پڑا کا سلسلہ - انکے جنوب مین وہ
حصہ ہے جس کو دکن کہتے ہین یہانکی پہاڑی سطح ایک پرانی زمین ہے
جس مین کسی زمانہ مین بے انتہا آتش فشان پہاڑ تھے ان پہاڑون سے
جو پگھلتا ہوا مادہ یا لاوا نکلا اسنے ساری زمین کو چھپا دیا سالہای دراز
کے موسم بارش نے اس او سر و پتھریلی زمین پر جا بجا وسیع گھاٹیان
بنادی ہین جن مین پانی کی کثرت اور گرمی کی شدت سے بڑے زور کی
زراعت ہوتی ہی دکن دو حصون مین منقسم ہی ان ہر دو حصص کی ظاہری
صورت اور پیداوار اور باشندون مین بڑا فرق ہے اسمین پہلا حصہ شتیت

کاہی جسمین شمالی کونکن جنوبی کونکن اور ساحل ملابار بحرہ عرب کے
کنارے واقع ہوئے ہین اور سواحل کارومنڈل اور سرکار کا خطہ
اور اڑیسہ خلیج بنگالہ پر دوسرا حصہ دکن کا ایک عظیم الشان پہاڑی
ملک ہی جس کا اُتار مغرب سے مشرق کیطرف ہی اسکے ایک طرف ست
پڑا کا پہاڑی سلسلہ ہی اور دو طرف گھاٹ ہین جو اس پہاڑی
حصہ اور سواحل کے بیچ مین حد فاصل ہین دو پہاڑی سلسلے جو
دکن اور سمندر کے درمیان واقع ہین مغربی اور مشرقی گھاٹ
کے نام سے مشہور ہین انہین سے مشرقی گھاٹ زیادہ بلند نہین ہین
اور ساحل مین آکر ملجاتے ہین ان گھاٹون مین کئی درہ ہین جنکی راہ
سے ندیان نکلی ہین جو اُتار کیطرف بہتی ہوئی خلیج بنگالہ مین داخل ہوتی
ہین۔ مغربی گھاٹ بہت زیادہ مسلسل ہین اور ساحل کے متوازی
جنوب تک چلے گئے ہین۔ یہ گھاٹ مانسون کی بارش اور طوفان
کے لیے ایک مضبوط اور مسلسل دیوار کی حیثیت رکھتے ہین ان ساحلی
پہاڑون اور بلند سطح زمین کے بیچ مین جابجا درے واقع ہوئے ہین
جو کم و بیش دشوار گذار ہین انہین سے مشہور درہ بھور گھاٹ کا ہی جسکو
کلید دکن کا نام دیا گیا ہی جنوب کیطرف یہ مغربی گھاٹ دفعتًا

ایک بلندی پیدا کرتے ہین جن مین نیلگری کا مشہور پہاڑ ہی جو اپنی آب
و ہوا اور خوش منظری کے لحاظ سے دکن کا سوئزرلینڈ کہلاتا ہی نیلگری کے
جنوب مین پال گھاٹ کا آثار واقع ہوا ہی اور یہان گویا گھاٹون کا
سلسلہ ختم ہوجاتا ہے اگرچہ یہ دوسرے ناموں سے کیپ کامرن
تک منتہی ہوتا ہی پال گھاٹ کا شگاف مغربی اور مشرقی گھاٹون کے
درمیان راستہ پیدا کرتا ہے اور اسوقت اس شگاف مین ہوکر ایک
ریلوے گذری ہی جو مدراس اور کالی کٹ کو ملاتی ہی۔ قصہ کوتاہ
اس دوہری پہاڑی دیوار کی بدولت اور نیز نربدا اور سون کی گہری
گھاٹیون کی وجہ سے دکن اقوام فاتح کے متواتر دھاوون سے محفوظ
رہا ہے اور اسی وجہ سے قدیم باشندگان ملک یعنی دراوڑ کا وجود
بندھیاچل کے جنوب ہی مین پایا جاتا ہے گویا یہان فطرت نے
اثر خارجی کے روکنے کا پورا انتظام کردیا تھا۔ ہند کا اخیر نقطہ
کیپ کامرن ہی اور اس سے ملا ہوا سیلون کا جزیرہ ہے یہ جزیرہ
ہند کے براعظم سے بالکل علحدہ نہین ہی ایک سلسلہ چھوٹے چھوٹے
جزائر کا جن مین رامیشرم اور منار کسیقدر بڑے ہین انکو اس مقام
پہونچا دیتا ہی جو براعظم سے بالکل ملا ہوا ہی ان جزائر کے درمیان

پہاڑیاں اور چمہ واقع ہوئے ہیں جن میں بمشکل دو چار فیٹ پانی رہتا ہی اور ان کو بحیثیت مجموعی رامچندر کا پل کہتے ہیں اس فطرتی دیوار میں تین راستے ہیں جن میں سے ایک اتنا چوڑا ہی کہ چھوٹے جہاز اسمیں عبور کر سکتے ہیں رامیسرم کے پل کے شمال و جنوب میں دو خلیج واقع ہیں جن میں ایک کا پانی بالکل سکون کی حالت میں ہی اور یہاں مانسون کے زمانہ میں جہاز پناہ لیتے ہیں۔

پس اگرچہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہی جس کو قدرت نے تمام ملکوں سے علٰحدہ کر دیا ہے اسکے اردگرد کے پہاڑوں اور سمندروں نے اسکو صندوق کیطرح محفوظ بنا دیا ہی تاہم درہ خیبر سے ہوکر اکثر حملہ آور آتے رہے گو سمندر کو پار کرکے اسپر قبضہ کرنے کا خیال کسی قوم کے ذہن میں نہ آیا۔ بلاشبہ چند اقوام اسکے مشرقی اور مغربی سواحل پر آتی اور تجارت کرتی رہی ہیں تاہم پہاڑوں کے متوازی مسلسل دیوار کے باعث اور آزاد اور خونخوار اقوام کے ڈر کی وجہ سے ان کو کبھی اندر تک پہونچنے کی جرأت نہوئی۔ یہ حال نہ صرف سواحل کا رہا بلکہ دکن و نیز تامل ملک کو بھی قدرت نے انہی ذرائع سے ہمیشہ محفوظ رکھا۔ گنگا اور انڈس کے میدانی باشندگان اسی طرح دریائے نربدا کو

وندھیاچل عبور کرکے دکن میں جا پہونچنے سے قاصر رہے جیسے کہ دکھنی
زور آور دریائی کرشنا اور تنگ بھدرا کو پار کرکے تامل ملک کو زیر
نہ کر سکے - فطرت نے ہندوستان کے مندرجہ بالا تینوں حصوں کو
ایک دوسرے سے قریب قریب علیحدہ بنا دیا ہے اور اسی باعث
انکے باشندگان کی تاریخ و تہذیب نرالی ہے علاوہ برین قدرت نے جسطرح
کے ہندوستان کے مغرب میں چند دروازے بنا دیئے ہیں اسی طرح
فطرت نے دکن میں پہونچنے کے لئے صرف دو ہی راہیں بنائی ہیں
منجملہ ازان نرمدا کھنڈوا ایسا دروازہ ہے جسمین ہوکر کو نکن اور بمبئی کیطرف
کو ایک راستہ گیا ہوا ہے اور کرشنا کی سرحد پر جو تنگ راستہ ہے
اُس کی اکثر مورخین نے یونان کے درہ تھرموپلی سے مناسبت دی ہے
کیونکہ دریائے کرشنا کی تیز رو دھار اسکے ارد گرد کی بلندیوں کو
طے کرنا آسان امر نہیں ہے - اسی طرح مشرق سے مغرب کیطرف
جانے وقت صرف دو ہی راستے ملتے ہیں ایک ان میں سے شہر
پونا کے نزدیک ہے اور دوسرا شہر کالی کٹ کے قریب واقع ہے ان
دروازوں میں ہوکر جن کو تھال گھاٹ بھور گھاٹ اور پال گھاٹ
کہتے ہیں ملک تامل اور دکن سے ریلیں گئی ہیں -

(۲۳) ہندوستانکے قدرتی حصے وغیرہ

پس ثابت ہوا کہ کل ہندوستان اتنا ہی آپسمین جدا ہی جتنا کہ بہ مجموعی طور سے دوسرے ملکون سے علیحدہ ہی یہ دو مثلثون سے بنا ہی یہ دونون مثلث قریب قریب مساوی ہین ان دونون مثلثون کا مشترک ضلع وہ گہری گھاٹی ہے جو خلیج کھمبات سے رود گنگا تک گئی ہوئی ہی اور جس مین نربدا اور سون کی ندیان ہین۔ ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ گنگا اور انڈس کے صحرا سے اسی قدر مختلف ہی جسقدر کہ سواحل دکن خاص سے اختلاف رکھتے ہین پہاڑی باشندے میدانی لوگون سے اسی قدر نامشابہ ہین جسقدر کہ ساحلون کے باشندے عرب کے رہنے والون سے مختلف ہین۔ وندھیا اور ست پڑا نے اسی طرح دکن کو شمالی ہند سے جدا کر دیا ہے جس طرح مغربی و شرقی گھاٹون نے دکن کو اور ہمالیہ اور اسکے شرقی اور مغربی سلسلون نے ہندوستان کو دنیا سے علیحدہ کر دیا ہی۔ اگرچہ ملک ہندوستان کے اکثر حصے بہت زیادہ شاداب ہے لیکن وہ پانی جو اسکی سطح پر رواں ہوتا ہی ہرگز اسکے تمام حصونکی آب رسانی کے لئے کافی نہین ہی مختلف موسمو نہین

جو پانی جمع ہوتا ہے وہ ایک ہی حالت پر نہیں رہتا کیونکہ ایک بڑی گہری ندی جو بارش کے زمانہ میں زور شور سے چلتی ہے گرمیوں میں بالکل پتلی اور پایاب ہوجاتی ہے علاوہ بریں ہند کی ندیاں اپنے مجرا کو بدلتی رہتی ہیں اور شادابی جو انکے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی رہتی ہے جس مقام سے ندی ہٹ جاتی ہے وہ بالکل خشک اور اوسر ہو جاتا ہے گاؤں کے گاؤں بے چراغ اور ویران ہوجاتے ہیں اور انکے باشندے جوق جوق ان مقامات پر جا بستے ہیں جہاں ندی نے نیا مجرا قائم کیا ہے۔ پانی کی قلت سے بچنے اور ندیوں کے چڑھاؤ اتار اور اس کی اٹکھیلیوں سے محفوظ رہنے کیلئے قدیم الایام سے ہندوں نے ذرائع آبپاشی سے کام لیا ندیوں کے آر پار بڑے بڑے پشتوں کو تعمیر کرایا اور پانی کو روک کر نہروں اور وسیع حوضوں میں لیجانا یا یہ کہ آب رواں کو روک کر بڑے تالاب بنانا یہ وہ ذرائع ہیں جو قدیم زمانہ سے ہند میں موجود ہیں۔ کاویری ندی کا مشہور بند جو ۱۵۰۰ سال قبل بنا تھا اس وقت تک موجود ہے حیدر آباد کے عمیق اور بڑے تالاب جنمیں سے ایک کا رقبہ تقریباً ۹ ہزار ایکڑ ہے اور

بندھیل کھنڈ میں تھوبا کی جھیل ان قدیم ذرائع آبپاشی کی مثالیں ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ ہنود ہر ایک ندی کو بیشمار فوائد کے باعث دیوتا تصور کرتے رہے ہیں انکے نزدیک گنگا سے زیادہ متبرک کوئی ندی نہیں ہے گنگا کی شاخ جمنا بھی مقبولیت سے کچھ کم نہیں ہمالیہ سے نکلکر جس مقام پر جمنا گنگا میں آملی ہے وہاں الہ آباد کا شہر ہے الہ آباد سے اتر کر گنگا کے کنارے بنارس کا مشہور شہر ہے جو برہمنوں کے مذہب کا کعبہ ہے اور جس سے زیادہ متبرک ہندوستان میں دوسرا شہر نہیں ہے۔ آگے بڑھ کر دریائے گنگا میں دائیں جانب سے سون ندی اور بائیں کنارے سے گھاگرا۔ گنڈک۔ بھاگمتی اور کوسی آملتی ہیں۔ میدان اور بنگال میں شاداب پھیلانے سے پہلے یہ کل ندیاں اس تیرہ و تاریک حلقہ سے گذرتی ہیں جس کا نام ترائی ہے یہ وہ دلدل والی زمین ہے کہ جسکے حدود کے اندر قیام کرنا بالکل انسان کے لئے قاتل ہے اس حصہ کو چھوڑ کر گنگا کا سارا اجرا ایک نہایت زرخیز خطہ ہے گنگا کے دہانوں پر کثرت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے اور دلدل ہیں انکی ہیئت ہر سال بدلتی رہتی ہے دہانہ تک پہونچنے سے پہلے گنگا کی کئی شاخیں ہو جاتی ہیں جن میں سے ہدما

جو برہمپترسے ملجاتی ہے ایک ہے لیکن سب سے زیادہ متبرک شاخ بھاگیرتھی ہے جس کا دوسرا نام ہوگلی ہے۔ ہندوستان کا مشہور معروف بندرگاہ اور تجارتی شہر کلکتہ اسی ندی پر واقع ہے۔ خلیج بنگالہ میں گرتے وقت سب سے بڑی ندی برہمپتر کا وہ حصہ ہے جس کو میگنا کہتے ہیں اسمین کشتیوں کی آمدورفت محال ہے کیونکہ اسکی دھارے انتہا تیز ہے اور اس مین جابجا ریت کے جزائر واقع ہین علاوہ اسکے اسمین بڑے بڑے بھنور کنارے سے اس زور سے ٹکراتے ہین کہ انمین سے بندوق کی آواز نکلتی ہے وہ ریتی جس کو گنگا بہا کر لاتی ہے سندربن کے جزائر پر آکر جم جاتی ہے۔

اسی طرح دریای انڈس ہند کے لیے ایک نعمت عظمیٰ ہے مگر اسکے مجرامین اسقدر پانی نہین جتنا کہ گنگا کے خطہ مین اور اسی وجہ سے یہ اسقدر شاداب بھی نہین ہے اسکے نصف سے زیادہ حصہ مین تھار کا ریگستان واقع ہوا ہے اس ندی کے اوپر والے حصے کو پنجاب کہتے ہین یہ حصہ ملک کا بہت بڑا ذریعہ آمدورفت کا ہے یہان بڑے بڑے شہر اور شاداب خطے ہین مگر دریای انڈس کے دوسرے حصہ مین پانی کی قلت ہے۔ کیونکہ جیون جیون یہ ندی اپنے پہاڑی منبع سے دور ہوتی جاتی ہے

اسمین پانی کم ہوجاتا ہے - پنجاب کی پانچ مشہور ندیون ستلج
چناب بیاس - جہلم اور راوی ہین - ستلج سندہ کی سب سے بڑی
شاخ ہے دریائے سندہ کے داہنے کنارے یہ کابل کی ندی جوکہ
ہندوستان کا دروازہ اور فوج کشیون اور تجارت کا ذریعہ ہے
اسمین آملتی ہے اٹک اور پشاور کے قلعہ سندہ اور اس کی شاخون
پر واقع ہوئے ہین - اس ندی کے کنارے کنارے ایک ریل گئی ہے
وہ میدان جس مین سندہ وغیرہ بہتا ہے قطعی ڈہال نہین رکھتا
اسی وجہ سے یہ ندیان بھٹکتی پھرتی ہین اور ادنی سی روک پر اپنا رخ
بدلدیتی ہین یہانپر سوکھی ہوئی ندیان تعداد مین اسی قدر ہین جتنی کہ
تر ندیان مگر ایک سلسلہ نہرون کا جو زیادہ تر خشک رہتی ہین لیکن بارش
کے زمانہ مین لب ریز ہوجاتی ہین سندہ کی مختلف شاخون کو ایک دوسرے
سے ملاتا ہے - دریائے سندہ پر کشتی رانی ہی محال نہین ہے بلکہ اسکے
دہانے پر کوئی بندر قائم نہین ہوسکتا -

دکن کیطرف نربدا اور تاپتی ملکہ ہندوستان اور دکن کو ایک دوسرے سے
علحدہ کرتی ہین انمین سے پہلی کا طول ۷۵۰ میل اور دوسری کا
۱۰۰ میل ہے نربدا امرکنٹک سے جو وسط ہند کا سب سے اونچا حصہ ہے

نکلتی ہے یہ نہایت سرعت کے ساتھ مشرق سے مغرب کو ایک
بہت ہی عمیق گھاٹی مین ہوکر جو ست پڑا اور وندھیاچل کے سلسلون
کے بیچ مین واقع ہوئی ہے سمندر مین داخل ہوتی ہے چونکہ اس مین
نشیب و فراز بہت ہین یہ کشتی رانی کے لیے موزون نہین ہے مگر گنگا کی
بعد یہ ہی ندی زیادہ مقدس ہے اس مین لوگ کثرت سے نہاتے
ہین اور اسکے سنگ ریزے اپنے گھرون کو لے جا کر اسکے تعویذ بناتے
ہین - دریائے تاپتی اسقدر بڑی نہین ہے لیکن اسکا سیلاب نہایت
پرزور ہوا کرتا ہے سورت کے شہر کو جو تاپتی کے دہانہ پر ہے ہمیشہ
بند اور پشتون کے ذریعہ سے ندی کے دست برد سے محفوظ رکھنے
کی ضرورت پڑتی ہے - نربدا کے شمال مین تین چھوٹی ندیان واقع ہین
جو پہاڑون سے نکلکر گجرات کے خطے کو شاداب کرتی ہین انہین سے
تاپتی کا طول ۳۱۵ اور سابرمتی کا جسپر احمد آباد واقع ہے تقریبًا ۲۰۰ میل ہے
تاپتی کے بعد کیپ کامرن تک کوئی بڑی ندی بحرِ عرب مین داخل نہین
ہوتی - مغربی گھاٹ کا سارا پانی عمومًا تنگ نالون مین ہوکر بہہ جاتا ہے
البتہ پال گھاٹ کے شگاف مین ایک چھوٹی ندی ہے جس کا نام پونانی
ہے اس ندی کے جنوب مین ساحل کے کنارے اور سمندر کے

متوازی کھاڑیان یعنی آب شور کی شاخین ہین جو ایک دوسرے سے ملتی ہین اور نہرون کا کام دیتی ہین انکے تیز پانی مین کشتیان آسانی کے ساتھ چلتی ہین کوچین اور ٹراونکور کی ساری تجارت ان ہی کھاڑیون کے ذریعہ سے ہوتی ہے ۔

دکن کی مشرقی ندیون مین پہلی ندی سوورن ریکھا ہے یہ چھوٹے ناگپور سے نکلکر تقریباً ۳۵۰ میل تک بہنے کے بعد سمندر مین داخل ہوتی ہے اسکے اب سب سے بڑی ندی مہاندی ہے جس کا طول ۵۱۱ سو میل ہے دو ندیان یعنی بیت رانی جسکا طول ۳۴۵ میل اور برہمنی جسکا طول ۲۸۲½ سو میل ہے اسمین آکر ملجاتی ہین۔ مہاندی کا دہانہ بہت ہی بڑا ہے اور دور تک سمندر مین چر بنائے ہوئے ہے مہاندی کے دہانہ کے متصل ایک بڑی سی جھیل ہے جسمین سے ایک چھوٹی سی نہر سمندر تک گئی ہے اور گندورن کا ذریعہ ہے اس جھیل کا نام چلکا ہے مہاندی کے مجرا مین کبھی تو شدت کی خشکی ہوجاتی ہے اور کبھی سیلاب ملک کو تباہ کردیتا ہے علاوہ برین یہ حصہ اسقدر نشیب ہے کہ سمندر بھی اکثر چڑھ آتا ہے وہ نقصان عظیم پہونچا دیتا ہے۔ مہاندی گوداوری اور کرشنا ان تینون ندیون کے دہانون پر اس قسم کے پشتے موجود ہین جو سیلاب کے وقت پانی کو

پھیر کر آبپاشی کی نہروں میں پہونچاتے ہیں اور بڑے بڑے مصنوعی حوضوں میں جمع کر دیتے ہیں

گوداوری دکن کی ندیوں میں بہت بڑی ہے اسکا طول ۹۰۰ میل ہے اور کرشنا کا طول ۹ سو میل ہے منار کا گوداوری کرشنا کا مجرا نہایت عمیق واقع ہوا ہے اور اسی وجہ سے نہ اسمین کشتی رانی ہو سکتی ہے اور نہ اس کا پانی زیادہ تر آبپاشی کے کام میں آسکتا ہے لیکن یہ ندی مختلف حصوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرتی ہیں ست پڑا کے سلسلہ میں ایک شگاف ہے جو شمالی سرکار کے خطہ میں واقع ہوا ہے اور جس کو ہند کا ترمابلی کہتے ہیں۔ باستثناء ساحل ملابار کے جہاں کے چھوٹے بندر صرف ساحلی تجارت کا کام دیتے ہیں ہندوستان کا سارا ساحل دشوار گذار اور جہازوں کے لیئے خطرناک ہے جہاں ندی اور گوداوری کے دہانوں کے درمیان میں چار سو میل کے فاصلے پر ایک متوسط بندرگاہ ہے جس کو کلنگا پٹم کہتے ہیں لفظ جسکے معنی عمدہ خلیج کے ہیں لنگر گاہ تو نہایت عمدہ ہے لیکن مال اتارنے کے لیئے ٹھیک نہیں اسی طرح مدراس میں جہازوں کے لیئے کوئی انتظام نہیں ہے جہاز کنارے سے بہت دور لنگر ڈالتے ہیں اور مسافر و مال کو کشتیوں یا بیڑوں پر

جو محفوظ نہین ہین کناری تک پہنچنا پڑتا ہے اسی طرح کلکتہ مین آمد و رفت
کی راہ قائم رکھنے اور ہوگلی کو کشتی رانی کے لیے کھلا رکھنے کو بے انتہا
مصارف اور کوشش بلیغ کی ضرورت پڑتی ہے۔ قصہ کوتاہ بجز
کراچی اور بمبئی کے ہند مین عمدہ بنادر کی کمی ہے سورت چٹاگانگ
کالی کٹ۔ مچھلی پٹم۔ بڑودہ وغیرہ جو قدیم زمانہ مین بہت مشہور
بندر گاہ تھے اب زیادہ اچھی حالت مین نہین ہین۔

ہندوستان کی آب و ہوا

جیساکہ تحریر ہو چکا ہے ہندوستان ایک بر اعظم کی حیثیت رکھتا ہے
اسمین وہ تمام باتین پائی جاتی ہین جو عموماً براعظمون سے منسوب
ہوتی ہین ایک طرف اس کا پہاڑی خطہ زیادہ تر برف سے ڈھکا
رہتا ہے۔ ہمالیہ یا برف کے گھر کا موزون نام ان ہی وجوہات
سے دیا گیا ہے دوسرے جانب میدانی حصہ اسقدر گرم رہتا ہے
کہ دائرہ حارہ کی یاد آجاتی ہے۔ ساحلون کی معتدل آب و
ہوا فرانس اور اطالیہ کی خبر دیتی ہے مگر حدب کی جھلسا دینے والی
زمین عجب کشمکش پیدا کرتی ہے۔ پہاڑی مقامات کو چھوڑ کر ہندوستان

کی سردی گرمی ۳۲ درجے سے ۱۳۲ درجہ تک یعنی نہایت سردی سے
لیکر نہایت گرم و خشک تاب ہوتی ہے اس سردی اور گرمی کی انتہا
پنجاب مین ہی مگر جیون جیون ہم جنوب کیطرف کو جاہین موسم گرما و سرما
مین زیادہ فرق نہین رہتا بالکل جنوب مین سمندر کی ہوا گرمی اور
سردی کی تعدیل کا کام دیتی ہی یہان تمام سال گرمی ۸۰ درجہ سے
۸۵ درجہ تک رہتی ہے چونکہ ہندوستان کا شمالی حصہ منطقہ
معتدلہ مین واقع ہوا ہی لہذا اسکے شمالی حصص کی آب و ہوا معتدل
اور جنوب کی گرم ہونا چاہیئے مگر وسعت رقبہ بلندی و پستی کے اختلافات
کی وجہ سے یہان ہر قسم کی آب و ہوا موجود ہے اسکا زیادہ تر حصہ منطقہ حارہ
مین واقع ہونے کے باعث یہ گرم ملک کہا جاتا ہے ایک طرف
ہمالیہ کے خطے مین اسکی بلند چوٹیون پر ایسی گہری برف کا تاج ہے
جو کبھی نہین پگھلتی اور دوسری طرف اسکے دامن مین وہ معتدل آب و
ہوا ہے جو فرانس اور اٹلی کی یاد دلاتی ہے اور پھر اُتر کر نشیب
مین وہ گرمی ہی جو دائرہ حارہ کی خبر لاتی ہے تین ہزار فٹ سے
۹ ہزار فٹ کی بلندی تک ہمالیہ کے دامن مین ایک کنارے سے
دوسرے کنارے تک اس قسم کے خطے موجود ہین جو اپنی پیداوار اور

عمدہ آب و ہوا کے لحاظ سے یورپ کے بہترین حصوں کو یاد دلاتے ہین یہان انگریزون نے اپنے کو گرمی کی شدت سے بچانے کے لیئے شہرون کا ایک سلسلہ قایم کیا ہے جو صحت گاہونکے نام سے مشہور ہین ان صحت گاہون مین شملہ۔ منصوری اور دارجلنگ بہت نامور ہین۔ شملہ مین گرمیون کے موسم مین بلوط اور ایش کے جنگل اور مغربی پھلون کے باغ اور آب و ہوا کا اعتدال یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ انسان انگلستان مین ہے ہندوستان کے اور بھی بہت سے مقامات پر یہ لطف نظر آتا ہے مثلاً نیلگری مین جو مغربی گھاٹ کے سلسلے کا جزو ہے اسی قسم کی صحت گاہین ہین جن مین سب سے مشہور اوٹا کمنڈ ہے یہان کا موسم گویا دائمی بہار کا موسم ہے اور یہان میوہ جات کی ریل پیل رہتی ہے۔

برخلاف اسکے دریای سندھ کے مجرا مین اور دکن کے سواحل پر گرمی ایسی شدید ہوتی ہے کہ کسی قطع عالم مین اس سے زیادہ نہین ہوسکتی یہ بڑی بڑی ندیون کو خشک کر دیتی ہے اور ہر قسم کی سبزی کو جلا دیتی ہے۔ بنگال و آسام مین گو گرمی کی شدت رہتی ہے تاہم سمندری نم ہواون کے باعث خشکی زیادہ نہین ہوتی۔ قصہ مختصر

ہندوستان میں سب طرح کی آب و ہوا ملتی ہے یہاں مختلف
موسم بھی پائے جاتے ہیں شمالی حصص میں چار ۴ - گرمی - بہار اور خزان
صاف نظر آتے ہیں مگر پہاڑی خطوں میں بجز سردی اور دکن میں بجز
گرمی کے دوسرے موسم دکھلائی نہیں پڑتے - بارش کا موسم ملک کے
مختلف حصص میں مختلف وقتوں پر ہوتا ہے یہ موسم مئی سے اکتوبر
تک قائم رہتا ہے نومبر سے آخیر فروری تک موسم سرما اور ابتدائی مارچ
سے ابتدائی جون تک گرمی کا موسم ہوتا ہے - شمالی ہند میں مارچ اور
اپریل اور ستمبر اور اکتوبر کا زمانہ بہار اور خزان کے نام سے موسوم ہے
ان ہر دو وقتوں میں موسم اعتدال پر ہوتا ہے سردی و گرمی کی شدت
نہیں ہوتی - ہند میں مئی اور جون کے ماہ نہایت خشک مہینے کہلاتے
ہیں - سخت گرمی سے پریشان ہو آنکھیں مدتوں تک نیلے آسمان کو
دیکھتی ہیں جس میں کسی قسم کا کوئی تغیر معلوم نہیں ہوتا لیکن بتدریج اس
آسمان کی صورت بدلجاتی ہے یہ نجات کی لانے والی مانسون ہے یہ
پانی برسانے والی ہوا بڑے زور شور سے بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال
کیطرف سے آتی ہے اور خیر و برکت کو تمام ملک میں پھیلا دیتی ہے
موسلادھار بارش ہونے لگتی ہے اور ساری زمین اسطرح ہری بھری

ہوجاتی ہے جیسے کوئی معجزہ ہوا ہو جاندار چلنے پھرنے لگتے ہین اور
چند روز مین صفحۂ عالم بالکل بدلجاتا ہے یہ حالت چھ ماہ یعنی مئی سے
اکتوبر تک رہتی ہے اس جنوب و غرب کی مانسون سے بارش کم
و بیش ہر ایک حصۂ ہند مین ہوجاتی ہے یہ ہی بارش کا موسم ہے
کیونکہ یہ ہوا بحیرۂ عرب کو طے کرتی ہوئی آتی ہے رطوبت سے بھری ہوتی
ہے اور یہ رطوبت موسلا دھار بارش کا باعث ہے یہ ہند کی اصلی
مانسون ہے اسکے علاوہ ہند پر شمال و شرق کی ہوائین نومبر سے مئی
تک چلتی ہے چونکہ یہ ہوا آشیا کے خشک میدانون سے ہوکر آتی ہے
اسمین ایک قطرہ بھی پانی کا نہین ہوتا مگر خلیج بنگالہ سے گذرتے وقت
اس خشک ہوا مین تھوڑی بہت رطوبت پیوست ہوجاتی ہے اس سے
ساحل کارومنڈل پر بارش ہوتی ہے مگر پھر بھی اس خطہ پر بحیثیت
مجموعی بارش بہت کم ہوتی ہے اور اسی وجہ سے یہان پر ذرائع آبپاشی
کثرت سے موجود ہین دکن مین جہان پانی کثرت سے ملتا ہے نباتات
خوب اگتے ہین اور دشوار گذار گھنے جنگل پیدا ہوجاتے ہین
جنوب و غرب کی مانسون کے لائے ہوئے بادل اول مغربی گھاٹ
سے ٹکراتے ہین اور انکی رطوبت کا بہت بڑا حصہ بارش کی صورت مین

مغربی دامن پر برس جاتا ہی ان پہاڑون کے پار ہونے کے بعد ہوا
مین رطوبت بہت کم رہجاتی ہی اور یہ مشرقی گھاٹ کیطرف بڑھ کر
کچھ کچھ مینہ برساتی ہی مشرقی گھاٹ تک پہونچنے مین ایک قطرہ
بھی پانی نہین رہتا برخلاف اسکے جنوب و مشرق کی مانسون مین جیسا
کہ بتلایا جا چکا ہے خلیج بنگالہ سے نیچے اُترنے پر رطوبت جمع ہو جاتی ہی
اور برہما اور آسام کی پہاڑیون سے ٹکراکر اس کا رُخ بدل جاتا ہے
اور یہ ٹھیک جنوب کیطرف چلنے لگتی ہے اسکی رطوبت سے بھرے
ہوئے بادل برہمپتر کی بلند گھاٹی مین پانی برساتے ہین اور ہمالیہ
کے مشرقی جانب آسام کے پہاڑون پر خالی ہو جاتے ہین چرا
پونجی کی چوٹی پر ۶ سو انچہ سے زیادہ بارش ہو جاتی ہے اس عبور
مین وہ پھر رطوبت جمع کر لیتی ہے اور پنجاب کے ملک مین بارش کا
موسم پیدا کرتی ہے اسی وجہ سے پنجاب مین موسم بارش جون
کے آخر مین شروع ہوتا ہی مگر بارش کی اس تقسیم مین صرف دریائے
سندھ کا منجرا اور اُڑیسہ کا ساحلی خطہ یہ دونون سخت بدنصیب ہین
یہان پر قحط شروع ہو جاتا ہے ملیریا کا بخار ساری ترائی یعنی اس
نشیبی خطہ مین جو ہمالیہ کے دامن مین واقع ہے موجود رہتا ہے

اسکے علاوہ ہیضہ اور طوفان بھی مصیبت لاتے ہین یہ طوفان موسم گرما کے آخر مین اکثر ساحل کارومنڈل اور سرکار اور آوڑلیسہ کے ملک مین ہوا کرتے ہین بڑے بڑے رقبون کو ویران و برباد کردیتے ہین پس سوائے سندہ۔ مغربی راجپوتانہ اور مغربی پنجاب کے جہان بارش بہت ہی کم ہوتی ہے قریب قریب تمام ہند بارش سے سیراب رہتا ہے۔

علاوہ برین جسطرح ہند کے ملک مین سب قسم کے موسم و آب وہوا ہین اسی طرح یہان کے نباتات وحیوانات بوقلمون ہین ایکطرف پہاڑی خطے جنگلون اور پھولون پھلون سے لدے ہوے ہین اور دوسری طرف نشیبی خطون کی یہ حالت ہے کہ ایران وچین یاد آتے ہین ترائی و سندربن کے گھنے اور بے ترتیب جنگل جزائر ملایا کی یاد دلاتے ہین۔ ہمالیہ کے جنگل یورپ کے درختون کی خبر دیتے ہین۔ مغربی ہند کے خشک حصے عرب وصحرا سے کم نہین ساحلی میدانون کی پیداوار منطقہ حارہ کا سین پیدا کرتی ہے شمالی ہند کی پیداوار فرانس اور اطالیہ کی خبر دیتی ہے۔ قصہ کوتاہ ہند کی پیداوار ہر طرح کی ہے۔ یہان چانول۔ گیہون۔ مکئی اور جوار

کثرت سے پیدا ہوتے ہین اور یہان کے باشندونکی غذا کا دار و مدار بھی
انھین پر ہے۔ گنگا کے کنارے۔ بنگال آسام اور دکن کے دریاؤن
کے ڈیلٹا مین زیادہ تر دھانکی کاشت ہوتی ہے اور یہ ان شاداب
کھیتون مین جو سیلاب کے زمانہ مین زیر آب ہو جاتے ہین بویا جاتا
ہے لیکن گیہون۔ کپاس۔ تمباکو۔ سن اور افیون بھی گنگا کی گھاٹی مین
جسکی زرخیزی شہرۂ آفاق ہے بآسانی پیدا ہوتے ہین۔ کل ہند مین
جہان زمین مین پانی پہونچایا گیا ہے کھیتی کی قریب قریب یہی حالت
ہے اور جن خطون مین کثرت سے ندیان گذری ہین یا جہان مانسون
کی بارش متواتر ہوتی رہتی ہے اسی قسم کی پیداوار ہوتی ہے بنگال کے
نشیبی حصون مین جہان رطوبت بہت کثرت سے ہے ہر قسم کا
دھان پیدا ہوتا ہے برخلاف اسکے گیہون انھین مقامات پر ہوتا ہے
جو کسی قدر بلند اور خشک ہین۔ غلہ کے بعد وہ تجارتی اشیا ہین
جو کثرت سے باہر ملکون کو بھیجی جاتی ہین۔ اول افیون جو مجرائے گنگا
(غازیپور) اور راجپوتانہ (مالوہ) کے خطے مین پیدا ہوتی ہے کثیر مقدار
مین چین کو جاتی ہے انگریزون نے اسکی تجارت خود اپنے ہاتھ مین
رکھی ہے دوسرے روئی جو دکن کے بعض حصون مین نہایت عمدہ ہوتی

ہے کثرت سے برطانیہ اور دوسرے ملکوں کو جاتی ہے سویم۔ سن۔ تیل۔ تمباکو قریب قریب تمام ہند مین پیدا ہوتے ہین بکثرت سے باہر جاتے ہین۔ ترچناپلی کے چرٹ عمدگی مین بہت مشہور ہین۔

چہارم قہوہ اور چاء بہت زیادہ مقدار مین ہندوستان سے باہر بھیجے جاتے ہین۔ قہوہ دکن کے پہاڑون خصوصًا وائناڈ کے خطہ مین اور چاء شمالی ہند خصوصًا آسام کی پہاڑیون سے کثرت سے پیدا ہوتی ہے علاوہ برین جنگلون سے سال۔ ساگون گوند وغیرہ کثرت سے پائے جاتے ہین۔ ساگون تعمیر کے لئے نہایت عمدہ لکڑی خیال کیجاتی ہے اس سے ایک قسم کا گوند بھی نکلتا ہے اور اسکی لکڑی کا کوئلہ نہایت عمدہ ہوتا ہے۔

علاوہ برین ہندوستان ہمیشہ سے معدنیات کے لئے مشہور رہا ہے سیاحون کی کہانیان اور اقوام مغربی کے تخیلے اس خیال سے بھری ہوئی ہین کہ ہند کا ملک انمول اور بےانتہا جواہرات کا معدن ہے اور اس مین شک نہین کہ قدیم زمانہ مین اس ملک مین ہیرے سونا وغیرہ کی عمدہ کانین تھین لیکن وہ مدت سے خالی ہوگئی ہین آجکل اجمیر وغیرہ کے پہاڑون مین نیلا گار کا پتھر پیدا ہوتا ہے اور میواڑ مین تانبا

اور نربدا کی وادی میں بلور - گجرات میں سمندر کے کنارے سنگ شب
اور سنگ سلیمانی اور عقیق پیدا ہوتے ہیں اور بعض مقامات پر
سنگ یشم اور کورند بھی ہوتا ہے - خلیج کھمباج - سواحل مدراس ٹراونکور
اور سیلون کے جزیرہ میں سیپیوں سے موتی نکالے جاتے ہیں راجپوتانہ
میں سفید اور گلابی سنگ مرمر کی کانیں ہیں - بندھیل کھنڈ اور وادی
چنبل کا کالا پتھر عمارت میں بطور زینت کے استعمال کیا جاتا ہے میسور میں
سونا اور وسط ہند میں ہیرا اب بھی کثرت سے ملتا ہے - بہار
میں کوئلہ کی کانیں بہت کثرت سے ہیں - گنگا اور گوداوری کے
بیچ میں واقع ہوئی ہیں لوہا بھی ہند میں بکثرت ہے اسکی عمدہ کانیں
سنگھبوم میں ہیں رانی گنج میں کوئلہ اور لوہا دونوں ملتے ہیں پنجاب راجپوتانہ
اور مدراس کیطرف نمک کثرت سے ملتا ہے اسکی تجارت کو حکومت
انگریزی نے سرکاری طور پر مخصوص کر لیا ہے - برہما اور آسام کی مٹی
کے روغن کی کانیں بھی انگریزوں کے زیر اہتمام ہیں - قصہ مختصر معدنیات
میں بھی ہندوستان براعظم سے کم حیثیت نہیں رکھتا -

ہند کے باشندگان جیسا کہ مسٹر موریسن نے لکھا ہے زیادہ تر کاشتکار
پیشہ ہیں ہندوستان میں بمقابلہ شہروں کے دیہات بہت زیادہ

ہین زمین کے زرخیز ہونے بارش کے کافی ہونے کے اور آب وہوا
کے موافق ہونے کے باعث باشندگان ہند زیادہ تر گاؤن مین آباد
ہین - ساحلی حصون کے لوگ نمک تیار کرنے یا موتی نکالنے یا
ماہی گیری وسیاحی مین مشغول رہتے ہین جن جن مقامات پر معدنیات
کی افراط ہے لوگ عموماً کانین کھودنے اور اسکے انتظام مین لگے
رہتے ہین - پہاڑی علاقون کے باشندے جنگلون کیے صاف
کرنے اور جانورونکے پالنے مین لگے رہتے ہین - کلکتہ بمبئی -
احمدآباد - مرشدآباد - کانپور - ناگپور - بنارس - لکھنؤ - امرت سر
ترچناپلی وغیرہ شہرون مین جوٹ - کاغذ - روئی - ریشم - چمڑا - تیل
تمباکو وغیرہ کے کارخانے ہین کشمیر کے شال دوشالے ریشم کے کاٹھ
کے کھلونے اور زربفتی اور نقاشی کے کام کے لیئے اب بھی ہندوستان
زبان زد خلایق ہے - روئی اور جوٹ کے اسباب اب بھی ہند کثیر التعداد مین
دوسرے ملکون کو بھیجا کرتا ہے اور حقیقت مین

تجارت وغیرہ

مین ایک حصہ دوسرے کا قطعی محتاج ہے - تاریخ ہم کو بتلا رہی ہے کہ بہت

قدیم زمانہ سے ہندوستان کے مختلف حصص مین آمد و رفت اور
تجارت کا سلسلہ رہا ہے بنگال کا ریشم اور ڈھاکہ کی ململ ہندوستان کے
دیگر باشندگان نے اتنی ہی آزادی سے استعمال کی ہے جتنا کہ پنجاب
کے گیہون اور دکن کی روئی اور گرم مصالحہ کو بنگالیون نے اپنے کام مین
لگایا ہے۔ کشمیر کے شال دوشالے۔ بنارس اور مرزاپور کے پیتل
کے برتن۔ شمالی سرکار کی چھینٹین۔ دکن کا ہیرا اور سونا۔ پنجاب و راجپوتانہ
کا نمک اور وسط ہند کے قیمتی پتھر ہندوستان کے تمام حصون مین
ہمیشہ وقعت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہین۔ موجودہ زمانہ مین آمد و رفت کی
سہولتون نے اس بارے مین سونے مین سہاگے کا کام کیا ہے آجکل
ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک اشیاء تجارت نہایت سرعت
اور ارزانی کے ساتھ روانہ کیجاتی ہین جنکی وجہ سے مختلف دستکاریان
وجود مین آگئی ہین لوگ ایک دوسرے پر منحصر رہنا خوب پسند
کر چکے ہین انہون نے اپنے صوبون کے ترقی دینے کے وسائل پر توجہ
و غور کیا ہے اکثر بڑے بڑے شہر ان مقامات پر قائم ہوگئے ہین
جو وسط مین واقع ہین اور جہان سے آمد و رفت اور لین دین کی آسانیان
موجود ہین۔ آسام کی چاء اور ریشم بنگال کے چانول اور سن بہار

واڑیسہ کی افیون۔ شورہ اور کوئلہ ہمالیہ کی جڑی بوٹیان کشمیر کے میوہ
جات اور شال۔ پنجاب کا نمک و گندم۔ راجپوتانہ و مالوہ کی افیون
قیمتی پتھر اور نمک دکن کی روئی و گرم مصالحے برہما کا مٹی کا روغن وغیرہ
کے ممالک متحدہ کے لوگ آج کل اسی قدر محتاج ہین جتنے کہ ان حصص
کے باشندگان ہمارے صوبہ کی دستکاریون مثل نقش و نگار۔ برتن
کپڑا چمڑا وغیرہ پر ناز کرتے ہین موجودہ عہد مین مختلف علاقجات
ہند کے باہم اسقدر زبردست تعلق ہو رہا ہے کہ ایک حصہ کی پیداوار
بڑی آزادی کے ساتھ دوسرے خطہ کے باشندگان کے کام آتی ہے
قدیم زمانہ مین اکثر حصص کے لوگ قلت اناج کے باعث جان بحق
ہو جاتے تھے آج کل ایسے سانحے قریب قریب معدوم ہین علاوہ ازین
پہلے زمانہ مین بہت سی اشیاء عام لوگون تک نہ پہونچ سکتی تھین
مگر آجکل شاید ہی کوئی ایسی چیز ہے جس سے عام لوگ محروم ہون
قصہ کوتاہ انگریزی حکومت کی برکت نے ہندوستان کو ایک بنا دیا
ہے حقیقت مین گو ہندوستان سب سے علیحدہ ملک ہے مگر اندرونی
حصص ایک دوسرے سے ملحق ہین اور گو ظاہرا ہندوستان کے
مختلف حصص ہمیشہ سے منتشر رہے ہین ذات پات اور دیگر اختلافات

کے باعث ہندوستان سدا چھوٹے چھوٹے خودمختار طبقون مین تقسیم
رہا ہی لیکن اگر بغور ملاحظہ کیا جاوے تو روشن ہوجاوے گا کہ

ہندوستان ایک ملک ہے

تمام باشندگان ہند اس کو ایک ملک خیال کرتے چلے آئے ہین یہانکے لوگون مین کچھ ایسی باتین موجود ہین جو تمام باشندگان کو ایک ہی دھاگا مین پروئے ہوئے ہین۔ انمین ایک ہی روح پھونکی ہوئی ہے۔ برہما تبت۔ لنکا اور بلوچستان کو چھوڑکر (یہ ہندوستان کے حصے بھی نہین رہے ہین) تمام ہند مین ہند و لفظ بڑی وقعت کے ساتھ لیا جاتا ہے اسمین ایک عجیب جادو بھرا ہوا ہی ذات پات کے غلبے اور عالمون یا برہمنون کے اثر کو ہر ایک فرد بشر محسوس کر رہا ہے۔ اہل ہنود جن کی تعداد سب سے زیادہ ہی عام طور پر نہ صرف برہمنون اور گایونکی عزت کرتے ہین بلکہ ویدون اور سنسکرت زبان کو بھی مقدس خیال کرتے ہین یہانکے متبرک مقامات اور کتب پر جان دینے کو اُتنے ہی مستعد ہین جتنے کہ دے دریاؤن اور پہاڑون پر مرنے کو تیار ہین۔ مسلمان لوگ بھی جو مذہباً اختلاف رکھتے ہین اس کو ایک تسلیم کرتے ہین جیسا کہ ڈاکٹر اقبال

تحریر فرماتے ہیں :-

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا ۔ ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

مٹی کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے ۔ میرے لئے وطن کا ہر ذرہ دیوتا ہے

پس گو تمام ہندوستان بہت کم صورتوں میں ایک بادشاہ کے زیر حکومت رہا ہے مگر ہندوستان کے ایک ملک ہونے کا خیال ہر ایک ہندوستانی کے دل میں گونجتا رہا۔ عہد ہنود میں ہر ایک سچے بادشاہ کا یہی مقصد رہا کہ کل ہندوستان کو زیر حکومت لے آدے چندر گپت موریہ۔ اشوک۔ پشا مترہ۔ سمندر گپت۔ بکرماجیت۔ راجندر چول۔ دھرم پال۔ للتادت۔ پرتھی راج۔ علاؤ الدین خلجی محمد تغلق۔ اکبر۔ اورنگ زیب۔ مہاراجہ باجی راؤ اور بالاجی راؤ وغیرہ شاہان ہند کے یہی مقصد دماغ میں گونجتا رہا۔ مرہٹوں کی آزادی میں ہندوستان کی آزادی کا مژدہ تھا۔ ۱۸۵۷ء کا غدر عظیم اسی بات کی خبر دے رہا تھا کہ ہندی آزادی ہوا چاہتی ہے موجودہ عہد کا نان کوآپریشن شروع ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہندوستان کو ہلا دیا تھا جو حب الوطنی اور ملک کے ایک ہونے کی اور کیا خبر دے رہا تھا۔ قصہ کوتاہ ہندوستان میں کہتے

ہی اقوام اور انکے اختلافات کیوں ہوں حب وطنی میں تمام ہند
ایک ہے تمام باشندگان بھائی بھائی ہیں ہر ایک کا فرض ملک
کی خدمت کرنا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ

کیا ہند ایک قوم کا مسکن ہے؟

قبل اسکے کہ اس بات پر بحث کیجائے اس امر کا معلوم کرنا نہایت
ضروری ہے کہ قوم کس کو کہتے ہیں اور اسکے کیا معنے ہیں۔
لفظ قوم کئے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اول ایک ہی نسل والے
لوگ ایک قوم کے نام سے موسوم ہوتے ہیں ایک ہی سی شکل و شباہت
و قد و قامت والے ایک قوم کہلاتے ہیں جو لوگ ایک سی عادات و
اطوار اخلاقی و دماغی خصائل رکھتے ہیں ایک قوم کہے جاتے ہیں ایک
مذہب کے معتقد بھی بھائی بھائی اور ایک قوم کے نام سے موسوم ہوا
کرتے ہیں ایک ہی بادشاہ کی رعایا جمیں ایک ہی قسم کا سیاسی
دماغ پیدا ہوگیا ہو ایک قوم کہی جاتی ہے اب ہندوستانی متذکرہ
بالا مضمون میں کس وجہ سے ایک قوم کہے جا سکتے ہیں۔
یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہندوستان میں ایک طرف وحشی سے

حبشی اور متمدن سے   متمدن   اشخاص اور انکے درمیانی تہذیب کے
لوگ موجود ہین اور ان اقوام کی اخلاقی و دماغی خصائص مین بھی
اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ انکے خصائص جسمانی ہین - دوسری جانب
ہندوستان مین ایک خدا کے پرستگار سے لیکر لا مذہب
اور بیشمار دیوتاؤن کے پرستش کرنے والے بھی موجود ہین -
لفظ ہندی کے تحت مین کل رنگون کے اقوام حبشیون سے
لیکر سفید رنگ تک شامل ہین اور صورت شکل کے لحاظ
سے بھی ادنے درجہ کا حسن اور اعلے درجہ کی بدصورتی یہان موجود
ہے - لیکن باوجود اسقدر اختلافات کے اتحاد مرزبوم نے بعض
ایسی خصائص پیدا کر دی ہین جو ہند کی کل اقوام مین مشترک
ہین وہ اسباب جنسے یہ مشترک خصائص پیدا ہوتی ہین دو
قسم کے ہین - جسمانی اور روحانی - اسباب جسمانی مین اولاً
اس ملک کی گرم آب و ہوا ہے جو زیادہ مشقت کے کام سے
روکتی ہے لیکن زراعت کے شغل کو جو ملک کا عام شغل ہے آسان
کر دیتی ہے علاوہ اسکے غذا ہے جو گویا بالکل نباتی ہے ہندی
اپنے تن کو زیادہ نہین ڈھانپتا - غلہ اور ترکاری سے اپنا

اپنا پیٹ بھرتا ہی اور خالص پانی سے پیاس بجھاتا ہے اس کا سارا
خرچ دو چار پیسہ روزانہ کا ہے آب و ہوا کی گرمی نے اسکے لباس غذا کو
ایسے قلیل درجہ پر پہونچا دیا ہے کہ اسے اپنی فطرتی کمزوری کے لئے
شدید مشقت زندگانی کے ہمیز کی ضرورت نہین ہی آب و ہوا
اور اشغال کے اتحاد نے ایک ہی قسم کا طریقہ زندگی پیدا کر دیا ہی
اور پھر اپنر ایک ہی قسم کا روحانی اثر بھی افزود ہوا ہے ان روحانی
اثرون مین ذات اور انتظام سیاسی اور مذہبی اعتقادات سب سے
اہم ہین۔ ذات اسقدر پر اثر چیز ہے کہ اسکے رسوم و عادات نے
وراثت کے ذریعہ سے وہ زبردست اثر جمایا ہی جو آسانی سے دور
نہین ہو سکتا۔ انتظام سیاسی نے ایک ہی قسم کا دماغ پیدا کر دیا ہی
سالہائے دراز کی ایک سی حکومت سے نافرمانی کی قوت بالکل جاتی
رہی۔ مذہب نے بھی ملک کے حاکم کی اطاعت کا بلا چون و چرا کرنا
فرض مطلق بتلا دیا ہی اسنے ایسے خصائص مشترکہ پیدا کیئے ہین
کہ ایک ہندو ہی کے اعتقاد مین خدا انسان کے ادنیٰ سے ادنیٰ
فعل مین بھی دست اندازی کرتا ہے اور اس کی ساری زندگی کا
دار و مدار مذہب پر ہی کام کرنا کھانا۔ سونا وغیرہ سب مذہب کے متعلق

ہین اور جن چیزون کی مذہب اجازت نہین دیتا ان کا وجود ہی نہین ہے غرض ہندوستانیون کے افعال زندگانی کا دارومدار مذہب ہی پر ہے۔ علاوہ برین قسمت کے اعتقاد نے ہندوستانیون کو ایک ہی سانچے مین ڈھال دیا ہے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ہندی کمزور۔ بے ہمت۔ حکمت عملی اور ریاکاری سے کام لینے کے عادی ہین انکے اخلاق مین خوشامد اور لجاجت ہے اور حب الوطنی کا نام تک نہین صدیون کی ظالمانہ حکومت نے انھین اس خیال کا عادی کردیا ہے کہ غیرونکی اطاعت کرین اور جسوقت تک یہ حاکم ان کی ذات اور قدیمی اعتقادات مین دخل نہ دین دے نہایت ہی تسلیم و رضا کے ساتھ اطاعت مین سرگرم رہتے ہین۔ ہندوستانیونمین مستعدی اور قوت عملی قطعی نہین ہے۔ قصہ کوتاہ اسی طرح کی اور بہت سی باتون نے دکھلایا ہے کہ ہندوستان ایک قوم کا مسکن ہے اور گو اسمین ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان۔ یہودی۔ پارسی۔ بدھ۔ جین سکھ وغیرہ آباد ہین اور ظاہرا ایک دوسرے کے دشمن نظر پڑتے ہین مگر سوای ہندؤن اور مسلمانون کے دوسرون کا زیادہ غلبہ نہین رہتا

علاوہ برین پارسی - بدھ - جین - سکھ وغیرہ ہنود - ونذہب اور عقیدہ و
کی بہت زیادہ پابند ہین - عیسائی اور مسلمانون کی زیادہ تر تعداد
ہندوؤن سے لیگئی ہے خود تمام ہنود ابتدا ایک ہی ہین انکے برہمن
چہتری ویش اور شودر آپس مین بہت قدیم زمانہ سے تعلقات رکہتے
چلے آئے ہین یہ تقسیم صرف کامون کی تقسیم ہے پادری شیرنگ نے
اس مسئلہ کو بڑی خوبی کے ساتھ (کلکتہ ریویو جلد ۲۵ صفحہ ۲۰)
بحث کی ہے انہون نے دکھلایا ہے کہ برہمنون کا خون تمام فرقہ جات
ہنود مین موجود ہے چہتری بھی اسی طرح ہر ایک فرقہ سے تعلق رکھتے
چلے آئے ہین ویشون اور شودرون مین ہمیشہ قرابت رہی ہے مسٹر ولیم
کروک نے اپنی کتاب (ٹرائبس اینڈ کاسٹس) کے آخر مین تمام فرقہ جات
ہنود کی ایک فہرست دیکر یہ بات ثابت کردی ہے کہ ہندو لوگ ایک
ہی ہین الفاظ ویش - برہمن - چہتری اور انکے فرقہ جات مثل
اگروال - برہمن - گوڑ - سنار - راجپوت - کہتری - کایستھ - چوہان -
ٹھاکر وغیرہ تمام چھوٹے و بڑے فرقہ جات مین موجود ہین - مسلمان
اور عیسائی بھی ایسے تعلقات سے مبرا نہین - ڈراوڑ اور کول و دیگر
ناشائستہ اقوام ہندی اس اثر سے خالی نہین پس ثابت ہوا کہ

ہندوستان ایک قوم کا مسکن ہے اور گو اسمین آریہ وغیر آریہ۔
سفید و سیاہ کا فرق چلا آیا ہے مگر اس کا اثر مانع قومیت زیادہ نہین
ہوتا۔ کولاری۔ ڈراویڈ۔ تورانی۔ آریائی اور تبتی سب ایک ناگا مین
پرودئیے ہوئے ہین۔

سنسکرت زبان کی تاریخ

لفظ سنسکرت کے معنے صاف کئے ہوئے اور پاکیزہ کے ہین
ڈاکٹر گستاولی بان لکھتے ہین کہ سنسکرت زبان آریک سے نکلی ہے جو
بہت قدیم زمانہ مین آریون مین بولیجاتی تھی یہ نہایت سادہ اور
عام تھی۔ سنسکرت اسی سے مشتق ہے۔ فارسی زبان اور براعظم یورپ
کی جملہ زبانین آریک سے نکلی ہین۔ اہل یورپ۔ اہل فارس اور
ہندی آریونکی روایات۔ الفاظ کے معنے اور ان کی بناوٹ وغیرہ
اس امر کی شاہد ہین۔ ویدون کے زمانہ مین اس زبان کا طرز تحریر
نہایت سادہ تھا۔ ویدونکی زبان عبارات آرائی سے پاک ہے
انکے منترون مین تصنع کا پتہ نہین ہے۔ ویدون کے منتر زیادہ تر مہارشی
وششٹ اور وشوامتر اور انکی اولاد سے منسوب ہین۔ ویدی زمانہ مین

اس زبان کو تمام آریہ بولتے تھے اور اس وقت یہ انکی قدرتی زبان
خیال کیجاتی تھی۔ جیون جیون زمانہ گذرتا گیا اس زبان کا طرز بدلتا
گیا۔ راماین اور مہابھارت کے عہد مین جب کہ آریون مین ذات
پات قائم ہوگئی تھی اور مذہبی لٹریچر ایک خاص فرقہ برہمن کے
سپرد ہوچکا تھا عام فہم زبان نہایت پیچیدہ ہوگئی اور اس کا تعلق
برہمنون سے بہت زیادہ رہنے لگا۔ عام لوگ اس کو چھوڑنے گئے
اب عوام کی زبان کو پراکرت جسکے معنی قدرتی اور سادہ کے ہین اور
اعلےٰ طبقہ جات خصوصاً برہمنون کی بولی کو سنسکرت کے نام سے
دیے گئے۔ برہمن۔ اپنشد۔ راماین۔ مہابھارت اور دوسری
کتب بزبان سنسکرت تصنیف ہوئین۔ راجگان کی ہمدردی اور ملکی
امن وامان کے باعث سنسکرت زبان کو بڑا عروج حاصل ہوا۔
سانکھیہ۔ یوگ۔ نیائے۔ ویشیشک۔ پورب میمانسا۔ اُتر میمانسا
نام کے چھہ شاستر اور ویاکرن سوتر (گرامر) وغیرہ سنسکرت کی
کتب وجود مین آگئین کپل۔ پتنجلی۔ گوتم۔ کناد۔ جیمنی۔ بادراین
ویاس اور پانینی جیسے عالمون نے اس زبان کی حالت کو دگرگون بنا دیا
منو۔ کینداین۔ ناگناجیت وغیرہ نے سنسکرت لٹریچر کو خوب فروغ

پہونچایا۔ سنسکرت کے چھ سدھانت اسی عہد مین لکھے گئے اور گو عہد
بدھ مین پراکرت پر زیادہ زور دیا گیا تاہم سنسکرت زبان کے چراغ
کو بھی اکثر راجگان نے گل نہونے دیا۔ عہد بکرماجیت مین سنسکرت
زبان کو پھر فروغ ہوا۔ مختلف علوم و فنون کا چرچا چہار دانگ عالم
مین پہونچ گیا شہر اجین عالمون کا مخزن قرار پایا۔ بڑے بڑے راجگان
سنسکرت کیطرف متوجہ ہوا اس کو ترقی دینے لگے۔ آریہ بھٹ۔
وراہ مہر۔ کالیداس۔ برہمن گپت چرک۔ سشرت۔ بان بھٹ۔
بھرتری۔ برتری ہری ہرش۔ سوبندھو وغیرہ عالمون نے
مختلف سنسکرت کتب کو تصنیف کیا۔ پران جیسی کتب اسی زمانہ
مین تصنیف ہوئین۔ سنسکرت زبان کا چرچا منگولیا۔ چین۔ جاپان
یونان۔ مصر۔ روس۔ ایشیاے کوچک۔ امریکہ اور جزائر ہند
تک جا پہونچا۔ جدید کتبہ جات وغیرہ اس بات کی کافی شہادت
دے رہے ہین۔ راجپوتون کے عہد مین بھی سنسکرت زبان علم
دہیش مشہور رہی اکثر راجپوت راجگان نہ صرف اسکے مربی تھے بلکہ
انہون نے چند اپنی تصنیفات بھی بطور یادگار چھوڑی ہین۔ راجپوت
راجے سنسکرت اور ہندو دہرم کے بڑے حامی تھے سبھا شنکر اچاریہ

سوم دیو ۔ دت شاک دت ۔ کلہن پنڈت ۔ جے دیو ۔ مکہہ بہوت
نراین ۔ سہری ہرکش ۔ بھبوتی وغیرہ عالمون نے اسی عہد کو زینت
دی ۔ وام چرتر ۔ راج ترنگنی ۔ گیتا گوبند ۔ مدرا راکشش ۔ کتہا سرت
ساگر ۔ سدھانت شرومنی ۔ دینی سہمر ۔ شش پال بدہ ۔ نشدہ
وغیرہ نامون کی کتب اسی زمانہ مین لکہی گئین ۔ مہاراجگان بہوج
جیاپیڑ ۔ اور لکشمن سین وغیرہ سنسکرت کے بڑے عالم تہے مگر
ہر کمالے را زوالے سلمانون کے آنے پر سنسکرت زبان کو بڑا
نقصان پہونچا ایک طرف ہندوونکی سلطنت برباد ہوجانے پر سلمانی
زبانین یعنی فارسی عربی کے رائج ہونے لگین دویم سنسکرت زبان
اب بالکل برہمنون کے قبضہ مین جا پہونچی اس کا پڑہنا اور پڑھاتا
ان ہی کا فرض قرار پایا الہور کو مختلف قانونی اور مذہبی کتب وقتاً فوقتاً
بزبان سنسکرت تصنیف ہوتی رہتی تہین مگر زمانہ کی رفتار اور سلمانونکی
میل جول سے بہت سی زبانین وجود مین آگیئن ۔ قدیم پراکرت
سے سندھی ۔ پنجابی کشمیری ۔ مرہٹی ۔ اڑیا ۔ بنگالی ۔ بہاری
کہیتی ۔ بہوج پوری ۔ گجراتی ۔ راجستہانی وغیرہ بولیان مشتق ہو گئین
الغرض سب مین ہندی اردو ہندوستانی ہندوستان کے سب سے زیادہ

حصوں میں مروج ہوگئیں۔ آریہ اور ہندی نے بڑا عروج پکڑا۔ پرتھی راج اور دیگر راجگان ہنود کی زیر سرپرستی ہندی زبان کو بڑا فروغ ہوا۔ مغلوں کے عہد میں مسلمانوں اور کایستھوں نے اردو زبان کو بیحد رونق دی۔

آریوں کی زبانیں

آریہ
آریہ باپ

انڈو یورپین شاخ ۔ فارسی ۔ کیلٹک ۔ سلاوونک

سنسکرت ۔ یونانی ۔ لاطینی ۔ ادنی جرمن ۔ اعلی جرمن ۔ سکنڈینیویائی زبان

قدیم پراکرت یا پالی ۔ گوتھک ۔ اینگلو سیکشن

انگریزی زبان

مغربی شاخ پراکرت ۔ مشرقی شاخ پراکرت

سورسینی پراکرت ۔ اپابھرسا یا گرجی بولی پراکرت ۔ مگدھی پراکرت ۔ نصف مگدھی پراکرت

سندھی ۔ مغربی پنجابی ۔ کشمیری ۔ دورہی ۔ اتکلی ۔ گورلی ۔ ماگدھی

مشرقی راجپوتانی ۔ اونتی یا مغربی راجپوتی ۔ گجراتی ۔ سورسینی خاص ۔ مرہٹی ۔ اڑیا ۔ بنگالی ۔ آسامی ۔ بہاری

دیش بھاشا ہندی ۔ مشرقی پنجابی ۔ دیش بھاشا

کیتھی ۔ بھوجپوری وغیرہ

ماروڑی ۔ جے پوری ۔ جینی

دیش بھاشا

برج بھاشا ۔ قنوجی ۔ اردو ۔ ہندوستانی ۔ ہندی

آریوں کا فلسفہ

ویدوں کے پیرو یا آستک ۔ ویدوں کے دشمن یا ناستک

سانکھیہ بانی کپل ۔ یوگ بانی پتنجلی ۔ نیائے بانی گوتم ۔ ویشیشک بانی کناد ۔ پورب میمانسا بانی جیمنی ۔ اوتر میمانسا یا ویدانت بانی بیاس

عہد ہنود میں علوم و فنون

ہندوستان میں ہمیشہ سے ناستک اور آستک دو بڑی فلسفہ کے سکول چلے آئے ہیں۔ لکھا ہے کہ زردشت۔ فیثاغورث۔ ارسطو وغیرہ کپل رشی کے شاگرد تھے۔ حضرت عیسیٰ بانی مذہب عیسائی علم سیکھنے ہندوستان آئے تھے۔ سندھ کے ایک ویرانی مقام کے کھودنے پر مسٹر ہنر نلٹن کو عبرانی زبان کی ایک انجیل ملی ہے اسمیں لکھا ہے کہ عیسے مسیح نے ہندوستان میں تعلیم پائی تھی ایم نوٹوویچ صاحب ایک روسی سیاح نے ہمس واقع تبت کی خانقاہ میں ایک ایسی کتاب پائی ہے جسمیں عیسے کی سوانح عمری ہے اور اس میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں برہمنوں اور بدھ پجاریوں سے مذہبی تعلیم پاتا رہا۔ عیسے کی پوری سوانح عمری میں ان ہی وجوہات سے انکی اوائل عمری کا حال نہیں لکھا ہے۔ عیسیٰ کی تعلیم گوتم بدھ سے بہت کچھ مشابہ ہے گوتم بدھ عیسے کا ایک ساتھی مانا گیا ہے۔ اسی طرح پارسیوں کی پاک کتب میں آیا ہے کہ مہاتما زردشت بیاس رشی کے شاگرد تھے۔ افلاطون نے اپنی کتاب میں ہندوستان

سے علم حاصل کرنے کا ذکر کیا ہے۔ قصہ کوتاہ مذہب و فلسفہ مین ہندوستان دنیا کا استاد تھا۔

علم ہیئت و ریاضی کی تحقیقات مین ہندو لوگ ہنوز تمام دنیا سے سبقت لیئے ہوئے ہین۔ نیوٹن کی قوت کشش کی کیفیت بھاشکر آچاریہ کے سدھانت شرومنی مین موجود ہے۔ ڈاروِن صاحب کی تحقیقات کی تشریح یجر وید کے ہرش سوکت مین درج ہے۔ لیلاوتی کی کتاب اور دیگر سدھانتون مین حساب مساحت اور جبر مقابلہ بلکہ جیومیٹری کا اجمالی حال موجود ہے۔ ستارون مین آبادی ہونے کا خیال بھی نیا نہین ہے ویدون مین صاف الفاظ مین آیا ہے کہ چند لوک تیپرون اور سورج لوک دیوتاؤن کے رہنے کی جگہ ہے۔

علم جنگ مین ہندوستانی یکتا تھے۔ تیر سے تیر کو کاٹنا۔ تیرون سے راستہ کو روک دینا۔ ایسے ترکش بنانا جو کبھی تیرون سے خالی نہون ایک تیر سے سو یا ہزار لوگون کو مار ڈالنا۔ لڑائی مین آندھی چلانا۔ برقی پچکاری سے دشمن کی فوج کو بیہوش یا بیمار کرنا۔ ہوائی جہازون مین فوجین روانہ کرنا وغیرہ وغیرہ قدیم ہندوون کے نزدیک معمولی باتین تھین۔ بیرودہیتا کی کتاب میہ سنہتا مین لکھا

ہے کہ اسنے اندر پرستھ کے محل میں ایسے جھلملی دروازے اور فرش بنائے تھے
کہ درپودھن کو ایک جگہ پانی نظر پڑا۔اسنے پاجامہ چڑھایا مگر وہاں خشک
زمین تھی دوسری جگہ قالین بچھا ہوا معلوم ہوا بیٹھنے کو تیار ہوا مگر
وہاں پانی بھرا تھا۔اسمیں وہ غوطہ کھا گیا۔اسی طرح راجہ رتن سین
کے وزیر راگھو چیتن نے مصنوعی چاند بنا کر آسمان پر چڑھا دیا
تھا جس کا اوجالا دو کوس تک جاتا تھا۔
علاوہ برین علم طب مین ہندوستانی یکتائے زمان تھے۔انھون نے
تمام ادویات کی تاثیر اور جسم کے رگ و ریشہ کی کیفیت معلوم کر لی تھی
انکے یہان ۱۲۷ قسم کے اوزار جراحی مستعمل تھے۔آدمیون کو زندہ کرنا
ان کے بائین ہاتھ کا کام تھا۔دکش اور گنیش کو دوسری سرون
سے زندہ کیا گیا تھا۔علم نباتات مین ہندوؤن نے وہ کمال حاصل
کیا تھا جو اہل یورپ کو ہنوز حاصل نہین۔درختون کی بیماریون کی
شناخت اور علاج کی کئی کتب سنسکرت مین موجود ہین۔سامدرک
شگون۔جوتش۔یوگ جیسے مخفی علوم کا کامل ذخیرہ سوای ہندوستان
کے اور کسی جگہ نہین ملتا شطرنج اور تاش کے موجد ہندو تھے علم موسیقی مین
ان سے زیادہ کسی نے کمال حاصل نہ کیا۔راگ راگنیون کے ذریعہ دنیا کے

بڑے بڑے کام مثل بیمار کو چنگا کرنا۔ بزدل کو بہادر۔ نامرد کو مرد بنانا۔ مینہ برسانا۔ آگ جلانا۔ وغیرہ معمولی باتیں تھیں۔ علم الجبرا میں آریہ بھٹ اور بھاسکر آچاریہ۔ علم ہیئت میں وارا مہر اور برہم گپت علم طب میں چرک اور سسرت کے نام زندہ جاوید ہیں۔ عہد ہنود میں علم و ہنر نہایت قاعدہ کے ساتھ سکھلائے جاتے تھے۔ ان کے مکمل حالات کے لئے دیکھو ہسٹری آف ایجوکیشن ان انشینٹ انڈیا از بابو نگیندر ناتھ مجوعہ دار۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ڈھاکہ

عہد ہنود کی عمارات

بھی اپنے طرز کی نرالی ہیں۔ بدھ مذہب کی چند ابتدائی یادگاریں جابجا پائی گئی ہیں۔ ستون اور پہاڑوں کے اندر کٹے ہوئے مندر اور خانقاہیں اور اجنٹا وغیرہ کے پہاڑی مندر۔ برہت۔ سانچی۔ سارناتھ۔ بدھ گیا کی عمارات آنکھوں کے سامنے قدیم تہذیب کا ایک عبرتناک سین پھیر دیتی ہیں۔ ساحل اڑیسہ میں بھوبنیشور۔ جگناتھ وغیرہ کے مندر کھجوراہا۔ گوالیار۔ آبو۔ اودے پور۔ نگدا وغیرہ کی عمارات وسط ہند میں الفنٹا۔ ایلورا۔ امرناتھ وغیرہ کے شوالے جنوبی ہند میں مہابلی

بادامی وغیرہ کے غاری مندر اور چلم بہرم - تنجور - تری پتی - کنجی درم بجے نگر - مدورا - سری رنگم وغیرہ کے پگوڈا اور احمدآباد واقع گجرات کی عمارات دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں -

اجنٹا کے غار

اورنگ آباد سے ۵۰ میل پر واقع ہیں یہ ایک پہاڑ کے دامن میں جو بہت ہی بلند ہے اور جسکے نیچے ایک نالہ زور شور سے بہتا ہے کندہ کیئے گئے ہیں اس مقام پر بدھ راہب تمام دنیا سے علیحدہ ہو تنہائی میں عبادت کرتے تھے یہاں کی قدیم ترین عمارتیں غالباً سن مسیحی سے ڈیڑھ سو سال ما قبل کی ہیں اور سب سے نئی عمارات ساتویں صدی عیسوی کی ہیں یہاں پر بدھ کی مورت بہت کثرت سے بنائی گئی ہے اسکے مندروں اور خانقاہوں کے سامنے اکثر نفیس کے برآمدے ہیں جو ترشے ہوئے ستونوں پر کھڑے ہوئے ہیں اور یہی ستون اندرونی عمارات میں بھی اکثر جگہ پائے جاتے ہیں - مندروں سے ملی ہوئی بہت سی خانقاہیں ہیں جنمیں ایک بڑے دالان کے اردگرد چھوٹے چھوٹے حجرے ہیں اور ہر ایک حجرے میں ایک ایک پتھر کا بستر ہے یہ چھوٹے چھوٹے حجرے خاص اولیاء کی پرستش کے

لیئے بنے ہین ان کے ستون اور چھتین رنگین تصویرون اور آرایشون سے
رلسی ہوئی ہین دیوارون پر ایسی رنگین تصویرین ہین جن مین بدہ کی
زندگی کے مختلف واقعات دکھائے گئے ہین تاریخی نکتہ سے نہایت
دلچسپ منظر ہین اسی طرح

ایلورہ

مین بھی نہایت ہی وسیع اور پرشان دالان ہین جو موٹے موٹے
ستون پر کھڑے ہین اور جن کی وسعت اور گہرائی ایک قسم کی تاریکی
پیدا کرتی ہے ایلورہ اورنگ آباد سے بجانب شمال و مغرب واقع ہی
اسکے مندر ایک پہاڑ کے دامن مین واقع ہوئے ہین یہ زمین دوز مندر
تعداد مین قریب ۳۰ کے ہین یہ سب مندر مختلف زمانون مین تعمیر ہوئے
تھے انمین سب سے بڑا وشوکرمن کا مندر ہی جو سنہ ۶۰۰ء مین بنا تھا اور سب سے
زیادہ نیا مندر کیلاش کا ہی جو سنہ ۸۰۰ء مین تیار ہوا تھا - ایلورہ مین سب سے
شاندار مندر اندر اور کیلاش کے ہین یہ مندر ایسے عجیب ہین کہ علاء الدین
کا عجیب و غریب چراغ ان سے زیادہ پرستانی عمارت کھڑی نہین کرسکتا
انکی خوبیون اور باریکیون کو عکسی تصاویر ہرگز ظاہر نہین کرسکتین - یہ کل

یہ کل ہندو دیوتاؤن - دیویون اور دیگر مخلوق کی مورتون سے بھری ہوے ہین بالکل اسی طرح

سانچی کا ٹوپ

ہندوستان کی قدیم ترین اور بہترین یادگارون مین ہے اس کا زمانہ ڈھائی سو سال قبل مسیح کا ہے اس عمارت کی صورت نیم کرہ کی ہے اسکے سب رخ مورتون اور منبت کاریون سے لسے ہوے ہین جو منبت کاریان اسکے پھاٹکون پر کندہ ہین انہین بدھ کی زندگانی کے وہ واقعات دکھلائے گئے ہین جب وہ شہزادہ تھا ان ہر دو مورتون مین اندر لکشمی سرسوتی اور گنیش کی مورتین بھی موجود ہین۔

عہد ہنود کے سلسلہ وار واقعات

۳۱۰۱ ق م راجہ یدہشٹر والی اندرپرستھ کا گدی نشین ہونا۔

۳۰۰۹ ق م - راجہ پرکشت نبیرہ ارجن کا تخت پر بیٹھنا

۲۳۵۰ ق م - راجہ جنمیجے کا بادشاہ ہونا

۷۰۰ ق م ششیش ناگ کا بنارس سے آکر مگدھ پر قبضہ کرنا۔

۵۵۰ ق م - پیدائش گوتم بدھ

۵۲۷ ق م - پیدائش وردھمان مہاویر بانی جین مذہب

۵۲۰ ق م - بمبیسار ناگ ونشی کا بدھ مذہب اختیار کرنا۔

۵۰۰ ق م - دارا اول کا پنجاب و سندھ پر حملہ کرنا۔

۴۹۱ ق م - اجات شترو کا بمبیسار کو مار کر راجہ بننا

۴۷۱ ق م - اجودھیا کے راجہ نے خاندان گوتم کو تباہ کیا۔

۴۷۷ ق م گوتم بدھ کا کوشی نگر میں مرنا

۴۰۰ ق م - پانینی رشی نے سنسکرت کی قواعد لکھی۔

۳۷۷ ق م - بدھ مذہب کی دوسری مجلس بمقام ویشالی

۳۷۱ ق م - مگدھ پر نند خاندان کا قبضہ

۳۲۷ ق م - سکندر اعظم کا ہند پر حملہ

۳۲۳ ق م - سکندر اعظم کا انتقال

۳۲۲ ق م - چندر گپت موریہ کا پنجاب سے یونانیوں کا نکال دینا۔

۳۲۱ ق م - چندر گپت موریہ کا مگدھ پر قبضہ کرنا

۳۰۵ ق م - سلوکس کا چندر گپت سے شکست پانا

۳۰۲ ق م - یونانی سفیر میگاستھنیز کا پٹنہ میں آنا۔

۲۹۸ ق م - بندوسار کا گدی نشین ہونا

۲۷۳ ق م - اشوک اعظم کا راجہ ہونا

۲۶۹ ق م - اشوک کی تخت نشینی

۲۶۱ ق م - اشوک کا اڑیسہ فتح کرنا اور بدھ مذہب اختیار کرنا۔

۲۴۲ ق م - پاٹلی پتر میں تیسری بدھ مجلس کا ہونا

۲۳۲ ق م - اشوک کا انتقال

۱۸۴ ق م - پشیامتر کا مگدھ پر قبضہ کرنا

سنہ ۷۰ء ماہری پتر شکسینہ کا نئے خاندان
۱۵۰ ق م - راجہ ملندر کا مگدہ پر حملہ کرنا
اندھر کی بنیاد ڈالنا۔
۱۳۰ ق م - پارتھیوں کے حملے
سنہ ۲۲۵ء خاندان اندھر کا خاتمہ
۲۷ ق م - دسودیو برہمن کا آخری
راجہ متر خاندان کو ہار کر مگدہ پر قبضہ کرنا سنہ ۳۲۰ء چندر گپت اول کا لچھوی خاندان
کی شہزادی کنور دیوی سے شادی کرنا
۵۷ ق م - بکرم سمبت کا جاری ہونا
سنہ ۷۸ء شالواہن شاک سمبت کا سنہ ۳۲۰ء چندر گپت کا مگدہ کا راجہ ہونا
اور گپت سمبت کا جاری کرنا۔
جاری کرنا
سنہ ۔۔ء شکسینہ لوگوں کا سوراشٹر سنہ ۳۲۶ء سمندر گپت کا گدی نشین ہونا۔
میں بادشاہت قائم کرنا سنہ ۳۷۵ء چندر گپت بکرماجیت کا راجہ ہونا
سنہ ۱۱۹ء نیاپان شکسینہ کا مالوہ پر قبضہ کرنا سنہ ۳۹۵ء رودر سنگھ شکسینہ کو شکست
سنہ ۱۲۵ء کنشک کا راجہ ہونا سنہ ۴۰۵ء فاہیان کا ہند میں آنا۔
سنہ ۱۲۶ء نیاپان کا اندھر راجہ سے شکست کھانا سنہ ۴۱۳ء کمار گپت کا راجہ ہونا۔
سنہ ۱۲۰ء شری نگر میں بدھ مذہب کی چوتھی سنہ ۴۵۵ء سکندر گپت کا راجہ ہونا۔
مجلس
سنہ ۴۷۰ء ہن لوگوں کا حملہ
سنہ ۱۵۰ء رودر دمن شکسینہ کا راجہ پولومیہ کو سنہ ۴۷۶ء آریہ بھٹ نجومی کی پیدائش
شکست دینا۔
سنہ ۴۹۰ء بھٹارکا کا سلطنت بلبھی کی بنیاد ڈالنا

سنہ ۵۰۰ع تورامن کا اجین پر قبضہ کرنا سنہ ۷۱۲ع محمد بن قاسم کا سندھ پر حملہ کرنا

سنہ ۵۱۰ع مہرگل کا مالوہ کا حاکم ہونا سنہ ۷۴۰ع للتادت ناگ بنسی کا قنوج کے

سنہ ۵۲۸ع مہرگل کا کہرور کی جنگ میں شکست پانا راجہ یشو ورمن کو شکست دینا

اور

سنہ ۶۰۶ع ہرش وردھن کا راجہ ہونا کمایاں بہت کا مدوراین ویدوں کا

سنہ ۶۲۷ع کشمیر میں درلبھ وردھن ناگ بنسی کا راجہ ہونا۔ پرچار کرنا۔

سنہ ۶۲۰ع ہرش وردھن کا پلکیشن دوئم سے شکست کھانا سنہ ۷۵۰ع بنگال میں پال خاندان کا گوڑ پر قبضہ کرنا

سنہ ۷۶۰ع ایلورہ کے کیلاش مندر کا تعمیر ہونا

سنہ ۵۷۰ع بانی اسلام کا مکہ میں پیدا ہونا سنہ ۸۰۰ع دہرم پال والئی بنگال کا قنوج پر چڑہائی کرنا۔

سنہ ۶۳۰ع ہیوان سانگ کا ہند میں آنا

سنہ ۶۴۳ع ہرش وردھن کا الہ آباد میں جلسہ کرنا سنہ ۹۹۷ع سبکتگین کی وفات اور محمود غزنوی کی تخت نشینی

سنہ ۶۴۷ع ہرش کی وفات

سنہ ۶۴۹ع چینی حملہ اور ہرش کے جانشین ارجن کی شکست سنہ ۱۰۰۱ع راجہ جے پال کا محمود سے شکست کھانا۔

سنہ ۷۰۰ع بنگال میں آدسور کا راجہ ہونا سنہ ۱۰۲۶ع سومناتھ کا حملہ

خاندان گپتا کا خاتمہ۔ سنہ ۱۰۳۰ع محمود کا انتقال

سنہ ۱۱۱۰ء راجہ گوبند چندر کا قنوج پر قبضہ جمانا

سنہ ۱۱۱۴ء بھاشکر آچاریہ کی پیدائش

سنہ ۱۱۵۸ء بلال سین کا بنگال میں راجہ ہونا

سنہ ۱۱۸۲ء پرتھی راج چوہان کا راجہ پرمال
والئی مہوبہ کو شکست دینا

سنہ ۱۱۸۳ء راجہ جے پال کا شہر اجمیر کو قائم
کرنا

سنہ ۱۱۸۶ء شہاب الدین غوری کا لاہور
پر قبضہ کرنا

سنہ ۱۱۹۱ء شہاب الدین کا پرتھی راج سے
شکست پانا

سنہ ۱۱۹۲ء پرتھی راج کا غوری سے شکست پانا

سنہ ۱۱۹۹ء بہار کی فتح

سنہ ۱۲۰۰ء بختیار خلجی کا بنگال پر قبضہ کرنا

سنہ ۱۲۰۳ء بختیار کا کالنجر پر قبضہ کرنا

سنہ ۱۲۰۶ء غوری کا مارا جانا اور
قطب الدین کا بادشاہ
دہلی ہونا۔

آریوں کا خاندانی شجرہ

برہما

مریچی ۔ اتری ۔ انگیرا ۔ پلست ۔ پلہ ۔ کرتو ۔ بھرگو ۔ وششٹ ۔ کوشش ۔ کردم ۔ نارد ۔ سنک ۔ سنادن ۔ سنت کمار ۔ سوائمبھو ۔ چترگپت

بھرداج

دگنیونتی

وشروا

کمبھکرن ببھیکن ۔ راون

میگھناد وغیرہ

دتاتریا ۔ درواسا ۔ چندرما

بدھ

پورو و آباؤ چندربنس

ماری کنڈ ۔ جھرتا ۔ کوی

بدھاسر

شکراچاریہ

چیون

اورب

اشی

ریچیک

جمدگن

پرسرام

[illegible]

پراشر

ویاس رشی

سکھدیو منی

گورچاریہ

گوبندچاریہ

گوبندچاریہ

شنکراچاریہ

راجہ پریہ ورت (اسنے زمین پر نو کھنڈ کے ساتھ قائم کئے) ۔ اتانپاد

راجہ اگنی اندر

راجہ اگنی اندر..

اودکل ہرناجی خلندلسو کیت مال الاورت نابھہ کم ہرشں رمیک ہرپرکھہ

رکھب دیو بانی جین مت

کشاورت برہماورت الاورتہ ملی کیتو بھدرسین بھرت (ہندوستان کا نام اسی راجہ کے نام پر بھرت کھنڈ پڑا) اندر اسپر بہرمیہ کیکت۔

سومت بانی بدھ مت۔

دیوتاجن دیودومن پرمیشٹی پرتیہہ بھرت ترتا ببھو اودگیت پرتاو پرستوسین بکت گی چترنقہ سمرلت مرچ بیدان بربہو بیرجر بھومن تونا برج مبخی

اتمان پاد

پہلی بی بی سے: دھرو، پیشارن، بھوشت، سروتیج

دوسری بی بی سے: اوتم

چکشو
اولمک
انگ
بین

ککمپاد — پرتھو نے تمام دنیا کو فتح کیا پرتھوی نام اسی وجہ سے قائم ہوا

مہاراجہ رگھو

بجناسو — دہرم گپت — پرنب — درون — برگ

بجناسو
ہیرووان
ہرسمپت
پراچین

سانون منوبست کا خاندانی شجرہ

کشیپ رشی نے کشمیر آباد کیا — اترشی

اترشی: چندراما — درباسا — دتاتری

چندراما
الا (دختر)
بدھ
پوروا (بانی خاندان چندربنسی) — یادو

کشیپ رشی:
پہلی بی بی دتی سے
دوسری بی بی آدتی سے
تیسری بی بی ...
چوتھی بی بی کدرو

پہلی بی بی دتی سے: ہرنیکشپ — ہرنیا
ہرنیکشپ: پرہلاد — بروچن — راجہ بل — بان (اس کی دختر اوکھا جو راجہ کرشن کے پوتے کو بیاہی)

دوسری بی بی آدتی سے: وسو دیو — دوسری بی بی نیلا دیوی
وسو دیو کی پہلی بی بی ...: سوریہ — اشوا کو (بانی خاندان سورج بنسی)
دوسری بی بی نیلا دیوی: چترگپت

تیسری بی بی ...: بشمبر
اندر — داد — دہرم — ہیم

کدرو: تکشک ناگ — شیش — پدم — کالی

نوٹ ۱۔ منو ساتواں ہوا ہے
نوٹ ۲۔ راجہ اگنی اندر کے چار لڑکے تھے ان کے نام پر اکثر ملکوں کے نام قائم ہوئے
نوٹ ۳۔ کشیپ دیو کے لڑکوں کے نام پر اکثر مقامات وغیرہ کے نام پڑے

شجرہ خاندان سورج ونشی

اکشواکو (ابن) سورج

انوو (یعنی انوو جس نے شہر کو آباد کیا) — سانبا — ...

شتل بانی شملا — دلیپ — پرتاپ — بھاگیرتھ (جس نے گنگا کو...)

پرہلاد — بھیرت — جاپالی — راجہ (گھنشیم) — نندو

بھیرو — سیتا — پرتھو — پرہلاد بانی اندر پرستھ خاندان

چندر — یونا شوبول — شایت — پرسندرسو — بھشت ادل — بکشا

سیتا — کپتل (بانی کپل وستو) — سیدھو دہن — گوتم بدھ

بیجو — کچ (بانی سراوستی) — دلیپ — بیبرتپ

مہدیو — کرن — بکرم — بھرتری — سندیل

اسکے بعد قوم میں سمت شکالا

برہم سکوار — دارو (جسے دارا انگر کو بسایا)

اندر — مہیش — مہوبر — اہوبیر — رکھو — رام — بادلو

بہولا بھوت — بیرپ

بکشی — امیہ بکشیہ — پچکنہ

ڈگر (بانی شہر اگرد)

بلبدھو (بانی جموں) ... خاندان یہ سلسلہ

بھلی (بانی) — دوسری (بانی)

سوریہ — ہاتھ — گھڑ ادارا

بھرا — سیرکہ — منیدرا — تارا

رانا (بانی) ... راکھو

برہم کیشی — بہتر کھد — انتر کھشہ — بروکشہ دسو — بھر لیدیو — لبھواسن — نند وہود — سود وہود — ارجن — بیرکشی جیند — بردہت — جہلپ — سوبلو — وبہن — سرکانہ — انسوار — سکھ — انسوانی — دلیپ — بھاگیرتھ (گنگا کو) — جاودی کنبھ — سنتیرت — تابل — اپرد — سندھ — دیپت

رانا — ... تہی راکھو

ستارا دیسی ... برہم سنوار ... دگر ... ... ادر سکھ

ابیت
رشتہ برن
سیدامی
برکیت
سوکانسہ (موجودہ چھتری کی جڑ)
دشسیرتھ اول
ایل ول
دشتو بھو
سٹ واناگ
دیرداہو
رگھو
پرتھواشو
اج
دشرتھ دوم

شری رام چندر جی — لو
بھرت
شتروگھن — سوبھا و دیگا (شتروگھن)

بھرت:
پشکر (بانی خاندان ...)
تکشک (بانی خاندان ٹکشلا)

کش
اتیتھ
نکھند
نل
پنڈریکا
دیوانیک
اہینہ ریاسہ
؟
دیکی اسہ

ابھی نگو
پاریاتر
بل
ستھل
برجرنابھ
سنکھن
ویدھرتی
ہرنیابہ
کوشلیہ
پشیہ
دھرو سندھی
سودرشن
اگنی ورن
شرو
پرسوشت
سندھی
امرشن
مہسوان
بشوسہ
پرسین جیت

تکشاک
برہدبل
برہدرن
اورکریہ
تسوردہ
پرت
پرتیوم
بھانو
دواک
سہدیو
برہدشو
بھانومان
پرتیکاشو
سوپرتیک
مردیو
سونکشتر
پشکر
انترکش
سوتپا
امتر جیت
برہدراج

برہی
کرت جے
رن جے
سنجے
شاکیہ (بانی خاندان ساکی)
شدھو
رانگل
پرسین جیت دوم
چھدرک
سورتھ
سومتر
گوہا ربانی
خاندان میواڑ

خاندان چندر ونشی

پوروا عرف ایل (ایلا پتی یا الٰہ آباد - آباد کیا)

بھرت

ہستی بانی ہستناپور — کاشی — آیو

رجہ

بھش (اسکی نسل کا دھنونتر راجہ گنگ بار تھا)

ہوتر

نج بدھ

سنتا — گرتس — بانی خاندان قنوج

پچھسو

کرو

حجات

پہلی بی بی دیوجانی سے — دوسری بی بی شرمشٹھا سے

یدو — ترسو

کروشٹی — ہیہے — کرتھا — ستوتا — سہرارجن

چندر سین تا الا جیت — سوراج کا لبتہ

پورو — انو — درہیو

جنمیجے جی — سبہارتز

پرچتوان — کال نر

پرچیرہ — سرنجے

منسیو — جنمیجے

چاروپد — مہاسیل

مہامنا

سینندگی — سدیو — اندرکا — مہاجگ

نہیگو — کوکر — سرگو

سنجات — وسودیو

انجہ جاتہ — کرشن بلرام — گے

اردرانشو — مرر

ریتیوہ — شیو

انت بہار — ادشی نر

سوہت

ریوچتہ

پانچال (۵ بھائی) — در بدیکو — پانڈو — دھرتراشٹر

در دپد

جراسندھ — پرکشت — ارشٹنب — دھرتراشٹر

بانی خاندان اندرپرستھ

دھرتیتر — پرتاپ مکند

پانڈو — دھرتبدراشٹر

یدشٹر ارجن وغیرہ — اجر جودہن وغیرہ

پریکشت

جنمیجے — انکاکسین — اگرسین — شترسین — بھیمسین

تنسکشوا — استہا ینکا — دیپی پرابھن

پرشود — تخفہ — اشومیدھ — دت — دبی دوہاتا

ادہی سم کرشن — اسیم

گرتی اسو — درابختا — سنت پا

بل

(سوکشتم ا) — سکھوسنا — بنگ — انگ

دوکہت

بہرت

تنبھ

منیو

بربد کشیتر

ہستی بانی ہستناپور

حمیدھ

اجمیدھ

ہیراج

کرو (بانی کروکشیتر)

جنو

سہرتہ

ہبرو رتہ

سردبھوم

جی سین

رادھکا

اجیت

کرو دین

دیو اشنقہ

رچہ

دلیپ

پرتیپہ

کمجا بھو
چتر رتھ
کپٹ رتھ
مریشٹ پال
سنکھن
چکشو

سکھی تل
پریکشت
سوسینہ
میدھاوی
نرونچی

دوریہ
نم
رردرتھ
سوداس
شتانیک
وردھمن

بھی تیرہ
وندہ پان
جیہا سدرا (حکام جہلم)

خاندان شیش ناگ

(۱) شیش ناگ (سنہ ۶۰۲ - ۵۷۳ ق م)

کاک ورن
کشیم دھرم
کشتر وجا
بمبی سار
اجات شترو
درشک
اودے
مہانند
سوپالی
مہانند دین

(۳) خاندان موریہ سنہ ۲۹۸ ق م
چندر گپت سنہ ۲۹۸ ق م
بندوسار سنہ ۲۹۸ - ۲۷۲ ق م
اشوک سنہ ۲۷۲ - سنہ ۲۳۲ ق م
سویاس سنہ ۲۳۲ - ۲۲۰ ق م
دسرتھ سنہ ۲۲۳ - سنہ ۲۲۰ ق م
سنگت سنہ ۲۲۰ - سنہ ۲۱۲ ق م
اندرپالت سنہ ۲۱۲ - سنہ ۲۱۰ ق م
سوماشرمن سنہ ۲۱۰ - ۲۰۳ ق م
سسادھرمن سنہ ۲۰۳ - ۱۹۵ ق م

(۲) مہاپدم نند بانی (دیہجنی) وربدرتھ سنہ ۱۹۵ - ۱۸۸ ق م
نند خاندان

(۴) خاندان سنگ ابتر

پشیامتر ۱۸۸ - ۱۵۲ ق م
اگنی متر ۱۵۲ - ۱۴۴ ق م
سوجیشٹھ سنہ ۱۴۴ - ۱۳۷ ق م
... ۱۲۹ ق م

... سنہ ۱۲۹ - سنہ ۱۲۶ ق م
... سنہ ۱۲۶ - ۱۲۳ ق م
... سنہ ۱۲۴ - ۱۲۱ ق م
... سنہ ۱۲۱ - سنہ ۱۱۳ ق م
... سنہ ۱۱۳ - سنہ ... ق م
... سنہ ۹۳ - ۶۹ ق م

(۵) خاندان کنوا

واسودیو سنہ ۷۶ - ۶۷ ق م
بھومی متر ۶۷ - ۵۳ ق م
نارائن ۵۳ - ۴۱ ق م
سوشرمن ۴۱ - ۳۱ ق م

(۶) خاندان اندھر

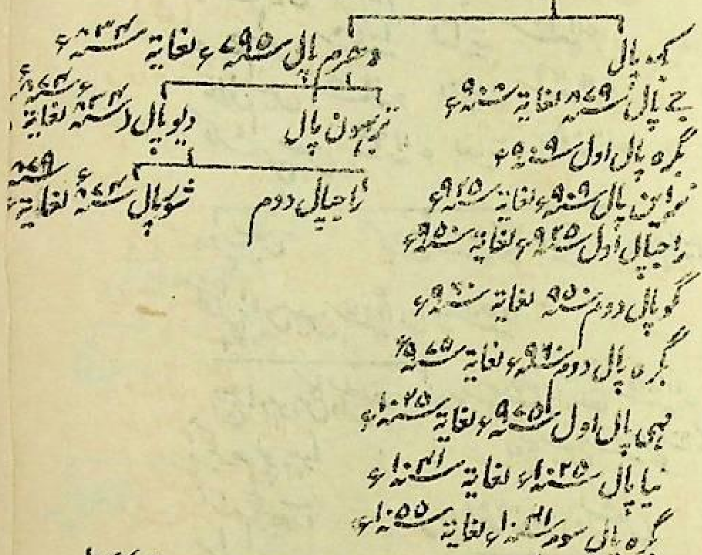
سیمک کرن سنہ ۳۰ - ق م
کرشن سنہ ۹ء لغایت سنہ ۱۰ء
شتکارنی اول سنہ ۱۰ لغایت سنہ ۲۸ء
پرنوت سنگ سنہ ۲۸ لغایت سنہ ۴۶ء
شکسوامی سنہ ۴۶ لغایت سنہ ۶۴ء
شتکارنی دوم سنہ ۶۴ لغایت سنہ ۱۲۰
[illegible] سنہ ۱۲۰ لغایت سنہ ۱۳۸
لمبودر انتھکا سنہ ۱۳۸ لغایت سنہ ۱۵۰ء
ستیکا سنہ ۱۵۰ لغایت سنہ ۱۶۸ء
شتکارنی سوم سنہ ۱۶۸ لغایت سنہ ۱۸۶
سکند سوتی سنہ ۱۸۶ لغایت سنہ ۱۹۳ء
مرگیندر سنہ ۱۹۳ لغایت سنہ ۱۹۶ء
کنلا دتی سنہ ۱۹۶ لغایت سنہ ۲۰۰ء
سوشٹ کرن سنہ ۲۰۰ لغایت سنہ ۲۰۵ء
پلوماوت سنہ ۲۰۵ لغایت سنہ ۲۳۱
گیورکس سنہ ۲۳۱ لغایت سنہ ۲۵۶ء
ہالا سنہ ۲۵۶ لغایت سنہ ۲۶۱ء
منتلک سنہ ۲۶۱ لغایت سنہ ۲۶۶ء
پرندر سین سنہ ۲۶۶ء لغایت سنہ ۲۹۱ء
سندر سنہ ۲۹۱ء لغایت سنہ ۲۹۲ء
وشوتی سنہ ۲۹۲ء
سواشوتی سنہ ۲۹۲ء لغایت سنہ ۲۹۳ء
گومتی پتر سنہ ۲۹۳ء لغایت سنہ ۳۱۴ء
بشت پتر سنہ ۳۱۴ء لغایت سنہ ۳۳۵ء
شب سری یا مادہری پتر شکلیسنہ سنہ ۳۳۵ء لغایت سنہ ۳۴۲ء
سکند سوتی سنہ ۳۴۲ء لغایت سنہ ۳۴۹ء
یجناشری سنہ ۳۴۹ء لغایت سنہ ۳۷۶ء
وجے سنہ ۳۷۶ء لغایت سنہ ۳۸۲
چندراشری سنہ ۳۸۲ء لغایت سنہ ۳۹۲ء
پلوماوت سنہ ۳۹۲ء لغایت سنہ ۳۹۶ء

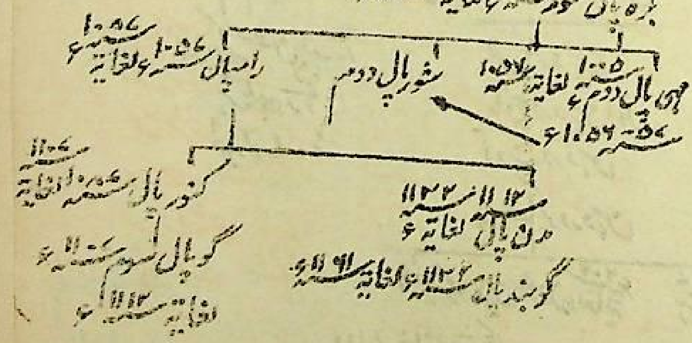
(۷) خاندان گپت

شری گپت
گٹوتکچ گپت سنہ ۳۰۰ سے سنہ ۳۲۰
چندرگپت اول سنہ ۳۲۰ سے سنہ ۳۲۶ء
سمندر گپت سنہ ۳۲۶ء لغایت سنہ ۳۷۵ء
چندر گپت دوم سنہ ۳۷۵ء لغایت سنہ ۴۱۳ء
کمار گپت [illegible]
سکند گپت سنہ ۴۵۵ء سنہ ۴۶۷ء
کمار گپت دوم سنہ [illegible]
بدھ گپت
بھانو گپت
[illegible] نرسنگھ گپت
پورگپت سنہ [illegible] سنہ ۵۰۰
نرسنگھ گپت بالادت
سنہ [illegible] سے سنہ ۵۳۹ء
کمار گپت سوم

(۸) خاندان پال

گوپال دیو سنہ ۷۶۹ء لغایت سنہ ۷۹۵ء





ہیمن پال سنہ ۱۱۶۲ء لغایت سنہ ۱۱۹۰ء

لغایت سنہ ۱۱۹۱ء

اندر سودن پال سنہ ۱۱۹۱ء

لغایت سنہ ۱۲۰۰ء

(۹) خاندان سین

سمنت سین سنہ ۱۰۲۱ء لغایۃ سنہ ۱۰۴۵ء
|
ہمت سین سنہ ۱۰۴۵ء لغایۃ سنہ ۱۰۷۸ء
|
وجے سین سنہ ۱۰۷۸ء لغایۃ سنہ ۱۱۱۸ء
|
بلال سین سنہ ۱۱۱۸ء لغایۃ سنہ ۱۱۶۹ء
|
لکشمن سین سنہ ۱۱۶۹ء لغایۃ سنہ ۱۲۰۵ء

روپ سین | کیشب سنہ ۱۲۰۵ء لغایۃ سنہ ۱۲۲۵ء | مادھو سین

لکشمی نراین سین سنہ ۱۲۲۵ء لغایۃ سنہ ۱۲۶۰ء

دنج مادھو اس کا دارالسلطنت بکرم پور تھا | مادھو سین سنہ ۱۲۶۵ء لغایۃ سنہ ۱۲۷۵ء
دنج سین سنہ ۱۲۷۵ء لغایۃ سنہ ۱۲۹۰ء

رام بلبھ رائے
|
کرشن بلبھ رائے
|
ہر بلبھ رائے
|
جے دیو رائے

(۱۰) خاندان ویش

نر وردھن
راج وردھن اول
آدت وردھن
پربھاکر وردھن
|
راجیہ وردھن سنہ ۶۰۵ء لغایۃ سنہ ۶۰۶ء | ہرش وردھن سنہ ۶۰۶ء سے سنہ ۶۴۷ء

(۱۱) خاندان ترشک

اے جس اول
کنشک سنہ ۱۲۰ء لغایۃ سنہ ۱۴۰ء
اے جس دوم
ہشک
کیڈفاسس اول
ہوشک
کیڈفاسس دوم
باسودیو

چندر گپت دوم سنہ ۳۷۵ء لغایۃ سنہ ۴۱۳ء؛ سکند ...

شجرہ راجگان منسوبہ مغربی ستھرپ

دی زاک
ترشید ودت

بھوک
نہپان

سموتک

اوکش متر
چیشٹن

جےدمارا

رودردامااول

لڑکی
اندھرخاندان کے راجہ پلوییکو منسوب ہوئی لڑکی

رودرسنگہ اول

دام جیدشری اول

ستیہ دما

جیب دما

رودرسین اول

دام سین

سنگھ دما

پرتھوی سین

دامہ جیدشری دوم

دام جیدشری دوم

وجےسین

یشودا اول

بیردما

رودرسین دوم

بھرتردما

وشواسنگہ

سوامی جیت دما

وشواسین

رودرسنگہ دوم

یشودا دوم

سوامی رودرسین سوم

لڑکی

سوامی سنگہ سین

سوامی رودرسین چہارم

سوامی سیتہ سنگہ

سوامی رودرسنگہ سوم

شاہان مگدھ

			مدت سلطنت
۱۷۰۰ ق م	بریہدرتھ	جراسندہ	
		سہدیو	
	دری ہتہ بیتر	سوماوقی	۵۸ سال
۱۳۰۰ ق م	گروکشپ	سرو تاسرو	۶۷ ″
	ولتنایب		
	پراٹوبوم	آلوتابو	۳۴ ″
	بگالو	ترامنتر	۵۰ ″
۱۲۰۰ ق م	دیوک	سکت شیتر	۵۰ ″
	سہدیو	دری ہت کرم	۲۳ ″
	درا	سناجیت	۵۰ ″
	دری ہادیو	سروتن جے	۳۵ ″
۱۱۰۰ ق م	بھانورتھ		
	پراتی کیشف	مہابھامو	۲۸ ″
	نشپ راتکا	سوچی	۵۸ ″
	ہاردیو	کشنا	۲۸ ″
۱۰۰۰ ق م	سناشیتر		
	سہاورتھ	سورت	۶۴
	جنگ کا انتقال ۹۵۰ ق م	دہرم شتر	۵
۹۰۰ ق م	گون تارا	ترواکرت	۵۸

				مدت سلطنت
خاندان برہدرتھ		ان ترکشا	شل رتت	۳۸
		سوورن	وری ہدسین	۴۸
	۸۰۰ ق م	وری ہدراج	سوماتی	۴۳
		دہرم نجی	سد دھنوا	۳۲
		کرتن اجے	سونیتر	۴۰
	۷۰۰ ق م	سورت	ستاجیت	۳۰
		رتھن جے	وستواجیت	۳۵
		سن جے	رتن جے - پرادیت	۲۳
	۶۰۰ ق م	سدھودن	پالک	۲۴
		گوتم بدھ پیدایش شدہ ۵۶۳	وساکھایپ	۵۰
خاندان ششوناگ		کرشن دھرم	اجکا	۲۱
	۵۰۰ ق م	شترا یج	نندی وردھن	۲۰
			ودہی سار	۲۸
			اجات شترو	۲۵
	۴۰۰ ق م		ویک	۲۵
			اودای	۲۳
خاندان نند ۳۲۶			نندی وردہن	۴۲
			مہانندی	۴۳
	۳۰۰ ق م		۳۲۵ ق م مہاپدم نند یا مہانند	۲۸
			نو نند	۱۲
			چندر گپت	۲۴

مدت سلطنت	
۲۵	واراسا
۳۶	اشوک
۸	کلاال
۹	بنارو پالٹ
۱۳	اندر پالٹ
۷	دلیو دہرم
۷	سوم شرما
۸	ستا ڈھنوا
۷	دری دیر کھ
۳۶	بیشامتر
۲	اگنی متر
۷	سو جیشٹھ
۱۰	وسومتر
۲	بہدوک
۳	پولندکہ
۳	گھوشراج
۱۴	وکرامتر
۳۲	بھاگوت
۱۰	دیوا کھوتی
۱۰	وسودلو
۱۴	بہومتر
۱۲	نارائن
۱۰	سوشرما

خاندان موریہ — ۳۰۰ ق م

خاندان شنگ

۷۵ ق م

سنہ ۳۰ ع

مدت	
۲۳	آندھرا شری کرن دیو ایسک
۱۷	کرشن برادر کرن
۵۵	پرلوت شری کرن
۱۸	لمبودر
۱۲	آپی لکا
۱۸	سوداس
۱۲	آتامان یا پتومان
۲۸	ہالا
۵	پالکا
۱۲	پرادلاسین
	سندر شری کرن
۴	چکورا شری کرن
۳	مہندر شری کرن
۸	کنتلا شری کرن
۱	شیو سواتی
۲۱	گوتمی پتر ستکرنی
۴	مادھری پتر شکسینہ
۳	شب کیند شری کرنی
۱۹	یگنا شری کرنی
۶	وجے
۳	چندر شری
	پلومن کا انتقال سنہ ۲۳۶ء

چند سوالات

(۱) علم تاریخ کی تعریف لکھو اور بتاؤ کہ اس کا جغرافیہ سے کیا تعلق ہے۔؟

(۲) ہندوستان کی موجودہ تہذیب میں کون کونسی خاص باتیں ہیں اور وے کب اور کیونکر پیدا ہوئیں۔؟

(۳) ہند کی تاریخ سے ہمیں کونسی ایک بات کا پتہ لگتا ہے کیا اسکے کوئی ثبوت بھی ہیں؟

(۴) غیر آرین تہذیب سے کیا مراد ہے اسنے ہندوستانیوں کو کب اور کیونکر متاثر کیا۔؟

(۵) آرین تہذیب میں کونسی بات اول سے آخر تک افشاں ہے اس کا اثر ملکی خیالات اور حالات پر کیا پڑا؟

(۶) آریہ لوگ کون تھے انکے وطن کی بابت کیا خیال ہے انکی سماجک حالت کا مقابلہ موجودہ زمانہ کے ہندوؤں کی حالت سے کرو؟

(۷) رامائن اور مہابھارت سے اس زمانہ کے کونسے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ گیتا کیا ہے اسکی تعلیم کا مختصر حال لکھو؟

(۸) ذات پات سے کیا مراد ہے یہ کب اور کیونکر وجود میں آئی ؟

(۹) آریوں کی متبرک کتب کا حال تحریر کرو اور بتاؤ کہ عہد برہمنی میں انہیں کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں ؟

(۱۰) بدھ اور جین مذہب کب اور کیونکر جاری کیے گئے ؟ انکے اصولوں کا مقابلہ کرو ؟

(۱۱) بدھ مذہب کو کب اور کیوں سب سے زیادہ فروغ ہوا ؟ مہاراجگان اشوک و کنشک کا مقابلہ کرو ؟

(۱۲) ہندوستان کا اصلی بکرماجیت کونسا راجہ ہوا ہے ؟ تمہارے پاس کیا ثبوت ہیں کہ چندر گپت ثانی یا یشودھرمن اصلی بکرماجیت تھے ؟

(۱۳) عہد بدھ کے تجارتی اور مذہبی حالات لکھو۔

(۱۴) ہرش وردھن کا حال تحریر کرو اور بتلاؤ کہ اسکے مرنے کے بعد ہندوستان اور خصوصاً قنوج کا کیا حال ہوا ؟

(۱۵) بدھ مذہب کے زوال کے اسباب لکھو پرانک مذہب کی خاص خاص باتیں تحریر کرو۔ گرو نانک، شنکر آچاریہ اور کبیر کی کیا تعلیم تھی ؟

(۱۶) راجپوت کون تھے، انکی بابت یورپ میں محققین کی کیا رائے ہے ؟ کیا ہندوستان کے چھتری واقعی معدوم ہو گئے تھے ؟

(۱۷) سکندر اعظم کون تھا اسنے کیا اور کیون ہندوستان پر حملہ کیا اسکے حملے سے ہندوستانی تمدن مین کونسی تبدیلی واقع ہوئی؟

(۱۸) عہد برہمنی اور بدھ مذہب کے دور مین کیونکر حکومت ہوا کرتی تھی - دونون کا مقابلہ کرو؟

(۱۹) گپت راجگان کا زمانہ سنہری عہد (ست جگ) کیون کہا جاتا ہے؟

(۲۰) بدھ مذہب کا ہندو سوسائٹی پر کیا اثر پڑا تشریح کے ساتھ لکھو؟

(۲۱) فاہیان اور ہیوان سانگ کون تھے یہ کب اور کس غرض سے ہند مین آئے انکے قلمبند کردہ حالات سے تاریخ ہند پر کیا روشنی پڑتی ہے؟

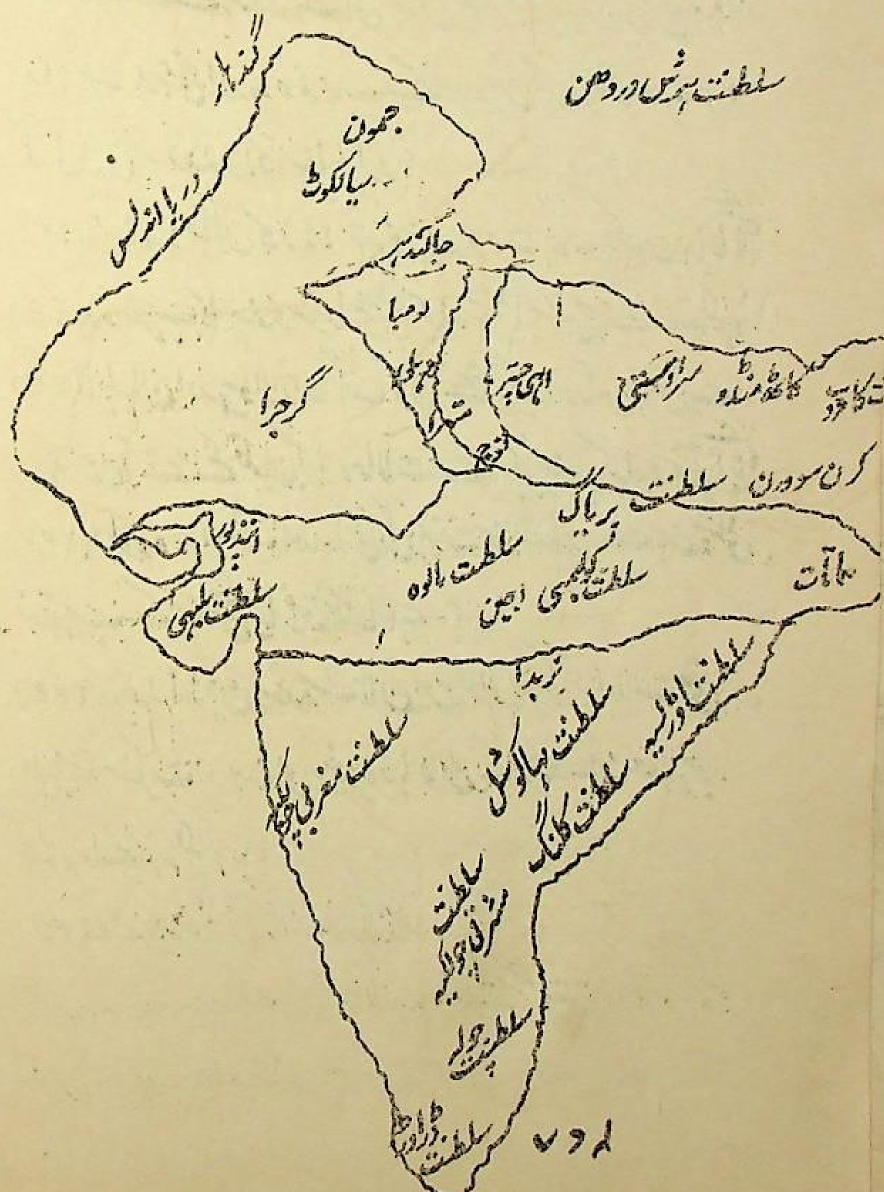
(۲۲) ایلورہ - اجنتا - اور سانچی کی صنعت کار[illegible] سے ہندوستانی تہذیب کے متعلق کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

(۲۳) قدیم زمانہ مین ہندوستان مین علم و ہنر کی کیا حالت تھی پالی سنسکرت - ہندی وغیرہ زبانون کے وجود کے متعلق جو کچھ جانتے ہو لکھو؟

(۲۴) مندرجہ ذیل کی تشریح کرو -

شتروپ - چندر گپت موریہ - اگنی - اجات شترو - اشومیدھ یگیہ

سکرن - یوینان - دراوڑ


گندھار
دریا اندلس
جموں
سیالکوٹ
جالندھر
سلطنت ہیونتسانگ در وسط
لودھیانہ
گرجرا
متھرا
اہی چھتر
سلطنت
کرن سورن
سلطنت پریاگ
سلطنت مالوہ
سلطنت اجین
سلطنت ولبھی
سلطنت اڑیسہ
سلطنت کوسل
سلطنت کلنگ
سلطنت مغربی چالوکیہ
سلطنت مشرقی چالوکیہ
سلطنت چولیہ
سلطنت دراوڑ

سلطنت اشوک اعظم
سنہ ۲۵۰ ق م - میں

پاٹلی پتر

سلطنت کلنگ

مدراس

سلطنت چول

نقشہ جنگ جہلم درمیان راجہ پورس اور سکندر اعظم

جزیرہ

ہندوستانی پیادے

دو سو ہندوستانی ہاتھی

تیس ہزار ہندوستانی پیادے

سکندر کا کیمپ

خاندان ناگ

تاریخ ہند ناگ ناموں سے بھری ہوئی ہے اسمین ہزارہا راجگان وہ مدبران ناگ خطاب سے ملقب کیے گئے ہین ہندوؤنکی مقدس کتب مثل مہابھارت ۔ بھاگوت وغیرہ مین ناگ راجگان کا طویل حوالہ کر ہے ۔ بدھ مذہب کے ابتدائی قصص مین ناگون کا تذکرہ بہت جگہ آیا ہے ۔ بعض فرقہ جات ہنود مین ناگون کی اولاد ہونے کی روایات چلی آرہی ہین ۔ شمالی ہندوستان کے کایستھون کا ناگ ایک امتیازی لقب ہے ۔ تمام ہند مین ناگون کی پرستش کے لیے ناگ پنچمی کا تیوہار مقرر ہے ۔ دریاے چناب اور راوی کے درمیانی خطہ مین سیش ۔ دسوکی ۔ تکشک وغیرہ ناگونکی پوجا آجتک ہوا کرتی ہے کشمیر مین ناگون کی بیشمار یادگارین موجود ہین ممالک متوسط اور راجپوتانہ کے چند راجپوت فرقہ جات اپنے کو ناگ کی اولاد بتلاتے ہین ۔ بنگال اور پنجاب کے کئی برہمن فرقے ناگ لقب سے موسوم ہین اگروال ویش ناگون سے تعلق رکھنے کی روایت رکھتے ہین ۔ ناگونکی بہادری اور [illegible] کے قصے زبان

زرد رنگ گار ہیں انکی عورتوں کی خوبصورتی و پارسائی مشہور ہوئی
ہے۔ اندرجیت میگھناتھ پسر راجہ راون کی بی بی سلوچنا ایک
ناگ راجہ کی بیٹی تھی ارجن پانڈو نے ناگوں کے راجہ وسوکی یا
باسک کی بیٹی الوپی سے شادی کی تھی۔ راجہ اگرسین کے
۱۷ بیٹے ناگ کنیاؤں سے منسوب ہوئے تھے۔ بھاگوت میں
آیا ہے کہ قدیم زمانہ میں سرگ لوک (بہشت) کے باشندے ناگ
تھے راجہ اندر ان کا حاکم تھا ایک مرتبہ کہ اندر جی اور ناگوں کے راجہ
وسوکی سے بڑی خونریز جنگ ہوئی اولاً اندر نے شکست پائی
مگر بعد ازاں ناگ مغلوب ہوئے اپنے وزیر کی جان نثاری کے
باعث وسوکی کسی طرح جانبر ہو گیا اور اسنے دوبارہ ایک بڑی
فوج جمع کر کے اندر کو شکست فاش دی۔ مہابھارت میں ناگوں کی
بادشاہت کا اکثر ذکر آیا ہے۔ مگر یہ شہر دوار۔ ناگپور کشمیر
متھرا انکی مشہور راجدھانیاں بتلائی گئی ہیں مہاراج کرشن نے
کالی ناگ کو زیر کیا تھا۔ خاندان ارجن کے راجہ پرکشت اور ناگوں کے
حاکم تکشک سے ایک بڑی جنگ ہوئی تھی اس جنگ میں پرکشت
مارا گیا تھا مگر اسکے بیٹے جنمیجے نے اپنے باپ کا انتقام لیا اور ناگوں

اور ناگون کو مار بھگایا۔ راماین کے عہد مین بیر ہنومان ناگ ونشی بتلائے گئے ہین۔ مقصد کوتاہ ناگون کا ذکر تمام ہندو ہسٹری مین آیا ہے۔ بنگال آسام کشمیر اور دکن کے راجگان زیادہ تر ناگ ونشی تھے مگر آجکل اکثر لوگون نے ان کو مارگزیدہ سمجھ رکھا ہے۔ کیا یہ حقیقت مین ایسے تھے اور اگر نہین تھے تو کس فرقے سے تعلق رکھتے تھے؟

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جن کی لڑکیون سے شادیان کیگئی ہون اور جنہون نے باقاعدہ حکومت کی ہو وے جانور نہین ہو سکتے خطہ ہمالیہ مین جو مندر ناگونکی پرستش کے لیے وقف ہین انمین مختلف ناگ انسانی شکل مین دکھلائے گئے ہین صرف انکے سرون پر سانپون کی ایک ٹوپی لگائی گئی ہے۔ شیش۔ باسک۔ تکشاک۔ تھو۔ کارکوٹ۔ کرشو۔ سابر۔ سنتق وغیرہ مشہور معروف ناگ قوم کے راجے تھے انکی شکلون سے جلال ٹپکتا ہے انکی پرستش کے لیے علیحدہ علیحدہ مندر بنے ہوئے ہین ان کے برابر انکی رانیون کے بت بھی رکھے ہوئے ہین جو ناگنی دیوی کے نام سے پکاری گئی ہین سوائے ٹوپیون کے کہین پر انہین مارگزیدہ سانپون سے مشابہت

نہین دی گئی ہے اور نہ انکی شکلون سے ڈراوڑ لوگون کی اولاد ہونے
کا جیساکہ بعض مورخین نے سمجھ رکھا ہے پتہ لگتا ہے کیا یہ بات قیاس
مین آسکتی ہے کہ جب ناگونکی عورتین خوبصورتی مین یکتائے زمانہ
ہوا کرتی تھین انکی پارسائی والفت فسانہ بنی ہوئی ہو ان کا وطن
کشمیر قرار دیا گیا ہے انکی قدیم بادشاہتون کے مرکز مگدھ سے
لیکر ترکستان تک کل آریہ ملک مین دکھلائے گئے ہین انکی ہمدردی
مدبری اور شرافت کے قصے ابتک ایک سنسنی پیدا کرتے ہین
ناگ قوم کے لوگ ڈراویڈ نسل سے ہون ۔ ہرگز نہین ۔ ناگ
قوم کے لوگ آریہ تھے ۔ آریون کا سب سے بڑا دیوتا اندر ان کا راجہ
تھا ۔ اندر لوک یا پرستھان ان کا اصلی وطن تھا ۔ اندر سبھا کو
زینت دینے والین ناگنی دیویان تھین ۔ ناگ لوگ سورج ونشی
چھتری تھے ہندوونکی مقدس کتب تاریخی شہادت اور جدید
تحقیقات بالمتفق اس بات کو ثابت کر رہی ہین کہ ناگ قوم
کے لوگ سورج ونشی چھتری تھے ۔ اکثر ناگ راجگان نے اپنے کو
سورج ونشی چھتری لکھا ہے ان کا خاندانی دیوتا آدت یعنی
سورج بتلایا گیا ہے کشمیر کی راج ترنگنی مین رشی کشیپ کو جنہون نے

کشمیر کو آباد کر بحیرہ کشپین تک اپنی اولاد کو بسایا تھا ناگوں کے
مورث اعلے تھے بموجب پوران کشیپ رشی کے جو تھی بی بی
کدرو سے تمام ناگ پیدا ہوئے تھے اور یہ کشیپ رشی سورج کا
اوتار اور سورج ونشی چھتر یون کے مورث ہیں۔ رائل ڈائمنڈ لیٹیر
آف بنگال (جلد اول ازرا ایضاً صاحب پنڈت نگیندر ناتھ وسو کلکتہ)
مین بحوالہ مستند تواریخ درج ہے کہ ناگ لوگ مہاراج چتر گپت
کی اولاد سے ہیں اور ناگ دیوتا ؤں کو پوجتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ
سے مالدار اور معزز ہوتے چلے آئے ہیں اور اکثر والیئے رائے یا نائب
سلطنت ہوتے رہے ہیں انکی عظمت و شہرت وغیرہ کے حالات
لکہنا معمولی کام نہیں ہیں جنہوں نے پورانوں کو دیکھا ہے وہ
ویاس جی کے قصے سے بخوبی واقف ہونگے ان ناگوں نے تمام
شمالی ہندوستان کو فتح کیا اور اپنی بادشاہتیں نگدہ۔ ناگپور
ہردوار۔ متھرا اور کشمیر میں قائم کی تھیں ان خاندانوں کے
بہت سے بادشاہ دنیا میں بڑی امن و امان سے مدتوں حکومت
کرتے تھے احاطہ مدراس کا کرنام فرقہ اپنے کو چتر گپت ونشی بتلا
رہا ہے اس فرقہ کی مقدس کتب (آدت پران وغیرہ) مین لکھا ہے

کہ مہاراج چندر گپت سورج کی بیٹی تھے انکی ماں کا نام نہلا دیوی تھا
انسے سورج ونشیون کا وجود ہوا بس سٹنا کرہ بالا تحریر سے
پتہ لگا کہ لفظ ناگ ایک خطاب تھا جس سے چند سورج ونشی چھتری
منسوب کیئے گئے تھے کیونکہ اونہون نے ناگون کو اپنی خاندانی
علامت قرار دیا تھا۔ جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی
(صفحہ ۱۴۱ لغایتہ ۴۴، ۴۴ بابت جولائی سنہ ۱۹۱۰ع) مین ناگون
کے متعلق ایک طول طویل بحث کیگئی ہے امین ثابت کیا گیا ہے
کہ ناگ لوگ سورج کی اولاد اور سورج ونشی چھتری تھے دنیا مین
کوئی ایسی قوم نہین ہے کہ اپنے بزرگون کی پرستش کسی نہ کسی صورت
مین نہ کرتی ہو ہندوؤن مین ناگ راجگان کی پوجا اسی قاعدہ
کے بموجب اننک چلی آرہی ہے گو بعض نے عدم واقفیت و نیز
جہالت کے باعث ان کو مار گزیدہ سمجھ رکھا ہے۔ حقیقت مین
بہت قدیم زمانہ سے سورج ونشی اور چندر ونشی چھتری لونگی طرح
ناگ ونشی چھتری بھی ہوتے چلے آئے ہین۔ رامائن کے عہد مین
ہر طرف سورج ونشی چھتری ہی چھتری تھے۔ سورج کی اولاد ہونا
ایک بڑی معزز بات خیال کیجاتی تھی۔ مہابھارت کے زمانہ مین

چندر ونشی اور ناگ ونشی بڑے امتیازی لقب قرار دیئے جا چکے تھے - بدھ مذہب کے ابتدائی زمانہ میں ناگ ونشیوں کا بڑا زور تھا سلطنت مگدھ خاندان ششیش ناگ کے قبضہ میں تھی - کابل - قندھار وغیرہ ایک ناگ شہزادہ کے زیر حکومت تھے بیاس شہزادہ اپنے کو مہاراجہ رامچندر کے بھائی بھرت کی اولاد سے منسوب کرتا تھا اجمبھی اس دودمان کا آخری راجہ دکھلایا گیا ہے - بنارس میں ششیش ناگ کا بیٹا حکمران تھا غرضکہ تمام شمالی ہندوستان ناگوں کی سلطنت میں شامل تھا سنہ قبل المسیح کے قریب ششیش ناگ خاندان پر زوال آیا - سلطنت مگدھ اس دودمان کی دوسری شاخ میں منتقل ہوگئی - یہ نیا ناگ خاندان نند نام سے موسوم ہوا - انمیں ۹ راجے ہوئے پہلا راجہ مہاپدم نند تھا وشنو پران میں اسکو جنتری لکھا ہوا ہے سنہ ق م میں مہاپدم نند کے آٹھویں بیٹے یوگا نند کو برطرف کر چندر گپت موریہ سلطنت کا مالک بن گیا - موریہ خاندان کے راجگان بھی ناگ ونشی بتلائے گئے ہیں مگر ساتھ ساتھ نند اور موریہ خاندان کے راجگان کو شودر لکھا گیا ہے -

کیا موریہ ونش راجگان شودر نسل سے تھے؟

جدید تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ متذکرہ بالا خاندان چھتری نسل سے تھے۔ آر سناما شاستری نے (اِوی لوشن آف انڈین پالیٹی صفحہ ۱۴۰ لغایۃ ۱۴۱) مہا پدمانند کو چھتری لکھا ہے۔ پنڈت وشوا ناتھ ریو نے (بھارت کے پراچین راج ونش حصہ دوم صفحہ ۷۵ لغایۃ ۷۶) بھی اسکی تصدیق کی ہو اور لکھا ہے کہ مہاراجہ مہانند کے کوئی نیچ قوم کی عورت نہ تھی مگر چونکہ وے و نیز موریہ لوگ برہمنوں کے دشمن تھے اور بدھ و جین مذہب کے پیرو تھے لہذا لفظ شودر انکی عزت بگاڑنے کے لئے انکی قومیت کے آگے چندرگپت بڑھا دیا گیا ہے حقیقت میں انکے شودر ہونے کا کوئی ثبوت منضبط نہیں ملتا۔ اگر پورانوں کی اس بات کو باور کر لیا جائے کہ جگ مہا بھارت کے بعد ہندوستان کے تمام راجگان شودر نسل کے ہونگے تو گمدہ کے گپتا خاندانوں کو ان ہی کتب میں برہمن لکھا گیا معنے رکھتا ہے؟ نند راجگان کی طرح موریہ خاندان کے لوگ بھی ناگ چھتری تھے جمہور کے ایک کتبہ میں چندرگپت موریہ کو مشہور چھتری

بتلایا ہے۔ چانکیہ کے ارتھ شاستر مین اس کو ایک شریف خاندان
کا رکن لکھا گیا ہے (دیکھو پولیٹیکل ہسٹری آف انشینٹ انڈیا از ہیم چندر
رای چودہری صفحہ ۱۰۸ اور ۱۳۸ لغایت ۱۳۹) ہندو سار اور اشوک
نے اپنے کو چھتری بتلایا ہے بہت سی قدیم کتب مین موریہ لوگ چھتری
بتلائے گئے ہین۔ چھٹی صدی عیسوی مین ان کی بادشاہت بہار مین
تھی ان کا مشہور راج استھان پھیلاوان تھا مہاراجہ مہاپدم نند
نے موریہ خاندان کی سلطنت کو اپنی بادشاہت مین شامل کر لیا
تھا۔ مہابھارت کے پراچین راج ونش (حصہ دوم صفحہ ۵۷۰)
مین درج ہے کہ چندر گپت موریہ کے باپ کا نام ہمالیہ تھا اور یہ ایک
چھوٹی سی بادشاہت کا حاکم تھا جہان مور بہت کثرت
سے ہوتے تھے اور بعض لوگون کی رائے مین چندر گپت کے بزرگ موریہ ان
کا گوشت کھاتے تھے لفظ موریہ اسی وجہ سے خاندانی لقب قرار پایا
آرکیولاجیکل سروے آف انڈیا (نمبر ۲۶ بابت سنہ ۱۹۱۹ حصہ اول
باب دوم صفحہ ۱۳۳) مین لکھا ہے کہ جس وقت گوتم بدھ اپنے مذہب کی تلقین
دے رہا تھا۔ اجودھیا مین پسندی نام کا راجہ حکومت کرتا تھا اس
راجہ نے شاکیہ خاندان کی ایک لڑکی سے جس مین گوتم بدھ پیدا ہوا تھا

شادی کرنا چاہی شاک لوگوں نے جو صحیح النسب سورج ونشی چھتری
ہونے کا دعوی کرتے تھے اور اپنے کو خاندان مہاراجہ رام چندر سے
منسوب کرتے تھے اس رشتہ داری کو پسند نہ کیا اگر مجبور ہوا نہوں نے
ایک اپنے غلام خاندان کی لڑکی دیدی پسناری کے مرنے کے
بعد یہ راز فاش ہوا اس غلام خاندان کی لڑکی کے بیٹے نے جو
پسندی سے پیدا ہوا تھا اپنے باپ کے ساتھ دغا کرنے کا
انتقام لینا چاہا۔ اسنے ایک بڑی فوج کے ساتھ شاک سلطنت پر
حملہ کردیا اور تمام شاک خاندان کے لوگوں کو تہ تیغ کرنا شروع
کیا (دیکھو انیشنٹ انڈیا از لوبین پل صفحہ ۸۰) یہ حالت دیکھ
گوتم بدھ کے خاندانی مختلف طرفوں کو بھاگ نکلے کچھ نیپال
کچھ راج گڈھ۔ کچھ وشیلی اور کچھ دیگر مقام پر جا بسے اور کچھ
پھیلاوان مقام پر سکونت پذیر ہوگئے اس آخر الذکر مقام
پر یہ لوگ موریہ نام سے موسوم ہوگئے۔ بموجب تاریخ اس خاندان
نے جواب بجائے شاک یا ناگ کے موریہ کہلانے لگا تھا۔
سنہ ۳۲۳ ق م تک بڑے جاہ وجلال سے حکومت کی تھی پس سنہ
بالا کے بعد سلطنت ہند اس خاندان کی دوسری شاخ جو کہ سنگ

یا منتر کہلاتی تھی اور جس میں منتر سورج کی پرستش ہوتی تھی منتقل ہوگئی۔ اس سورج ونشی خاندان کے راجہ پشپامتر نے اشومیدہ یگیہ کیا جس سے اسکا چھتری ہونا قطعی طور سے ثابت ہوتا ہے شاستری اور دوسرے مورخین نے بھی اس کو چھتری لکھا ہے پشپامتر کے ظلم کے باعث کچھ چھتری شاک قوم کی فوجوں میں بھرتی ہوگئے اور ان کا نام اب بجائے سورج ونشی یا ناگ ونشی کے شاکسینہ اور شترپ قائم ہوا۔ ممالک متوسط کے پورانوں میں اس خاندان کی قومیت کے بارہ میں کوئی تذکرہ نہیں کیا ہو البتہ اسکے بعد آنے والے خاندان کو برہمن بتلایا گیا ہے اس برہمن خاندان نے جو کنوا کے نام سے مشہور ہوا اور جسکے ایک شخص وسودیو نے اپنے مالک کو مار کر تخت پر قبضہ کرلیا تھا زیادہ حکومت نہ کی۔ چاہ کنندہ را چاہ در پیش۔ مشرق دم کے قریب سیماک کرن نامی ایک سورج ونشی چھتری شہزادہ نے اس برہمن خاندان کے آخری راجہ کو مار کر سلطنت مگدھ کو اپنے تصرف میں کرلیا اس نئے خاندان کو اندھر نام دیا گیا ہے اسکے راجگان کو بھی جو عموماً بدھ مذہب رکھتے تھے شودر نام سے یاد کیا گیا ہے مگر چند کتب میں ان کو ناگ ونشی لکھا ہے

وندھیا شکتی راجگان اسی نسل سے تھے (ہندو پالیٹی از جیسوال صفحہ ۱۶۳)

ان کے خاندانی تعلقات زیادہ تر ناگون سے تھے ان مین کرن گست سے
شکسینہ اور گوڑ نام کے راجگان ناگونکے سورج ونشی مورث چترہ
منسوب کیگئی ہین ناگون کے مشہور و معروف راجہ شالواہن اسی دودمان
کا ایک رتن تھا- (دیکھو بھارت کے پراچین راج ونش از پنڈت
وشوناتھ ریلو حصہ اول صفحہ ۵) سنکارنی پسر سہاپت نے مالوہ کو فتح
کر اشومیدھ یگیہ کو کیا تھا جو چھتریون کے لئے مخصوص ہی- بدھ
مذہب کے ایام زوال مین اسی اندہر خاندان کے ایک شہزادے
کو پرمار کا خطاب دیا گیا تھا اسی پرمار کے دودمان مین بعد ازان
مہاراجہ بکرماجیت اور بھوج جیسے نامور راجے ہوئے ہین مسٹر لیسن
اور مسٹر کیتھ برج اور مارشمین صاحبان اپنی تاریخ ہند (صفحہ ۱۱
۱۲- اور صفحہ ۲۴- ۲۹- صفحہ ۱۳۳) مین تحریر فرماتے ہین کہ اندہر دودمان
کا دوسرا نام پرمار قائم ہوا اور ہندوستان کا مشہور و معروف
راجہ بکرماجیت جسنے ۵۷ قبل مسیح مین سمبت کو جاری کیا تھا اسی
خاندان کا ایک رتن تھا- ڈاکٹر کے پی جیسوال نے بھی اسی خاندان
کے راجہ گوتمی پتر شتکارنی کو ہندوستان کا بکرماجیت اصلی ثابت
کیا ہی (دیکھو ہندو پالٹی صفحہ ۱۶) اندہر خاندان کے زوال کے بعد تمام

شمالی ہندوستان میں ناگ خاندان کا دور دورہ ہو گیا۔ مگدھ کے
گپت راجگان خصوصاً چندر گپت بکرماجیت کے ان سے خاندانی تعلقات
تھے سمندر گپت کے الہ آباد کے کتبہ میں اکثر ناگ راجگان کا ذکر
آیا ہے ۲ صدی عیسوی کا خاندان وکٹاٹک ناگ ونشی تھا لاہور کے
ایک کتبہ سے پتہ لگتا ہے کہ چوتھی صدی میں اس حصہ پر ناگ کھٹ
کا بیٹا راج کرتا تھا اسی طرح دہلی کے لوہا کے ستون پر درج ہے کہ ناگوں کا
سب سے بڑا راجہ چندر راما تھا۔ دکن اور وسط ہند میں ناگوں کی زبردست
سلطنتیں تھیں اسکندر ناگ مہاراشٹر کا راجہ تھا ۱۲۷ء میں سلطنت
کشمیر کارکوٹ ناگ کے خاندان منتقل ہو گئی تھی۔ مہاراجہ للتاد
کتیا پیڈ جسنے تمام ایشیاء فتح کرلیا تھا اسی خاندان کا ایک راجہ تھا
بنگال کے سین راجگان کے سب سے بڑے رقیب دیناج پور کے ناگ
بادشاہ تھے۔ آسام پر مسلمانی زمانہ تک ناگوں کی حکومت رہی تھی
دکن میں بیجانگر کی بادشاہت کا بانی ایک ناگ ونشی شہزادہ بتلایا
گیا ہے۔ مہاراجہ ترلوک چند والئے جھسوترہ خاندان ناگ کا ایک
رتن بتلایا گیا ہے قصہ کوتاہ ناگ خاندان نے بڑا عروج حاصل کیا
تھا بموجب مارٹن صاحب بنگال کا پال خاندان اسی خاندان کی ایک

شاخ تھا (ہسٹری-این بی ڈی کیولی ڈینسٹی آف لیسٹرن انڈیا جلد اول صفحہ ۳۸ لغایت ۴۰) بنگال کے پال راجگان نے اپنے کو ساگروشی یا سورج ونشی بتلایا ہے انکے تعلقات نگم لوگون سے بڑے زبردست کھلائے گئے۔ زیادہ تر مورخین نے ان کو کایستھ نام سے یاد کیا ہے۔ مسٹر پرموتھا ناتھ بنرجی لکھتے ہین (پبلک ایڈمنسٹریشن ان اینشنٹ انڈیا صفحہ ۲۳۹) کہ مگدھ کے پال راجگان مالوہ کے گپت راجگان کی یادگار رہتے

خاندان گپت

وشنو پران مین لکھا ہو کہ برہمن اپنے نام کے آگے شرما ۔ چھتری ورما ویش گپت اور شودر داس لگایا کرین مگر تاریخ کے اندر ہم کو اسکے خلاف شہادتین ملتی ہین ۔ اسکندر پورانون کے برہمو تر کھنڈ کے ساتوین ادھیائے مین دوپر یگ کے چھتری راجہ ستیارتھ کا نام دہرم گپت لکھا ہو گرڈ پران مین راجہ اپ گرو کے بیٹے کو اُپ گپت بتلایا ہو بھوشیہ پوران مین مہاراج چندر گپت کو چھتری لکھا ہے ۔ چندر گپت موریہ کے مشہور و معروف وزیر چانکیہ کا نام وشنو گپت تھا ۔ نرسنگ گپت ۔ ابھے منو گپت اور لکشمن گپت برہمن تھے ۔ یہ ہم گپت اجے داس ورمن بھی برہمن نسل سے

تھے بموجب اسمتہ تھلا کا چھتری راجہ سمانگ گپت تھا اسکے بعد
چندر گپت موریہ مگدھ کا حاکم ہوا کننگھم صاحب کی رائے مین یا وہ
کا یکم یا جیت گپت نام رکھتا تھا کیونکہ ویسیہ بتلایا گیا ہے۔ مرہٹون
کے فوجی افسرون مین سکھہ رام ہری گپت اور بالکرشن کیشو گپت
مشہور کا یستھ جنرل تھے آسام کے راجہ بھاسکر ورما کو ہیون
سانگ نے برہمن لکھا ہے مقدس مین سوشرما اور دیوشرما
سوریہ ونشی چھتری بتلائے گئے ہین دیو داس کالیداس تلسی
داس وغیرہ برہمن تھے۔ گنگا داس راٹھور ایک چھتری تھا
آج کل لفظ گپت شمالی ہندوستان کے ویشیون کا لقب ہے۔
بنگال کے وید (اسشٹ) لوگ اور مہاراشٹر کے پربھو کا یستھ
گپت خطاب سے موسوم ہین قصہ کوتاہ گپت ایک خطاب تھا اور اس
خطاب سے قدیم گپت راجگان کی قومیت کا معلوم کر لینا اتنا ہی مشکل ہے
جتنا کہ آج کل اس سے ویش کا تصور کر لینا ہے مسٹر کین نے اسی غلطی
سے مگدھ کے گپت راجگان کو ویش خیال کر لیا تھا وشنو پوران مین
مگدھ کے گپت راجگان کو شودر لکھا ہوا ہے مگر انہون نے اپنے کو چندر
ونشی چھتری دکھلایا ہے (دیکھو بھارت کے پراچین راج ونش صفحہ ۳۵)

[illegible]

پروفیسر ایشوری پرشاد نے بھی اپنی تاریخ ہند سنہ ۱۹۲۶ء میں ان کو ایسا ہی تحریر کیا ہے شاما شاستری نے بھی اس کی تصدیق کی ہے مسٹر اسمتھ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ سمندر گپت۔ کما گپت۔ آدت سین وغیرہ نے لیشو سیدہ بگیہ کر کے اس بات کو افشا کر دیا کہ وے چھتری نسل سے تھے۔ مگدھ کے گپت راجگان کے خاندانی تعلقات ہمیشہ بہار کے لچھوی خاندان و ممالک متوسط کے وکٹاک دودمان سے رہے ہیں۔ چندر گپت دوم نے اپنی بیٹی کو جو ایک ناگ شہزادی سے پیدا تھی دکن کے وکٹاک راجہ رودر سین دوم سے منسوب کیا تھا اس خاندان کے وزیر وغیرہ تمام پربھو کایستھ تھے ان سے رشتہ داریاں بھی تھیں (دیکھو اتھنو گرافیکل نوٹس آن چندر سینی کایستھ پربھواز دی گپت اور چندر سینی کایستھ پربھواز راؤ بہادر کرنل بی اے گپتے سابق کمانڈر انچیف افواج ریاست اندور) سمندر گپت۔ آدت سین اور نریندر گپت عرف سسنانک دیو کو جو اس دودمان کا آخری راجہ تبلایا گیا ہے کایستھ لکھا ہے (سوشل ہسٹری آف کامروپ جلد اول

(صفحہ ۱۸۱) کالستھ ورن ترتنے از ڈاکٹر انگن لال صفحہ ۱۱۹) تاریخ
جاریہ صوبہ اوڑیسہ و بہار مولفہ سید اولاد حیدر فوق (صفحہ ۳۹۸)
میں لکھا ہے کہ موضعات چاندی۔ محمد پور۔ گیٹا۔ کانور دہری۔ جرامین
پور۔ ہرار۔ کوری وغیرہ میں مقتدر سری واستاک خاندانوں کے
کالستھ جو اپنا سلسلہ راجہ چندرگپت ثانی (بکرماجیت) سے نشو دوا
ونش کی شاخ سے ملاتے ہیں آباد ہیں" اس گپت خاندان کے اکثر
راجگان نے بارہویں اور تیرہویں صدی تک کونکن وغیرہ میں حکومت
کی ہے پربھاکر وردہن کے زمانہ میں ایک گپت راجہ مالوہ کا حاکم
تھا اسکے دو بیٹے کمارگپت اور مادہوگپت راج وردہن اور ہرش
وردہن کے ساتھ رہا کرتے تھے مادہوگپت نے گامرتبہ پاکر ترقی
کیا تھا اس گپت خاندان کی تباہی بنگال کے گوڑ راجگان اور
ہن قوم کے لوگوں سے ہوئی مگدہ کے گپت راجگان ایک زمانہ میں
تمام ہندوستان پر حکومت رکھتے تھے ان کا طرز حکومت نہایت
عمدہ تھا انکے عہد میں علوم و فنون کو خوب فروغ ہوا یہ راجگان
برہمن مذہب کے پیرو تھے ان کے زیر سایہ برہمن مذہب کو فروغ
ہوا ان تمام باتوں پر غور کرنے سے مورخین نے نتیجہ نکالا ہے کہ

گپت راجگان کا عہد اگر

ستجگ یا سنہری زمانہ

کہا جاوے تو بیجا نہ ہوگا۔ ایک طرف چینی سیاح فاہیان کی تحریر
سے افشا ہے کہ رعایا کو تمام آرام میسر تھے۔ حکومت کا انتظام
نہایت اچھا تھا ملک دولت سے مالا مال تھا۔ لوگ بے خوف
و خطر زندگی بسر کرتے تھے چوروں اچکوں کا پتہ نہ تھا قحط و وبا
کا بھی زور نہ تھا۔ مذہبی ظلم کا چرچا نہ تھا۔ سنسکرت شاہی زبان تھی۔
برہمنوں کی بڑی عزت ہوتی تھی۔ ہند عالموں اور فاضلوں کی کھان
تھا۔ مدرا راکشس۔ مرچھ کاٹیکا۔ وائو پران۔ شکنتلا۔ میگھ دوت
وغیرہ کتب سنسکرت اسی عہد میں تصنیف ہوئیں کالیداس آریہ
بھٹ۔ واراہمہر۔ برہم گپت اور وسو بندھو جیسے علامۂ دوران
اسی عہد میں پیدا ہوئے تھے۔ علوم ریاضی۔ نجوم وغیرہ کو شہرت
دینے والے یہ ہی لوگ تھے۔ مصوری۔ سنگتراشی۔ موسیقی
وغیرہ ہنروں کے یکتائے زمانہ عہد گپت میں موجود تھے۔ گو ان کی کاریگری
کی بہت سی یادگاریں معدوم ہوگئی ہیں تاہم دیوگڑھ واقع للت پور
بھیتر گاؤں واقع کانپور۔ سارناتھ واقع بنارس۔ نالندہ واقع بہار

اجنٹا واقع دکن اور دہلی کے آہنی ستون سے . مورخین
نے نتیجہ نکالا ہی کہ ہندوستانی لوگ ان ہنرون مین کمال کو پہونچ
گئے تھے مسٹر اسمتھ (تاریخ ہند صفحہ ۱۶۲) تحریر فرماتے ہین کہ ۵۷ سنہ ع
سے ۱۸۰ سنہ ع تک ہندوستان کا تعلق دنیا کے بہت سے ملکون سے
تھا دس سے زیادہ قاصد چین وغیرہ ملکون کے اس عہد مین آئے تھے
جزائرالہند سے ہندوستان کا خاص تعلق تھا چینیون کا بیان ہے
کہ گنا ورمن شہزادہ کشمیر نے جاپان مین بدھ مذہب کو پھیلایا تھا
اور اس شہزادہ نے ۴۳۱ سنہ ع مین نانکن واقع چین مین انتقال کیا
اجنٹا کے غارون کی تحریر سے افشا ہی کہ فارس اور ہندوستان
کے درمیان تجارتی تعلقات تھے ۳۳۶ سنہ ع و ۳۶۱ سنہ ع و ۵۳۰ سنہ ع مین
تین مشن روم کے شاہنشاہون کے پاس ہندوستان سے بھیجے
گئے تھے۔ ہند کی تجارت براہ سمندر و خشکی یورپ اور افریقہ سے تھی
غرضیکہ ہندوستان عہد گپت مین عروج پر تھا ساری دنیا مین اسکا
نام عزت کے ساتھ لیا جاتا تھا ان ہی وجوہات سے اگر اس عہد
کو ست جگ کا زمانہ کہا جاوے تو بالکل ٹھیک ہے ۔

ہندی آریونکا ترقی و تنزل

(ویدونکے زمانہ سے پورانک عہد تک)

اس کتاب میں تجربہ ہو چکا ہے کہ آریہ جیسی شائستہ قوم کا مسکن ہندوستان تھا جہاں سے نکلکر اسنے تمام دنیا کو مہذب بنایا انکی ویدی تعلیم نے جیسا مسٹر ہول صاحب (تاریخ ہند صفحہ ۱ میں) لکھتے ہیں تمام دنیا کے مذہبوں کو متاثر کیا۔ ڈبلیو۔ ڈی براؤن صاحب کی بھی یہی رائے ہے سر ولیم جونس اور میکس مولر نے بھی اس کی تصدیق کی ہے (ایشیاٹک ریسرچز جلد دوم صفحہ ۴ تاریخ ہند جلد سوم صفحہ ۱۰۲) ہندوستانی شائستگی نے ایک زمانہ میں مصر۔ اتھوپیا۔ فونیشیا۔ سیام۔ چین جاپان۔ لنکا۔ جاوا۔ سماترا۔ فارس کلدیا۔ یونان اور روم کو اپنے زیر اثر کر لیا تھا (دیکھو تھیوسفی آف دی ہندوز صفحہ ۱۴۸ وایشیاٹک ریسرچز جلد اول صفحہ ۲۴۶) ہندی آریوں نے تمام جہان کو علم و فنون سکھلائے جسقدر عروج انکو ہوا آج تک انکی اولاد کو نصیب نہیں۔ مسٹر ہول صاحب فرماتے ہیں (صفحہ ۳۰۴) کہ ویدونکے پڑھنے سے جسقدر بڑی بادشاہت قائم ہوئی آج تک

کسی بادشاہ کے قبضہ تصرف میں نہیں ہوئی - تجارت میں جسقدر ہندی آریوں کو فروغ ہوا دوسری قوموں کو خواب میں بھی نصیب نہیں رگوید (۱-۲۵-۷) میں لکھا ہے کہ ویدوں آریہ کو تمام سمندری راستے معلوم تھے اور (۱-۵۶-۲) سوداگر لوگ ہر ایک حصہ سمندر سے تجارت کیا کرتے تھے - دنیا کے مختلف ملکوں - پہاڑوں وغیرہ کے نام آریوں کے قائم کیے ہوئے ہیں بہار کو قدیم زمانہ میں پلاس کہتے تھے کیونکہ وہاں ڈھاک کے درختوں کی کثرت تھی - پلاس ہی کی وجہ سے اس صوبہ کی ایک قوم پلاسک کہلائی یہ پلاسک قوم یونان میں چلی گئی اور سوریٹ تصور کی گئی ہے اسی طرح مگدھ کا نام پر مگدھ نیہ یا مگدہ یونان میں قائم کیا گیا آج کل انگریزوں نے اسی قاعدہ کے مطابق لنڈن - نیو یارک وغیرہ شہروں کو آباد کیا ہے میکسیکو کا اصلی نام مکشی تھا کیونکہ اس میں سونا چاندی بہت نکلتا ہے سنسکرت میں سونا چاندی کی کچی دھات کو مکشی کہتے ہیں - لفظ انڈین کے معنے سورج دیوتا کے مسکن کے ہیں جنوبی امریکہ پیرو ملک کا قدیم نام اپیرو تھا جس کے معنے بادلوں کے وطن کے ہیں - جمیکا کے معنے سنسکرت میں خوشحال جزیرہ کے ہیں حقیقت میں جمیکا ایک بڑا سرسبز و شاداب مقام ہے بالکل اسی طرح

مصر کا قدیم نام شیمی تھا جسکے معنے کالی زمین کے ہین یہ سنسکرت
لفظ شیام سے نکلا ہے مصر کا عبرانی نام مشر ہے اس کو مشر آدم نامی
ایک بہادر جس سے مراد پرشرام لیگئی ہے مشرق سے جاکر آباد
کیا تھا مصر کا تیسرا نام ہیرا ہے جسکے معنے ہر کا دیش کے ہین۔ (دیکھو
انشیئنٹ ایجپٹ از پادری ٹرلور) اسی طرح فرنگی مورخ قدیم حبشی قوم
کا نام کشایت لکھتے ہین یہ لفظ سنسکرت مین کش دیپ ہے روایت
ہے کہ مہاراجہ رامچندر کے بیٹے کش کے حصہ مین یہ ملک آیا تھا
کش کا دوسرا نام اتھوپیا ہے جو اتھوپیا سے نکلا ہے اس کے
معنے سورج کی قوم کے سردار کے ہین۔ اس ملک کا تیسرا نام ابے
سینیا ہے یہ نام ظاہر کرتا ہو کہ یہان سندھ کے لوگ آکر بسے
تھے کیونکہ سندھ کا قدیم نام ابوسن بھی ہے سندھ مین ایک ندی
نیوا بھی تھی جسکی یادگار مین مصر کا نیوبیا حصہ قائم ہوا۔ فرنگی عالمون
کا بیان ہے کہ بابل کا دوسرا نام اسی ریا تھا کیونکہ اس کی سلطنت
کا بانی سب سے پہلا راجہ اسر تھا سنسکرت مین اسر اس کو کہتے ہین
جو دیوتاؤن کے خلاف ہو یہ راجہ ہرناکش بتلایا گیا ہے بالکل اسی
طرح سیبیریا کے معنے سرہی دیوتاؤن کے خطے کے ہین یہ سوبرن دیپ نکلا

ایک مسکن تھا۔ پالستان کے معنی پالی استھان یعنی گڈریون کے
ملک کے ہین اس کو بہار کے گڈریون نے جو پالی کہلاتے تھے آباد کیا
تھا۔ مسٹر ہیو نے جرمنی کو شرمنی نام سے یاد کیا ہے شرمن ہندوستان
مین برہمنون کا لقب ہی جرمنی والے آسمان کو ہم کہتے ہین اور انکی
روایت ہی کہ زمین کا سب سے پہلا آدمی مین یا منو تھا اس ملک کا
قدیم نام دینت سچن یا دیوتا کھنڈ تھا اسی طرح جٹ لینڈ جاٹ لینڈ
ناروے نار اواج یعنی ملاحون کا مسکن سیکینی شکسینون کا وطن
آئرلینڈ آریہ لینڈ۔ اطالیہ ایت البہ یعنی سورج ونشیون کا گھر
روم رام کا شہر سمرقند سمر کھنڈ یعنی زرین پہاڑی علاقہ بخارا شوبہ
زمین کا خطہ۔ باختر کھترون کا وطن۔ انغانستان دشوار گذار
ملک اور بلوچستان بہادرون کے ملک کے ہین رائل ایشیاٹک
ٹرانزیکشن کی جلد سوم (صفحہ ۱۳۹) پر لکھا ہے قدیم زمانہ مین
یورپ مین ہندو لوگ بستے تھے جزائر برطانیہ کے ڈروید لوگ بدھ
مذہب کے پوجاری تھے۔ مہابھارت کے سبھا پرب مین (باب ۵۱)
لکھا ہی کہ مہاراجہ یدہشٹر کے راجسوی یگیہ کے وقت اہل روم بڑی بڑی
تحفہ تحائف لائے تھے مسٹر فننگ اپنی تاریخ ہند مین لکھتے ہین (جلد

دوم صفحہ ۲۷) کہ رامائن کے زمانہ میں ہند میں مختلف ممالک دنیا
کے قاصد موجود تھے ٹاڈ صاحب نے راجستان کی جلد دوم صفحہ ۲۴۸
میں لکھا ہے کہ گج سنگہ یادو نے غزنی کو آباد کیا تھا۔ مسٹر سیویل
صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ سنہ ۲۸۳۶ ق م میں۔ ایک آریہ سردار نے
جسکا کشن نام تھا ایک نئے خاندان کی بنیاد ڈالی اس دور والوں نے
چھ صدیوں تک بابل پر حکومت کی سنہ ۱۴۳۰ ق م میں آریوں کی بادشاہت
شمال و مغرب میں میسوپوٹامیہ اور ٹارس تک پھیل گئی تھی۔ سنہ ۱۸۸۸ء
کے ایک کتبہ سے جو مصر میں برآمد ہوا ہے ثابت ہوتا ہے کہ راجہ
دشرتھ آریہ ورت کا حاکم تھا سنہ ۱۴۰۰ ق م میں اپنے
سالے امین ہبی لوٹپ سوم شاہ مصر کو ایک خط روانہ کیا تھا اور اسکے
بعد برابر خط و کتابت جاری رہی چھٹی صدی قبل مسیح میں آریہ مذہب
میں ایک تبدیلی واقع ہو گئی۔ ہندوستان میں وردھمان مہاویر
اور گوتم بدھ نے ویدی مذہب کو خرابیوں سے پاک کیا اسی طرح یونان
میں ہیراکلیٹس اور پائی تھوگورس نامی عالموں نے اس مذہب کی
خرابیوں کو دور کیا۔ سنہ ۶۰۰ ق م میں مہاتما زردشت نے ایران

ہیں ویدوں کی تعلیم کو باطل خیالاتی سے مبرا کیا۔ اسی زمانہ
میں ملک چین میں لاؤ ٹسی بگن اور کنفیوشس جیسے خدا پرستوں نے
مذہب کی برائیوں کو دور کیا۔ سنہ ۵۲۲ ق م۔ وشتاسپو والد
دارا اول ایران کا بادشاہ ہوا یہ بادشاہ مہاتما زرتشت کا پیرو
تھا اس کی سرپرستی میں اس مذہب کو خوب فروغ ہوا۔ مسٹر ہیول
اپنی تاریخ ہند میں تحریر فرماتے ہیں (صفحہ ۴۲) کہ صدی عیسوی کے
آغاز میں ہندی آریوں کی ریاستیں سماٹرا۔ جاوا۔ ایشیا اور انڈو
چین میں قائم ہو گئی تھیں۔ پانچویں صدی عیسوی میں ایک
ہندوستانی چھتری نے اپنی سلطنت کمبوڈیا میں قائم کی۔
کتبہ جات سے پتہ لگتا ہے کہ اس خاندان نے ساتویں صدی تک
حکومت کی۔ سنگاپور کو ایک ہندو شہزادہ نے آباد کیا۔ مسٹر رادھا
مکند مکرجی لکھتے ہیں (شپنگ ان انڈیا دیکھو صفحہ ۹۳) ریگستان گوبی
تکلا مکان۔ چین۔ جاپان۔ کوریا۔ تبت اور منگولیا وغیرہ میں بیشمار
سنسکرت کے کتبہ جات دریافت ہوئے ہیں ان سے قدیم آریہ تمدن
کا بہت بڑا ثبوت ملتا ہے مکرجی صاحب مسٹر ای۔ لیفٹ۔ بی۔ سالونس
ایک فرانسیسی کے حوالہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ قدیم زمانہ میں ہندوستانی

لوگ جہاز بنانے مین اسقدر استاد تھے کہ آج تک یورپ مین ان کا
مقابلہ نہین کر سکتے ہین قصہ کوتاہ ہندوستانی آریون نے جو عروج
حاصل کیا وہ آج تک کسی دوسرے کو نصیب نہین ویدون کے زمانہ
سے آریون نے ترقی کرنا شروع کی راماین کے عہد مین انکی حکومت
کا ڈنکا تمام دنیا مین بجنے لگا لکھا ہے کہ راجہ راون کی بادشاہت
مین امریکہ (پاتال لوک) آندر لوک (سائبیریا) آسٹریلیا وغیرہ ملک
شامل تھے مہاراجہ رامچندر نے اس کو شکست دی اپنی حکومت کو تمام
دنیا مین پھیلا دیا۔ ہندوسو پیریا پتے مین درج ہے کہ جنوبی امریکہ
مین ہندو شائستگی کے بیشمار ثبوت دریافت ہوئے ہین ملک
پیرو مین دسہرہ کا تیوہار بالکل اسی طرح کچھ عرصہ پیشتر ہوا کرتا تھا
جیسا کہ ہندوستان مین رائج ہے۔ مہاراجہ دشرتھ کے دربار مین عرب
وغیرہ کے قاصد موجود تھے۔ مہابھارت کے عہد مین مہاراجہ جراسندہ
کے قبضہ مین ۱۰۲۸ بڑے بڑے بادشاہ تھے انمین آسٹریلیا عرب
اور یورپ کے بادشاہ بھی تھے۔ جنگ مہابھارت مین دنیز مہاراجہ
یدہشٹر کے یگیہ کے وقت تمام جہان کے راجگان کے قاصد موجود
رہے ہین۔ بھیم وغیرہ نے تمام دنیا فتح کر لیا تھا۔ گرہر کیا الی راز دانی

مہابھارت کے بعد آریوں پر زوال آیا۔ برہمنوں کا عروج ہوا
باہر سے حملہ آور آنا شروع ہو گئے۔ ہندوستان سیکڑوں چھوٹی
چھوٹی بادشاہتوں میں منقسم ہو گیا۔ فارس کے آریہ ہندوستانیوں
سے علیحدہ ہو گئے مہاتما زردشت نے اسوقت کے ویدک ایرانی مذہب
کی خرابیوں کو دور کیا گوتم بدھ اور مہابیر نے یہی کام ہندوستان
میں کر دکھلایا۔ چندر گپت موریہ نے اسکے بعد ہندی سوراج کی
بنیاد ڈالی اور یونانیوں کو ملک سے نکال کر بھارت کی سلطنت کی
ڈھاک غیر ملک والوں پر جما دی۔ اشوک اعظم نے تمام ہندوستان کو زیر
کر اس کی کایا پلٹ کر دی اسنے بدھ مذہب کو نہ صرف ہندوستانیوں
کا مذہب قرار دیا بلکہ اسی مت کو تمام دنیا میں پھیلانے کی کوشش
کی پشپامتر نے یونانیوں کو ملک سے نکال پھر ہندی سوراج
قائم کیا۔ مہاراجہ بکرماجیت نے ہندی حکومت کا ڈنکا تمام
ایشیا و یورپ میں بجا دیا۔ مہاراجگان شالواہن ناگ ونشی اور
کنشک نے ہندوستانی عظمت کو فروغ دیا۔ گپت راجگان سمدر
سمندر گپت۔ چندر گپت بکرماجیت، کمار گپت نے اس کو کمال تک
پہونچا دیا۔ جو قوم بھی ہند میں داخل ہوئی وہ ہند میں غرق ہو گئی۔

ہندی تہذیب اس کی تہذیب قرار پائی ساتوین صدی عیسوی مین
مہاراجگان ہرش اور پلکیشن نے پرانی عظمت کو قدرے قائم رکھا
آٹھوین صدی عیسوی مین مہاراجگان للتادت اور دیوپال نے اس کو
رونق دی مہاراجہ للتادت نے تمام ایشیا فتح کر کے دکھلا دیا کہ ہندستانی
ایسے ہوتے تھے۔ گیارھوین صدی مین ہندوستان کی حالت
ابتر ہو گئی ملک ہند ہزار ہا بادشاہتون مین تقسیم ہو گیا۔ ہندی
لوگ بت پرست اور باطل خیال ہو گئے آپس مین لڑنا اور گھر سے
باہر نہ جانا ان کا دھرم قرار پایا مہاراجہ پرتھی راج نے کچھ خفیف
کوشش کی کہ تمام ہند کو اپنے قبضہ تصرف مین لے آوے اور
ہندوؤن کا مرکز بنا رہے مگر باہمی نفاق کے باعث اس کو
کامیابی حاصل نہ ہوئی اور وہ شہاب الدین غوری کے ہاتھ سے
مارا گیا سلطنت ہند مسلمانون کے قبضہ مین جا پہونچی اور ہندی آریہ
تہذیب کا چراغ قریب قریب گل ہو گیا۔

چند تاریخی الفاظ کی تشریح

سمت کے معنے تاریخ کے ہین۔ تاریخ ہند کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مشہور راجگان بزرگان نے کچھ تاریخون کو جاری کیا تھا جو عموماً سمت کے نام سے مشہور ہین اسوقت تک مندرجہ ذیل سمت ہند مین چلے آرہے ہین۔

نام سمت	کب سے جاری ہوا	تعداد سال سمہ ١٩٢٦ع تک
(١) سرشتی (پیدایشی) سمت	دنیا کے آغاز سے	١٩٧٢٩۴٩٧٨
(٢) کلجگ سمت	کلجگ کے آغاز سے	٥٠٢٧
(٣) یدھشٹر کا سمت	کلجگ سے ٦٢٥ سال بعد	۴٣٧۴
(۴) پرسرام سمت	پرسرام کے وقت سے	۴٠٩٠
(٥) بدھ سمت	بدھ کے وقت سے	٢۴٩٩
(٦) بکرم سمت	مہاراجہ بکرماجیت کی فتح کے وقت یعنی ۵۷ ق مسیح سے	١٩٨٣
(٧) عیسوی	حضرت عیسی کی پیدایش سے	سنہ ١٩٢٦ع

(۸) شالواہن سمت	مہاراجہ شالواہن کی فتح کے وقت سے	۱۸۴۹
(۹) ہجری	حضرت محمدؐ کے مکہ سے مدینہ جانیپر یعنی سنہ ۶۲۲ء سے	سنہ ۱۳۴۱
(۱۰) کالاچوری سمت	ممالک متوسطہ کی راجہ کے وقت سنہ ۲۴۹ء سے	سنہ ۱۶۷۷ء
(۱۱) گپت سمت	چندر گپت اول کے وقت سے یعنی سنہ ۳۲۰ء سے	سنہ ۱۶۰۴
(۱۲) ہرش سمت	ہرش کی تخت نشینی سنہ ۶۰۶ء سے	۱۳۲۰
(۱۳) نانک شاہی سمت	گرو نانک کے وقت سے	۴۵۶
(۱۴) عملی سمت	مروجہ اوڑیسہ	۳۷۱
(۵) دیانندی سمت	سوامی دیانند بانی آریہ سماج کے مرنے کے بعد سے	۴۳

اشومیدہ آریون مین گھوڑے کی قربانی کا ایک دستور تھا اس کا قاعدہ یہ تھا کہ جب کوئی چھتری بڑا دنیا کو فتح کر لیتا تھا وہ اس خوشی مین ایک بڑی فوج ایک گھوڑے کے ہمراہ اطراف عالم مین روانہ کرتا تھا جس جس راجہ کے ملک مین ہو کر یہ گھوڑا گذرتا تھا وہان کا حاکم یا تو اطاعت قبول کر اس فوج کے ساتھ ہو لیتا تھا اور یا جو مخالفت کرتا تھا اس کو وہ فوج شکست دے قابو مین کر لیتی تھی اسی طرح جب تمام جہان کا طواف لگا کر وہ گھوڑا معہ راجگان کے واپس آتا تھا تو ایک

بڑے جلسے میں اسکی قربانی کردیجاتی تھی ایسے یگیوں کو مہاراجگان رامچندر۔ وشوامتر۔ سمندر گپت۔ کمار گپت آدت سین۔ پل کیشن دوم وغیرہ نے کیا تھا۔

راجسویہ - یہ جلسے بڑے بڑے راجگان اپنی تخت نشینی کیوقت کیا کرتے تھے اسمین بھی مختلف راجگان شریک ہو خدمات ادا کرتے تھے مہاراجہ یدہشٹر پانڈو نے ایسا ایک یگیہ کیا تھا۔

سویم بر چھتری راجگان مین شادی کا ایک رواج یہ بھی تھا کہ لڑکی ایک بڑے جلسے مین جس مین تمام راجگان شریک ہوا کرتے تھے خود خاوند کا انتخاب کرتی تھی خاوند پسند کرنے کا اعلان اسوقت ہوجاتا تھا جب کہ لڑکی ایسے جلسے مین ہار اپنے منتخب کردہ شوہر کے گلے مین ڈالدیتی تھی۔ مہاراجہ جے چند والئے قنوج نے ایسا آخری جلسہ منعقد کیا تھا۔

یوراج آریون مین ولیعہد کو یوراج کہا کرتے تھے ان کا باقاعدہ تقرر ہوا کرتا تھا۔

یم آریون کا موت کا دیوتا تھا یہ سورج کا بیٹا تھا یہ تمام انسانون کے افعال و اعمال درج کرتا اور انکے نیک یا بد کے مطابق ان کو سزا یا

جزو دیا کرتا ہے - یم ١٤ ہوئے ہیں آخری یم چترگپت تھا جس کی
اولاد کایستھ نام سے موسوم چلی آتی ہے ۔

چترگپت یا چتر کا نام بھی تاریخ میں اکثر آیا ہے بموجب کتب مقدس
مہاراج چترگپت موت کے دیوتا یعنی یمراج ہیں متسیہ پوران اور برہما
پاراشر میں اس کو ایسا ہی لکھا ہے - یم کا دوسرا نام دھرم راج بھی بتلایا
گیا ہے (دیکھو سنسکرت انگلش ڈکشنری از پنڈت رام جاسن صفحہ ٢٣٦
و ٣٢٢) کلاسیکل ڈکشنری میں (از جے ڈاسن صفحہ ٣٧٣ لغایت ٣٧٤)
مرتیو کال ۔ انتک دھرم راج چترگپت وغیرہ یم کے دوسرے نام
لکھے گئے ہیں ۔ شری نارد پران میں چترگپت یمراج کی ایک
بڑی ہولناک تصویر کھینچی گئی ہے انکے ٣٢ بازو لکھے گئے ہیں (کروکس
انتھروپولوجیکل ہینڈ بک فار نارتھ انڈیا صفحہ ٢١٠ لغایت ٢١١) ان کو
پنج یا کاشتیس سے پیدا ہوتے ہوئے دکھلایا ہے (رزلے کی ٹرائبس
اینڈ کاسٹس جلد اول صفحہ ٢٣٨ لغایت ٢٣٩) مہابھارت وغیرہ
میں یم کو سورج کا بیٹا بتلایا ہے (ہسٹری آف ای یک انڈیا
البیرونی کا ہندوستان از ساچو صفحہ جلد اول ١٧٢) آدت پوران ۔
برہمانڈ پران وغیرہ ۔ مدراسی کتب میں لکھا ہے کہ مہاراج چترگپت سورج کے

بیٹے تھے انکی ماں کا نام نلا دیوی تھا - گرڈ پوران میں انکو سورج کا
بیٹا - یم کا چھوٹا بھائی - دھرم راج اور کایستھ لکھا ہے (اتر کھنڈ
ادھیائے ۴۳ شلوک ۱۶ - چتر ونش مارکنڈے از بابو کامتا پرشاد صفحہ ۹)
کرشن یجروید کے ہنترپانہ سوتھا میں مہاراج چتر گپت کو ایک
چھتری بتلایا ہے ان کو اندر سے بڑا لکھا ہے انکی تاجپوشی دکھلائی
گئی ہے ان کو راجن کا راجہ لکھا ہے چتر ترنے میں (جلد اول
صفحہ ۱۴۴ لغایت ۱۴۶) مہاراج چتر گپت کو یم راج اور سورج کا
بیٹا اور سراسوت دیش کا حاکم بتلایا ہے اور لکھا ہے کہ یہ پہلی اول
انسان تھے جنہوں نے مرنے کا مزا چکھا تھا - دیوالی کے موقع
پر یم دوتیہ کی پوجا انہیں سے منسوب ہے ہر روز کھانے سے پیشتر
چتر گپت کے نام کا بھوگ لگایا جاتا ہے (کروکس اپنوگرافیکل
ہینڈ بک فار ین ڈبلیو پی صفحہ ۹۰ لغایت ۱۰۵) شزادہ کیونت
ان کا نام خاص طور سے لیا جاتا ہے - دکن کے اہل ہنود میں کوئی
کام بغیر انکے پوجا کئے نہیں کیا جاتا - ہندوستان کے مختلف
صوبجات پر چتر گپت مہراج کی پرستش کے لئے مندر بنے ہوئے ہیں
انہیں کا یجی درم کا مندر بہت مشہور چلا آرہا ہے قصبہ کوتاہ ہندو

مذہب مین بھی یمراج چترگپت کی خاص عزت کیجاتی تھی ان کو
کایستھ اور کایستھون کا مورث لکھا ہے لفظ کایستھ ایک خطاب
ہے جسکے معنے حاضر و ناظر خدائے حقیقی کے ہین (دیکھو آپٹے صاحب
کی سنسکرت ڈکشنری صفحہ ۳۹۶ فوربس ڈکشنری صفحہ ۵۵۶ وغیرہ)
پورانون خصوصًا سکند پوران اور پدم پوران مین لفظ کایستھ بطور خطاب
مہاراجگان سومراج لیسر چندرسین اور چترگپت یمراج کو دیا گیا ہے کشمیر
کی راج ترنگنی مین کایستھ خطاب ریاست کے اہلکاران خصوصًا
جہاندیدہ وزیرون کو دیا گیا ہے منوسمرتی مین چھتریون کی ایک صفت
ایشورتا یعنی خدا کی طرح صورت دیکھ ہر فرد بشر کی حالت معلوم کرنا
بتلائی ہے چونکہ یمراج کا کام تمام مخلوق کو دیکھنا اور انکے اعمال کو
قلمبند کرنا ہے لہذا کایستھ یا پرماتما کا موزون نام اس کو دیا گیا تھا
جو آج تک چند چھتری خاندانون مین وراثتًا چلا آیا ہے ہند کے
چھتری لوگ علاوہ لفظ کایستھ کے الفاظ پربھو اور ٹھاکر سے بھی موسوم
چلے آتے ہین پربھو نام پرماتما یا حاکم کا ہے ٹھاکر یا ٹھاکرجی ایشور
یا دیوتا کو کہتے ہین احاطہ بمبئی۔ ممالک متوسطہ اور گجرات کے چھتری
عمومًا پربھو یا پربھو کایستھ کہلاتے ہین۔ شمالی ہندوستان

خصوصاً بنگال و بہار۔ یو۔ پی۔ اور پنجاب کے چتر گپت مہاراج
کی اولاد کائستھ نام سے ملقب ہے مگر اوڑیسہ۔ یو۔ پی۔ راجپوتانہ
وسط ہند وغیرہ میں چھتری لوگ عموماً اور بہت سے چتر گپت ونشی
ٹھاکر خطاب سے مشہور ہیں احاطہ مدراس و بمبئی کے چتر گپت ونشی
کوئی خطاب نہیں رکھتے وے عموماً راجپتر یا چتر گپت ونشی کہے جاتے
ہیں۔ قصہ مختصر چتر گپت ونشی جو کہ عموماً کائستھ کے نام سے موسوم ہیں
قریب قریب تمام ہندوستان میں پائے جاتے ہیں دکن خصوصاً مہاراشٹرا
وغیرہ میں یہ لوگ کائستھ یا پربھو کہے جاتے ہیں (گلاسری آف انگلو
انڈین ورڈز از مسٹر یول صفحہ ۱۱۵) یہ تین حصوں میں منقسم ہیں اول وہ
جو چندرسینی کائستھ پربھو کہے جاتے ہیں یہ لوگ اپنے کو ہیہے ونشی
چھتری مشتہر کرتے ہیں سہسرباہو جس کو پرسرام نے مار ڈالا تھا اسی
دودمان کا مشہور رتن تھا۔ دوئم وہ لوگ جو اشوپتی پربھو کہے جاتے
ہیں یہ لوگ مہاراجہ اشوپتی سورج ونشی کی نسل سے ہیں جس کو مہاراج
سگر نے شکست دے تخت و تاج سے محروم کر دیا تھا۔ ہندوستان
کی مشہور و معروف دیوی ساوتری اسی راجہ کی بیٹی تھی جو راجہ ستیہ
وان کو جس کے خاندان اندہیر نے مدتوں حکومت کی منسوب تھی تیسرے

وے لوگ ہیں جو گوتا برہم چھتری کا پت پرکھو کایستھ کے نام سے
مشہور ہیں یہ ہے کہ مہاراجہ کا مرپت چندر ونشی کی اولاد سے
بتلاتے ہیں مہاراج کرشن انکے بزرگوں میں سے تھے۔ بنگال کے
کایستھ گوتم کا قنوجیہ کایستھوں کی اولاد ہیں مگران میں بہت سے
ناگ ونشی یا ناگوں کی اولاد کہے جاتے ہیں۔ بنگال میں کچھ
کایستھ ایسے بھی موجود ہیں جو اگن ونشی چھتریوں کی اولاد تصور کیے
جاتے ہیں قصہ کوتاہ جسطرح ہندوستان میں سورج ونشی
چندر ونشی۔ ناگ ونشی اور اگن ونشی یا راجپوت نام کے چھتری قوم
ہیں اسی طرح کایستھوں میں بھی یہ جملہ اقسام موجود ہیں۔
تاریخ ہند ہم کو صاف الفاظ میں بتلا رہی ہے کہ ہندوستان
ہمیشہ سے حملہ آوروں کا نشانہ بنا رہا ہے اقوام فاتح نے یہاں کے
راجگان کو مغلوب ہی نہ کیا بلکہ افسوس انہوں نے بعض بعض کے خاندانوں کو
صفحہ ہستی سے بھی مٹا دیا تھا۔ چنانچہ ہندوستانی راجگان
اور حکمرانان میں ہمیشہ سے ایک بڑی تبدیلی واقع ہوتی رہی ہے
حاکم مغلوب اور مغلوب اور بھی مغلوب ہوئے۔ بادشاہت سے
محروم ہو کر ایسے مغلوب حکمرانان کی اولاد نے نئے بادشاہوں کی حکومت

نیابت اختیار کی۔ آہستہ آہستہ ان قدیم شاہی خاندانوں میں گورنمنٹ سروس کرنا ایک لازمی امر قرار دیا گیا فقط

قدیم ہندوستان کے خاص
صوبجات و شہر

کشمیر
سری نگر
(ملتان)
(دہلی)
(قنوج)
کاشی
پراگ
کامروپ
(آسام)
(بنگال)
لاٹ
مہاراشٹر
ودربھ
(برار)
چول
کانچی

ہندوستان کی حالت ۴۰۰ ق-م- میں

کشمیر للتادت کے وقت
سنہ ۷۵۲ء میں
شمال
سائبیریا
ترکستان
ایران
ہندوکش
مغرب
قندھار
چین
مشرق
تبت
ہندوستان
خلیج بنگالہ

مسلمانوں کے آنے سے پیشتر ہندوستان کی حالت

چین

کشمیر (ناگ راجگان) سری نگر

پنجاب (پال راجگان)

لاہور

دہلی (تومر) راجپوت

بھٹیا

قنوج

(راٹھور راجپوت)

گوالیار

جیجاک بھکتی

(چندیل راجپوت)

مالوہ

پرمار راجپوت

چیدی

(کایستھ)

مگدھ (پال راجگان)

(کایستھ سین راجگان)

ندیا

کامروپ

(ناگ راجگان)

اوڑیسہ (گنگا ونشی راجپوت)

کلیان

ورنگل

کالنگ

راجمندری

کنگانی راج

کانچی

چولا

دوارسمدر

(خاندان چول)

پانڈیہ

مدورا

سیلون

تاریخ ہندوستان

حصہ دوم بطرز حصہ اول سنہ ۱۲۰۶ء لغایۃ سنہ ۱۸۵۷ء ۱۲؍

حصہ سوم بطرز حصہ اول سنہ ۱۸۵۷ء لغایۃ سنہ ۱۹۲۶ء ۱۲؍

تاریخ انگلستان

بہت قدیم زمانہ سے سنہ ۱۹۲۶ء تک قیمت عہ؍

فہرست مضامین تاریخ ہذا

تاریخ پڑھنے والوں کو چند ہدایتیں۔ تاریخ اور اس کے فائدے۔ علم تاریخ سے جغرافیہ کا تعلق۔ انگلستان کا جغرافیہ اور انکے اثرات۔ بہت قدیم زمانہ سے خاندان ٹیوڈر تک جزائر برطانیہ کی ملکی مذہبی لوگوں کی اور تجارتی حالت۔ اس زمانہ تک کا طرز حکومت اور شاہان کی فہرست۔ شجرہ خاندان یارک لنکاسٹر ٹیوڈر

خاندان ٹیوڈر کی ملکی مذہبی۔ سوشل۔ تجارتی حالات۔ طرز حکومت مشہور اصطلاحات و سلسلہ وار واقعات

خاندان اسٹوارٹ۔ شجرہ خاندان۔ ملکی۔ مذہبی۔ سوشل۔ تجارتی حالات۔ طرز حکومت مشہور اصطلاحات

خاندان ہنوور۔ شجرہ خاندان۔ ملکی۔ مذہبی۔ سوشل۔ تجارتی حالات طرز حکومت (موجودہ) چند مشاہیر انگلستان کی سوانح عمریاں۔ مشہور اصطلاحات۔ سلسلہ وار واقعات۔ نقشہ جات۔ خاکہ جات۔ ٹائم چارٹ سلطنت انگلشیہ کا عروج وغیرہ وغیرہ

اس کتاب کے بارہ میں انسپکٹر صاحب بہادر روہیلکھنڈ ڈویژن۔ ہیڈ ماسٹران نارمل کالج و پروفیسران اور استادان وغیرہ نے نہایت تعریف لکھی ہے جو اس کی دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے

ملنے کا پتہ

منگوانا [illegible] کو محلہ قانون گویان بریلی روہیلکھنڈ